ت س
271

شعاعِ ادب

تذکرہ

سیدنا غوثِ اعظمؓ

سوانح پیرانِ پیر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ

★

۳۲ نادر کتب سے ماخوذ

15.00

باسمہٖ سبحانہٗ

تذکرہ

قطبِ ربانی، محبوبِ سبحانی، سیّد الاقطاب والاولیاء، شاہِ جیلاں

سیّدنا غوث اعظمؒ

حضرت شیخ

محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ

مؤلفہ

طالب ہاشمی

شعاعِ ادب چوک انارکلی لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مولف محفوظ

53325

ناشر	محمد حلیم
بار اوّل	ایک ہزار
بار دوم	ایک ہزار
بار سوم	ایک ہزار
بار چہارم	ایک ہزار
قیمت	
فون نمبر	۶۴۴۳۸۱
مطبوعہ	طفیل آرٹ پرنٹرز، لاہور
کتابت	محمد اسحٰق

Marfat.com

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	
۶	مآخذ کتاب	
		پہلا باب
۱۰	حدیثِ دیگراں	
		دوسرا باب
۲۳	نام و نسب	
		تیسرا باب
۲۸	مقدس خاندان	
		چوتھا باب
۳۴	بشاراتِ ظہور	
		پانچواں باب
۳۹	ولادتِ مسعود	
		چھٹا باب
۴۴	عہدِ طفلی	
		ساتواں باب
۵۱	سفرِ بغداد	

Marfat.com

آٹھواں باب

تحصیل وتکمیلِ علوم ۵۶

نواں باب

مجاہدات وریاضات ۶۷

دسواں باب

خرقۂ ارادت ۸۴

گیارھواں باب

مسندِ ارشاد واصلاح ۸۶

بارھواں باب

درس وافتاء ۹۶

تیرھواں باب

احیائے دین ۱۰۱

چودھواں باب

اخلاق ومحامد ۱۰۶

پندرھواں باب

معمولات ومشاغل ۱۲۰

سولھواں باب

جمال وجلال ۱۲۴

Marfat.com

سترھواں باب (۱۷)

اقلیم ولایت کی بادشاہی ۱۲۸

اٹھارواں باب (۱۸)

تبحرِ علمی ۱۳۷

انیسواں باب (۱۹)

کرامات و خرقِ عادات ۱۴۲

بیسواں باب (۲۰)

آفتاب علم وعرفاں کا غروب ۲۰۸

اکیسواں باب (۲۱)

ازدواج و اولاد ۲۱۵

بائیسواں باب (۲۲)

تصنیفات ۲۲۲

تئیسواں باب (۲۳)

خدّام و خلفاء ۲۲۶

چوبیسواں باب (۲۴)

تعلیم شریعت ۲۳۴

پچیسواں باب (۲۵)

تعلیم طریقت و تصوّف ۲۴۰

Marfat.com

چھبیسواں باب ۲۶

قصیدہ غوثیہ ۲۴۶

ستائیسواں باب ۲۷

چہل کاف ۲۵۷

اٹھائیسواں باب ۲۸

تبرکات فارسی ۲۶۰

انتیسواں باب ۲۹

ملفوظات ۲۶۲

تیسواں باب ۳۰

خطبۂ وعظ ۲۷۲

اکتیسواں باب ۳۱

مواعظِ غوثیہ ۲۷۸

بتیسواں باب ۳۲

اعمال و وظائف ۲۹۷

Marfat.com

ماخذ کتاب

اس کتاب کی تحریر و تدوین میں جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اُن کی فہرست بہت طویل ہے۔ تاہم ان میں سے چند اہم کتابوں کے نام نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

غنیتہ الطالبین	غوث اعظم رح
فتوح الغیب	غوث اعظم رح
رموز الغیب	مولوی محمد عالم کاکوروی رح
تاریخ الاسلام	ذہبی رح
البدایہ والنہایہ	ابن کثیر رح
قلائد الجواہر	شیخ محمد بن یحییٰ التادفی الحنبلی
غبطہ الناظر	امام ابن حجر رح
خلاصتہ المفاخر	امام عبداللہ یافعی رح
روضتہ الریاحین فی حکایات الصالحین	امام عبداللہ یافعی رح

Marfat.com

الروض الناظرین م (روضۃ الناظر)	مجد الدین ابوالطاہر محمد بن یعقوب شیرازی فیروز آبادی صاحب قاموس
نزہۃ الخواطر	شیخ محمد بن سعید زنجانی رح
الروض الزاہر مقامات العارفین	شیخ ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی رح
بہجۃ الاسرار	شیخ نورالدین ابی الحسن علی یوسف شطنوفی رح
نفحات الانس	مولانا عبدالرحمٰن جامی رح
الطبقات الکبریٰ	شعرانی رح
ذیل طبقات الحنابلہ	ابن رجب رح
المنتظم فی تاریخ الامم	علامہ ابن جوزی رح
نزہۃ الخاطر الفاتر	ملا علی قاری رح
انوار الناظر	شیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر تیمی رح
الدر الفاخر	سید عبدالقادر السید ورس رح
کنشطہ الاباب	شیخ حسین مکی رح
تحفۃ القادریہ	شاہ ابوالمعالی رح
اسرار طریقت	شاہ محمد غوث رح
گنج الاسرار	سلطان باہو رح
اسرار قادری	سلطان باہو رح
اخبار الاخیار	شاہ عبدالحق محدث دہلوی رح

Marfat.com

اعجازِ غوثیہ	مولانا محمد قاسم ابو العلائیؒ
عروۂ وسقیٰ	شاہ علی حبیب پھلواریؒ
تحفۂ سبحانی ترجمہ الفتح ربانی	غلام احمد بریاں
مناقب الشیخ عبدالقادرؒ	قطب الدین موسیٰ بن محمد الیونینی الحنبلیؒ
درجواہر	شیخ ابوحفص عمر بن علی شافعیؒ
برکاتِ قادریت	صوفی شاہ محمد جمیل الرحمٰن
انسائیکلوپیڈیا آف اسلام	مارگولیتھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

حدیثِ دیگراں

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

پانچویں صدی ہجری کے آخر میں دنیائے اسلام میں ایک ہولناک انتشار پیدا ہو چکا تھا۔ مسلمانوں کی اجتماعی قوت فرقہ بندی اور باہمی تشتت و افتراق کی نذر ہو چکی تھی۔ اِن میں بدعات اور غیر اسلامی معتقدات کی خوب نشو و نما ہو رہی تھی۔ ہر طرف محرومی، شقاوت، جبر و استبداد اور فسق و فجور کا دور دورہ تھا۔ غیر مسلم اقوام اس کا پورا فائدہ اٹھا رہی تھیں۔ وہ نہ صرف مسلمانوں کو اختیار و اقتدار سے محروم کرنے کے منصوبے بنا رہی تھیں بلکہ اپنے ادیان کو دینِ حق سے افضل ثابت کرنے کیلئے بھی کوشاں تھیں۔ غرض

Marfat.com

نکبت و ادبار کے منحوس عفریت ملتِ اسلامیہ پر چھا رہے تھے اور دینِ حنیف پر پژمردگی طاری تھی۔ یکایک رحمتِ خداوندی جوش میں آئی اور اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ایک مردِ کامل کا ظہور ہوا جس کی مسیحا نفسی نے مردہ دلوں کو حیاتِ تازہ بخش دی۔ اسکا ظہور صبحِ سعادت کا طلوع تھا کہ کرۂ ارض کا ذرہ ذرہ جگمگا اٹھا اور بدی کی طاقتوں میں ماتم بپا ہو گیا۔ وہ ایک ابرِ رحمت تھا جس نے بے برگ و بار، خزاں رسیدہ شجرِ ملت کو سرسبز کر دیا۔ یہ مردِ کامل تھے قطبِ ربانی، محبوبِ سبحانی، شہبازِ لامکانی، قطب الکونین، غوث الثقلین، سیدالاولیاء حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت غوث الثقلینؒ جامع علوم و فضائل تھے، منبعِ رشد و ہدایت تھے، آسمان ولایت کا مہرِ عالمتاب تھے، ان کی رفعتِ شان اور علوِ مرتبت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ہزارہا اولیاء، صلحاء، علماء و اکابرِ امت نے بارگاہِ غوثیت میں کسی نہ کسی رنگ میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا ہے۔

زبانِ اولیاء پر ہے ترانہ غوث اعظمؒ کا
بہشتِ معرفت ہے آستانہ غوث اعظمؒ کا

قلم کو یارا نہیں کہ ان تمام بزرگانِ دین کے فرمودات کا احاطہ کر سکے البتہ "مشتے نمونہ از خروارے" ان کے کچھ فرمودات اِس باب میں درج کئے جاتے ہیں کہ جناب غوثِ پاک کی حیاتِ طیبہ کا حال پڑھنے سے پہلے قارئین کرام حضرتؒ کی فلک بوس عظمتوں کی ایک جھلک

Marfat.com

دیکھ سکیں۔

فرمودات حضرت شیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف شطنوفی رح
(صاحب بہجۃ الاسرار)

غَوْثُ الْوَرٰی ، غَیْثُ النَّدٰی ، نُوْرُ الْھُدٰی
بَدْرُ الدُّجٰی ، شَمْسُ الضُّحٰی بَلْ اَنْوَرُ

وہ مخلوق خدا کے معین و مددگار ، اس کے باران رحمت اور نورِ ہدایت ہیں۔ وہ تاریکیوں کو دور کرنے والے ماہِ کامل اور روز روشن کے ماہِ درخشاں بلکہ اس سے بھی روشن تر ہیں۔

قَطَعَ الْعُلُوْمَ مَعَ الْعُقُوْلِ فَاَصْبَحَتْ
اَطْوَارُھَا مِنْ دُوْنِہٖ تَتَحَیَّرُ !

انہوں نے جملہ علوم کمال عقل و حکمت کے ساتھ طے کئے جن کے اشکال و مسائل ان کے حل نہ کرنے کے بغیر ورطۂ حیرت میں ڈالتے ہیں۔

مَافِیْ عَلَاہُ مَقَالَۃٌ لِمُخَالِفٍ
فَمَسَائِلُ الْاِجْمَاعِ فِیْہِ تُسَطَّرُ

ان کے علوِ مرتبت کا کوئی مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہر کس و ناکس نے متفقہ طور پر ان کا مرتبہ تسلیم کیا ہے۔

Marfat.com

شیخ محمد بن سعید ذریع الزنجانی رح

(صاحب روضۃ النواظر و نزہۃ الخواطر)

شَہِدَتْ بِرُتْبَتِہٖ جَمِیْعُ مَشَائِخٍ
فِیْ عَصْرِہٖ کَانُوْا بِغَیْرِ تَنَاکُرٍ

تمام مشائخ زمانہ نے ان (یعنی حضرت غوث الاعظمؒ) کے رتبۂ جلیلہ کی گواہی دی ہے اور اس میں کسی کو انکار نہیں۔

اِذْ قَالَ مَاْمُوْرًا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ
قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَاتِ کُلِّ اَکَابِرٍ

جب آپ نے اللہ کے حکم سے کرسی پر بیٹھ کر فرمایا، میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔

فَحَنَتْ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ رُؤُسَہُمْ
اِجْلَالَہٗ بَادِیْہِمْ وَالْحَاضِرِ

تو آپ کی عظمت کے سامنے تمام اولیائے کرام حاضر و غائب نے اپنے سر خم کر دیئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رح

یا غوث معظم نورِ ہدیٰ مختارِ نبیؐ مختارِ خدا
سلطانِ دوعالم قطبِ علیٰ حیراں ز جلالت ارض و سما

Marfat.com

اے غوثِ معظم آپ نورِ ہدایت ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی طرف سے مختار ہیں۔ آپ شاہِ دوجہاں اور قطب اعلیٰ ہیں اور آپ کی رفعتِ شان کو دیکھ کر زمین و آسمان متحیر ہیں۔

دَر صدق ہمہ صدیقؓ وشی در عدل عدالت چوں عمرؓی
اے کانِ حیا عثمانؓ مثنی مانند علیؓ با جود و سخا

صدق میں آپ مانند صدیق اکبرؓ ہیں اور عدل میں عمر فاروق اعظمؓ۔ آپ عثمان ذوالنورینؓ کی طرح کانِ حیا ہیں اور آپ کی جود و سخاوت شیرِ خدا علی مرتضیٰؓ کی طرح ہے۔

دَر بزمِ نبیؐ عالی شانی، ستارِ عیوب مریدانی
دَر ملک ولایت سلطانی اے منبع فضل و جود و سخا

سرورِ کونین آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بزم اقدس میں آپ کی شان بلند ہے۔ آپ اپنے مریدوں کے عیوب ڈھانپتے ہیں اقلیمِ ولایت کے آپ فرمانروا ہیں اور فضل و سخاوت کے منبع ہیں۔

چوں پائے نبیؐ شد تاجِ سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطابِ جہاں دَر پیش درت افتادہ چو پیشِ شاہ گدا

جب رسولِ پاکؐ کا قدم مبارک آپ کے سرِ اقدس کا تاج ہے تو آپ کا قدم مبارک تمام جہان کے سر کا تاج ہے۔ تمام عالم کے اقطاب آپ کے دَر پر اس طرح پڑے ہیں جس طرح بادشاہ کے سامنے گدا۔

Marfat.com

گر داد مسیحؑ بہ مردہ رواں دادی تو بدین محمدؐ جاں
ہمہ عالم محی الدین گویاں بر حسن و جمالت گشتہ فدا

اگر حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے مردہ کو زندہ کیا تو آپ نے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ مضمحل میں جان ڈال دی دی ہے۔ تمام دنیا آپ کو دین کا زندہ کرنے والا کہہ رہی ہے اور آپ کے حسن و جمال پہ فدا ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

قبلۂ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

حضرت غوث الثقلینؒ تمام اہل اللہ کے قبلہ ہیں اور ہر جگہ حاجت مندوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

خاکِ پائے تو بود روشنئ اہلِ نظر
دیدہ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین

آپ کی خاکِ پا اہلِ نظر کی آنکھوں کی روشنی تھی۔ اے غوث الثقلینؒ میری آنکھوں کو بھی روشنی عطا کیجیے۔

Marfat.com

حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری رح

من آمدم بہ پیش تو سلطانِ عاشقاں
ذاتِ تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں

اے عاشقوں کے سلطان میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی ذاتِ گرامی عاشقوں کا قبلۂ ایمان ہے۔

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

دونوں جہان میں آپ کے سوا کوئی دستگیر نہیں ہے۔ ازراہِ کرم میرا ہاتھ پکڑیئے کہ آپ عاشقوں کی جان ہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رح

(صاحب نفحات الانس)

گویم زکمالِ تو چہ غوث الثقلینا   محبوب خدا ابن حسن رض آلِ حسینا
سر بر قدمت نہادند بگفتند   تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

اے آلِ حسین رض، فرزندِ حسن رض، محبوب خدا غوث الثقلین میں آپ کے کمال کے متعلق کیا کہوں۔ سب اولیاءَ اللہ نے اپنا سر آپ کے قدم پر رکھا اور کہا واللہ آپ کو اللہ نے ہم پر فضیلت عطا کی ہے۔

Marfat.com

سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ

شو مرید از جان باہو بالیقین | خاکپائے شاہِ میراں راسِ دین

اے باہو دین کے سردار حضرت شاہِ میراںؒ کا دل و جان اور یقین سے مرید بن جا اور اُن کی خاک پا ہوجا۔

ایضاً

شاہِ جیلانی محبوب سبحانی میری بانہہ پھڑیو گھٹ کرکے ہُو
پیر جہناں دے میراںؒ باہو اوہ کنڈھے لگدے تر کے ہُو

حضرت شاہ ابوالمعالیؒ

گر کسے واللہ بعالم از مئے عرفانی است
از طفیلِ شاہ عبدالقادر گیلانیؒ است

اگر کسی کو دنیا میں شرابِ عرفان حاصل ہوئی ہے تو واللہ وہ شاہ عبدالقادرؒ گیلانی کے طفیل ملی ہے۔

حضرت مولانا الحاج محمد امداد اللہ مہاجر مکیؒ

خداوندا بحقِ شاہِ جیلاں | محی الدین غوث و قطب دوراں
بکن خالی مرا از ہر خیالے | ولیکن آنکہ زد پیداست حالے

Marfat.com

الٰہی شاہ جیلان محی الدین غوث و قطب زمانہؒ کے صدقے مجھے ہر خیال سے خالی کر دے سوائے اس حال کے جو ان کے فیض سے پیدا ہو۔

شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ

غوثِ اعظمؒ دلیلِ راہِ یقین　　بیقین رہبر اکابر دین

اوست در جملہ اولیاء ممتاز　　چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

غوث اعظمؒ راہِ یقین کی دلیل ہیں اور بلاشبہ اکابرِ امت کے ... طرح سرورِ کونینؐ تمام انبیاء علیہم السلام میں بلند مرتبے ہیں۔ اسی طرح وہ (غوثِ اعظمؒ) تمام اولیاء میں ممتاز ہیں

پیر وارث شاہؒ

مدح پیر دی حُب دے نال کیجئے جیندے خادماں دے وچ پیریاں نی

باجھ اوس جناب دے پار ناہیں لکھاں ڈھونڈدے پھرن فقیریاں نی

جیہڑے پیر دی نظر منظور ہوئے گھر تنہاں دے پیریاں میریاں نی

روز حشر دے پیر دے طالباں نوں ہتھ سجڑے ملن گیاں چیریاں نی!

اوہ تاں خاص محبوب اللہ دے نے قلماں لکھیاں جنہاں تکیریاں نی

وارث محی الدینؒ نے پیر ساڈے سوہنے نام دیاں سانوں دھیریاں نی

Marfat.com

میاں محمد بخش (مصنف سیف الملوک)

واہ واہ حضرت شاہِ جیلاںؒ مظہر ذات ربّانی
سر پر چھتر محبوبی والا ولیاں دی سلطانی
غوثاں قطباں تے ابدالاں قدم جنہاں نے چائے
سے برساں دے موئے جوائے ایسے کرم کمائے
غفلت غم دی مرض دنجے گی لوں لوں رچسی شادی
جس دم کرسن یاد محمد حضرت شاہ بغدادی

حضرت امیر مینائی مرحوم

کھٹکا نہیں ہے کچھ مجھے آفاتِ دہر کا — آئے کوئی بلا تو سپر غوث پاکؒ ہیں
اس نام سے کلیجے میں ٹھنڈک نہ کیوں پڑے — مرہم برائے زخم جگر غوث پاکؒ ہیں
شرع محمدیؐ کی ہے رونق حضور سے — سرسبز نخلِ دیں کے ثمر غوث پاکؒ ہیں
دریائے بیکنار ولایت میں آسماں — مثلِ صدف ہے اس میں گہر غوث پاکؒ ہیں
ہے کون جو مطیع نہیں دل سے حضور کا — فرمانروائے جن و بشر غوث پاکؒ ہیں
پروا نہیں جو کوئی نہیں قدرداں امیر — صد شکر قدردانِ ہنر غوث پاکؒ ہیں

Marfat.com

حضرت شاہ سلیمان پھلواریؒ قادری چشتی

عاشقِ خواجہؒ ہوں میں اور ہوں گدائے غوث پاکؒ
دل نثارِ خواجہ ہے اور جاں فدائے غوث پاکؒ

دیدہ و دل اپنے دونوں قابلِ عزت ہوئے
اس میں خواجہؒ کی ولا اس میں ضیائے غوث پاکؒ

شکر ہے ہر دم زباں مصروفِ ذکرِ خواجہؒ ہے
اور ہے لب پہ میرے ہر دم ثنائے غوث پاکؒ

اپنا مذہب اپنی ملت عاشقو بس ہے یہی!
جس میں خواجہؒ کی خوشی جس میں رضائے غوث پاکؒ

یا الٰہی! یہ تمنا ہے کہ وقت جاں کنی
سر ہو خواجہؒ کے قدم پر اس پہ پائے غوث پاکؒ

مولانا غلام قادر گرامی مرحوم

فرزند نبیؐ فاطمہ را نورالعین | لختِ جگر شہنشہ بدر و حنین
دلہا پابوس قطب ربانی | سلطان الاولیاء غوث الثقلین

وہ سرورِ کائناتؐ کے فرزندِ دل بند اور فاطمۃ الزہراؓ کے نورِ چشم شہنشاہِ بدر و حنین کے لختِ جگر تھے۔ دلِ قطب ربانی کی پابوسی

ۛ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

Marfat.com

کرتے ہیں جو کہ اولیاء کے سلطان اور غوث الثقلین تھے۔

سر بر خطِ غوث اعظمؒ آمد جانم   کز نیم نگاہ زندہ کردہ ایمانیم
اے ساقی مے خانہ اسرارِ ازل   یک قطرہ دہ از خمکدۂ گیلانیم

میرا دل و جان غوث اعظمؒ پر فدا کہ ان کی ایک نگاہِ نیم باز نے میرا ایمان زندہ کر دیا ہے۔ اے ازل کے بھیدوں کے میخانہ کے ساقی مجھے گیلان کے خمکدۂ معرفت سے ایک قطرہ دے دے۔

رئیس المتغزلین مولانا حسرت موہانی مرحوم

رشکِ شاہی ہو نہ کیوں اپنی فقیری حسرتؔ
کب سے کرتے ہیں غلامی شہِ جیلانیؒ کی

حسرتؔ کوئی نہ مدد کرے کیا مضائقہ
کافی ہیں غوثِ اعظمؒ جیلاں میرے لئے

کر دے حسرتؔ حضورِ میرِ بغداد
جمالِ نورِ مطلق کے نظارے

Marfat.com

دستگیری کا طلبگار ہوں شیئاً للہ — ببرِ بغداد میں ناچار ہوں شیئاً للہ
حالِ دل شرم سے ابتک نہ کہا تھا لیکن — آج میں درپئے اظہار ہوں شیئاً للہ
کرمِ خاص کے لائق تو نہیں میں پھر بھی — آپ کا غاشیہ بردار ہوں شیئاً للہ
جلوۂ پاک نظر آئے تو بر آئے مراد — تشنۂ شربتِ دیدار ہوں شیئاً للہ
کیا کروں میری دعا بھی نہیں ہے مقبول — میں کہ اک فردِ گنہگار ہوں شیئاً للہ
غوثِ اعظمؒ سے جو مانگو گے ملیگا حسرتؔ — پھر کہو حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ

مولانا عبدالماجد قادری بدایونی

تضمین بر غزل حسرتؔ موہانی

دربدر جاؤں کہاں ٹھوکریں کھانے کیلئے — کوئی غمخوار ہے میرا جو میری عرض سنے
کس کو ہے درد جو مظلوم کی فریاد سنے — "آپ ہی کہئے کہ اب اور کہوں میں کس سے
بستۂ دامنِ سرکار ہوں شیئاً للہ"

جرم ہے تذکرۂ حفظِ شعارِ دینی — وجہِ الزام ہے اظہار دلائے قومی
میں کہ ہوں تابع فرمان رسولِ عربیؐ — "مجھ سے اب دین کی یہ پستی نہیں دیکھی جاتی
غلبۂ کفر سے بیزار ہوں شیئاً للہ"

شہِ جیلاںؒ کو یہ بخشی ہے خدا نے قدرت — کہ وہ بر لاتے ہیں حاجت طلبوں کی حاجت
عام ہے ان کا کرم عام ہے انکی رحمت — "غوثِ اعظمؒ سے جو مانگو گے ملیگا حسرتؔ
پھر کہو حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ"

S3325

Marfat.com

دوسرا باب

نام ونسب

نام وکنیت اسم گرامی عبدالقادر تھا۔ کنیت ابومحمد تھی اور لقب محی الدین تھا۔ عامۃ المسلمین میں آپ غوث اعظمؒ کے عرف سے مشہور رہیں۔

آپ نجیب الطرفین سیّد ہیں۔ والد ماجد حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ تھے، اور والدہ ماجدہ امّ الخیر فاطمہؒ تھیں۔ ان کا لقب امّۃ الجبار تھا۔

شجرہ نسب

آپ کا معزز سلسلۂ نسب والد ماجد کی طرف سے گیارہ واسطوں سے اور بواسطۂ مادر محترمہ چودہ واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے۔

Marfat.com

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ زوج بتول رض — سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء بتول رض

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سید حسن مثنیٰ رح
سید عبداللہ المحض رض
سید موسیٰ الجون رح
سید عبداللہ ثانی رح
سید موسیٰ ثانی رح
سید داؤد رح
سید محمد رح
سید یحییٰ الزاہد رح
سید ابی عبداللہ رح
سید ابو صالح جنگی دوست رح
(زوجہ ام الخیر فاطمہ رح)

شہید کربلا سیدنا امام حسین رض
سیدنا امام زین العابدین رض
سیدنا امام محمد باقر رض
سیدنا امام جعفر صادق رح
سیدنا موسیٰ کاظم رح
سیدنا علی الرضا رح
سید ابو علاؤ الدین محمد الجواد رح
سید کمال الدین عیسیٰ رح
سید ابو العطاء عبداللہ رح
سید محمود رح
سید محمد رح
سید ابو جمال رح
سید عبداللہ الصومعی الزاہد رح
سیدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ رح

غوث اعظم رح
سیدنا محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رح

Marfat.com

حضرت مولانا جامیؒ جناب غوث اعظمؒ کے عالی مرتبت نسب کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

آں شاہ سرافراز کہ غوث الثقلینؒ است
در اصل صحیح النسبین از طرفین است
از سوئے پدر تا بحسنؓ سلسلۂ اوست
وز جانب مادر دُر دریائے حسینؓ است!

وہ عالی مرتبت بادشاہ جو غوث الثقلین ہیں فی الحقیقت نسبی لحاظ سے نجیب الطرفین ہیں۔ والد ماجد کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسنؓ تک اور والدۂ محترمہ کی طرف سے حضرت امام حسینؓ تک منتہی ہوتا ہے۔

جائے ولادت

حضرت غوث الاعظمؒ کا مولد مبارک اکثر روایات کے مطابق قصبہ نیف علاقہ گیلان بلاد فارس ہے۔ امام یاقوت حموی کی روایت کے مطابق آپ کی جائے ولادت کا نام بشتیر تھا۔ لیکن دوسری روایات سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی۔ ہو سکتا ہے کہ نیف اور بشتیر ایک ہی جگہ کے نام ہوں۔ بہرحال آپ کے گیلانی ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ عربی میں گیلان کے گ کو بدل کر جیلان لکھا جاتا ہے۔ اس طرح آپ کو گیلانی یا جیلانی جو کچھ بھی کہا جائے صحیح ہے۔

صاحب بہجۃ القادریہ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ طبرستان سے ماوراء ایک علاقہ جیل میں آپ کی ولادت ہوئی اور اسی لئے آپ کو جیلانی کہا جاتا ہے۔ معلوم نہیں ان کی یہ توجیہہ کہاں تک درست ہے کیونکہ علاقہ جیل میں باشندوں

Marfat.com

کو عام طور پر جیل کہا جاتا ہے۔ مشہور عالم حضرت ابوالفضل احمد بن صالح جیلی اسی علاقہ جیل کے رہنے والے تھے۔ عجیب بات یہ ہے کہ حضرت غوث الاعظمؒ نے بھی قصیدہ غوثیہ میں اپنے آپ کو جیلی فرمایا ہے۔

فرماتے ہیں :-

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنُ اِسْمِیْ

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

یعنی میں جیل کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا نام ہے اور میری عظمت کے جھنڈے پہاڑوں پر گڑے ہوئے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ جیل، گیل، کیل، گیلان، جیلان سب ایک ہی علاقہ کے نام ہیں۔ اس لئے حضرتؒ کو کسی نام سے بھی منسوب کیا جائے غلط نہ ہوگا۔ دنیائے اسلام میں عام طور پر ان کو گیلانی یا جیلانی ہی کہا جاتا ہے

اب حضرت کے دو اشعار ملاحظہ فرمایئے جن میں آپ نے اپنے نسب اور اسم گرامی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

فرماتے ہیں :-

اَنَا الْحُسَنِیُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ

وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ

وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

میں حسنؓ کی اولاد ہوں اور میرا مقام مخدع (خاص) ہے اور تمام اولیا کی

Marfat.com

گردن پر میرا قدم ہے اور میرا مشہور نام عبدالقادر ہے اور میرے جد سرچشمۂ کمالات ہیں

حضرت سیدنا غوث الاعظمؒ کا مولد مبارک عراق کے دارالخلافہ بغداد سے تقریباً چار سو میل کے فاصلہ پر تھا لیکن آپ نے تحصیلِ علم اور تبلیغِ ہدایت کے لئے بغداد کو اپنا مرکز بنا لیا کیونکہ وہ اس وقت دنیائے اسلام کا مرکز تھا۔ اس کے تفصیلی حالات آگے آئیں گے۔

Marfat.com

تیسرا باب

مقدّس خاندان

حضرت غوث اعظمؒ نے ساداتِ کرام کے ایک ایسے مقدس گھرانے میں آنکھ کھولی جہاں ہر وقت قال اللہ وقال الرسولؐ کی صدائیں گونجتی تھیں۔ ان کے نانا سیّد عبداللہ صومعیؒ اور والد سیّد ابوصالحؒ اولیائے کامل تھے۔ اسی طرح ان کی والدہ ماجدہ سیّدہ ام الخیر فاطمہؒ اور پھوپھی سیّدہ عائشہؒ عارفات ربانی تھیں۔ ان بزرگوں کے علوِ مرتبت کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعات سے کیا جا سکتا ہے :-

(۱)

سیّد عبداللہ صومعیؒ آپ جیلان کے مشائخ و رؤسا میں سے تھے۔ نہایت عابد و زاہد، منکسر المزاج اور صابر بزرگ تھے۔ ان کے گھر کے دروازے غربا و مساکین کے لئے ہر وقت کھلے رہتے تھے۔ کثرت عبا

Marfat.com

کی وجہ سے خاصانِ خدا میں شمار ہوتے تھے۔ ان سے کئی کرامات سرزد ہوئیں جنہیں دیکھ کر ہزارہا لوگ ان کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے۔ ایک دفعہ ان کے کچھ ارادت مند ایک تجارتی قافلے کے ساتھ سمرقند جا رہے تھے۔ جب ایک لق و دق صحرا میں پہنچے تو مسلح ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر دیا۔ حضرت کے مریدوں کے منہ سے بے اختیار "یا شیخ صومعیؒ" نکل گیا۔ معاً دیکھا کہ شیخ عبداللہ صومعیؒ ان کے پاس کھڑے ہیں اور بہ آواز بلند فرما رہے ہیں۔

سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰہُ تَفَرَّقِیْ یَا خَیْلُ عَنَّا۔

"ہمارا اللہ پاک اور بے عیب ہے۔ اے گھڑسوارو دور ہو جاؤ۔"

شیخ کی آواز سنتے ہی ڈاکو بھاگ کھڑے ہوئے اور قافلہ بالکل محفوظ رہا۔ اہلِ قافلہ نے اب شیخ کو تلاش کرنا شروع کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آئے۔ جب یہ قافلہ وطن واپس آیا اور لوگوں سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو سب نے حلفاً بیان کیا کہ شیخ صومعیؒ جیلان سے کہیں باہر نہیں گئے اور ہم انہیں یہاں ہی دیکھتے رہے۔ اسی طرح شیخ صومعیؒ کی متعدد کرامات لوگوں میں مشہور تھیں۔

سیدہ عائشہؓ حضرت غوث اعظمؒ کی پھوپھی ام محمد سیدہ عائشہؒ نہایت پاکباز اور صالح خاتون تھیں۔ مشکل کے وقت لوگ ان سے دعا کراتے تھے اور برکت حاصل کرتے تھے۔ ایک دفعہ جیلان میں سخت قحط سالی تھی۔ لوگ

ملا علی قاریؒ صاحب نزہتہ الخاطر الفاتر کا بیان ہے کہ سیدہ عائشہ حضرت غوث اعظمؒ کی ہمشیرہ تھیں۔ لیکن دوسری کسی روایت سے ان کے اس بیان کی تصدیق نہیں ہوتی۔

Marfat.com

دعائیں مانگ مانگ کر عاجز آ گئے لیکن بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برسا۔ بالآخر لوگ سیّدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بارگاہِ ربّ العزت میں بارش کے لئے دعا مانگنے کی درخواست کی۔ سیّدہ عائشہؒ نے اسی وقت گھر کے صحن میں جھاڑو پھیری اور پھر نہایت خشوع و خضوع سے دعا مانگتے ہوئے عرض کی "بارالٰہی جھاڑو تو تیری ناچیز بندی نے پھیر دی ہے اب چھڑکاؤ تو کر دے۔" ابھی یہ الفاظ ان کے منہ میں ہی تھے کہ بادل گھرنے لگے اور آناً فاناً اس زور کی بارش ہوئی کہ لوگ بھیگتے ہوئے گھروں کو لوٹے۔

سیّدہ عائشہؒ نے جیلان ہی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

سیّد ابوصالحؒ اور سیّدہ فاطمہؒ

حضرت غوث اعظمؒ کے والد ماجد سیّد ابوصالحؒ بھی ایک ولی کامل تھے۔ آپ کا لقب جنگی دوست تھا۔ کہتے ہیں کہ آپ کو جنگ و جہاد سے بہت انس تھا اس لئے لوگ آپ کو جنگی دوست کہنے لگے۔ اسی طرح حضرت کی والدہ ماجدہ سیّدہ امۃ الجبار ام الخیر فاطمہؒ بھی نہایت عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں اور انہیں تقرب الی اللہ حاصل تھا۔ حضرت سید ابوصالح اور سیّدہ فاطمہ کا عقدِ نکاح جن حالات میں ہوا انہیں پڑھ کر جہاں قلوبِ مردہ میں شعلۂ ایمان فروزاں ہوتا ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت غوث الاعظمؒ کیسی عظیم المرتبت اور پاکباز ہستیوں کے فرزند تھے۔

روایت ہے کہ عنفوانِ شباب میں سیّد ابوصالح اکثر ریاضات و مجاہدات میں مشغول رہتے تھے۔ ایک دفعہ دریا کے کنارے عبادت کر رہے تھے۔ کھانا کھائے ہوئے

Marfat.com

ین دن گزر چکے تھے۔ ناگہانی ایک سیب دریا میں بہتا ہوا دکھائی دیا۔ بسم اللہ کہہ کر اسے پکڑ لیا۔ سیب کھانے کے بعد دل نے آواز دی۔ اے ابوصالح معلوم نہیں اس سیب کا مالک کون ہے تو نے بغیر اجازت اسے کھا کر امانت میں خیانت کی ہے۔

یہ خیال آتے ہی کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور دریا کے کنارے کنارے پانی کے بہاؤ کی مخالف سمت سیب کے مالک کی تلاش میں چل دیئے۔ کئی دن کے سفر کے بعد آپکو لب دریا ایک وسیع باغ نظر آیا۔ اس میں سیب کا ایک تناور درخت تھا جس کی شاخوں سے پکے ہوئے سیب پانی میں گر رہے تھے۔ سید ابوصالح کے دل نے شہادت دی کہ جو سیب میں نے کھایا ہے وہ اسی درخت کا ہے۔ لوگوں سے اس باغ کے مالک کا پتا دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ اس کے مالک حضرت سید عبداللہ صومعیؒ رئیس جیلان ہیں۔ فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہوئے سارا ماجرا بیان کیا اور بصد ادب بلا اجازت سیب کھا لینے کے لئے معافی کے خواستگار ہوئے۔

سید عبداللہؒ خاصانِ خدا میں سے تھے سمجھ گئے کہ یہ نوجوان بھی اللہ کا خاص بندہ ہے۔ دل میں تڑپ اٹھی کہ اسے اپنے سایۂ عاطفت میں قربِ الٰہی کے مدارج طے کراؤں۔ فرمایا دس سال تک اس باغ کی رکھوالی کرو اور مجاہدۂ نفس کرو پھر سیب معاف کرنے کے متعلق سوچوں گا۔ حضرت ابوصالحؒ نے رضائے الٰہی کی خاطر فوراً یہ شرط منظور کر لی اور دس سال تک سید عبداللہ صومعیؒ کے زیر سایہ مدارج سلوک طے کرتے رہے۔ دس برس بعد سید عبداللہؒ کی خدمت

Marfat.com

میں عفوِ خطا کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا۔ نہیں ابھی دو سال اور میری خدمت میں رہو۔ پھر تمہارے معاملہ کے متعلق سوچیں گے۔ سید ابو صالح نے یہ دو برس بھی نہایت خوشی سے گزار دیئے کہ شیخ عبداللہ کی صورت میں انہیں ایک رہبر کامل میسر آ گیا تھا۔ بارہ سال کی طویل مدت ختم ہوئی تو حضرت عبداللہ صومعیؒ نے انہیں بلا کر فرمایا اے فرزند تو آزمائش کی کسوٹی پر پورا اترا ہے لیکن ابھی ایک خدمت اور باقی ہے وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے جو پاؤں سے لنگڑی، ہاتھوں سے لنجی اور کانوں سے بہری اور آنکھوں سے اندھی ہے۔ اس بیچاری کو اپنے نکاح میں قبول کر لو تو میں سیب تمہیں بخش دوں گا۔

حضرت ابو صالحؒ نے سید عبداللہؒ کی یہ بات بھی بسر و چشم منظور کر لی اور اس طرح سیّدہ فاطمہؒ بنتِ سید عبداللہ صومعی سے ان کا نکاح ہو گیا۔ شادی کے بعد جب سیّدہ فاطمہؒ کا سامنا ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے تمام اعضا صحیح و سالم ہیں اور اللہ نے انہیں کمال درجہ حسنِ ظاہری سے متصف فرمایا ہے۔ دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ شاید کوئی اور لڑکی ہے۔ اسی وقت باہر نکل گئے۔ صبح شیخ عبداللہؒ کی خدمت میں بحالِ پریشاں حاضر ہوئے۔ وہ اپنی فراستِ باطنی سے سب کچھ جان گئے تھے۔ فرمایا۔ اے بیٹے جو صفات میں نے اپنی بچی کی تم سے بیان کی تھیں وہ سب صحیح ہیں۔ آج تک اس نے کسی نا محرم پر نظر نہیں ڈالی اس لئے اندھی ہے۔ آج تک اس نے خلافِ حق کوئی بات نہیں سنی اس لئے بہری ہے۔ آج تک گھر سے باہر قدم نہیں نکالا اس لئے لنگڑی ہے اور آج تک خلافِ شرع اس نے کوئی کام نہیں کیا اس لئے لنجی ہے۔ شیخ

Marfat.com

بر صائبؒ بھی سمجھ گئے اور ان کے دل میں اپنی بیوی کے لئے کمال درجہ محبت و عزت پیدا ہو گئی۔ اس طرح بخیر و خوبی ان دونوں پاکباز ہستیوں کی رفاقتِ حیات کا آغاز ہوا۔

Marfat.com

چوتھا باب

بشاراتِ ظہور

(۱)

مکاشفۂ جنید رح شیخ المشائخ حضرت جنید بغدادی رح جو حضرت غوث الاعظم رح سے دو سو سال پہلے گزرے ہیں ایک دن مراقبہ میں تھے کہ یکایک انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا:

قَدَمُهُ عَلٰی رَقَبَتِیْ

قَدَمُهُ عَلٰی رَقَبَتِیْ

یعنی اس کا قدم میری گردن پر، اس کا قدم میری گردن پر۔

جب مراقبہ سے فارغ ہوئے تو خدام نے ان کے ارشادات کی حقیقت دریافت کی۔ فرمایا: "مجھے اشارۂ غیبی ہوا ہے کہ پانچویں صدی ہجری کے آخر میں ایک عظیم بزرگ کتمِ عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوں گے۔

Marfat.com

ان کا عبدالقادر اور لقب محی الدینؒ ہوگا۔ جیلان میں ان کی ولادت مسعود ہوگی اور بغداد میں سکونت اختیار فرمائیں گے۔ ایک دن وہ حکمِ الٰہی سے کہیں گے:

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

یعنی میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔

حالتِ کشف میں ان کی عظمت کو دیکھ کر میری زبان پر بھی بے اختیار یہ الفاظ جاری ہوگئے کہ اس کا قدم میری گردن پر۔ (منازل الاصفیاء، ترغیب الناظر)

(۲)

مقدس جبہ شیخ ابو محمد بطائحیؒ کا بیان ہے کہ امام حسن عسکریؒ نے بوقتِ وصال اپنا جبہ مبارک حضرت شیخ معروف کرخیؒ کے سپرد کرکے وصیت کی کہ یہ امانت محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانیؒ تک پہنچا دینا کہ میرے بعد آخر صدی پنجم میں ایک بزرگ ہوں گے۔ شیخ معروف کرخیؒ نے یہ جبہ حضرت جنید بغدادیؒ تک پہنچایا۔ انہوں نے شیخ دنوری کے سپرد کیا۔ اس طرح یہ مقدس امانت منتقل ہوتے ہوتے ایک عارف باللہ کے ذریعے شوال ۴۹۶ھ ہجری میں حضرت غوث اعظمؒ تک پہنچ گئی۔ یعنی حق بحقدار رسید۔ (مخزن القادریہ)

(۳)

قطب زمانہ شیخ ابوبکر بن ہوار بطائحیؒ عراق کے اکابر مشائخ سے تھے۔ بیشمار کرامات کا ظہور ان سے ہوا۔ حضرت غوث الاعظمؒ کی ولادت سے ایک عرصہ پہلے ان کا وصال ہوچکا تھا۔ ایک دن اپنی مجلس میں انہوں نے فرمایا:

Marfat.com

عراق کے سات اقطاب ہیں۔

۱۔ شیخ معروف کرخیؒ ۲۔ حضرت احمد بن حنبلؒ ۳۔ حضرت بشر حافیؒ
۴۔ شیخ منصور بن عمارؒ ۵۔ حضرت جنید بغدادیؒ ۶۔ حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ ۷۔ حضرت عبدالقادر جیلیؒ

شیخ ابوبکر کے مرید صادق شیخ ابو محمد شنبکیؒ (جو خود اولیاء اللہ میں سے تھے) کا بیان ہے کہ میں بھی اس مجلس میں موجود تھا۔ شیخ کا ارشاد سن کر تعجب ہوا کہ ساتویں قطب یعنی عبدالقادر کا نام تو ہم نے کبھی نہیں سنا۔ شیخ ابوبکر سے دریافت کیا۔ "یا حضرت عبدالقادر جیلی کون ہیں؟"

شیخ ابوبکر نے فرمایا۔ "عبدالقادر ایک عجمی مرد صالح ہوگا۔ اس کا ظہور پانچویں صدی ہجری کے آخر میں ہوگا اور اس کا قیام بغداد میں ہوگا۔ (بہجۃ الاسرار)

(۴)

غوثِ وقت

حضرت شیخ خلیل بلخیؒ ایک صاحب کشف بزرگ ہو گزرے ہیں۔ ایک دن مجلس میں درس دے رہے تھے کہ یکایک ان پر کشفی حالت طاری ہوئی اور فرمایا۔

"اللہ کا ایک برگزیدہ بندہ سرزمین عراق میں پانچویں صدی ہجری کے آخر میں ظاہر ہوگا۔ دین حق کو اس کے دم سے فروغ ہوگا۔ وہ اپنے وقت کا غوث ہوگا۔ خلق خدا اس کا اتباع کرے گی اور وہ جملہ اولیاء و اقطاب کا سردار ہوگا۔"

حضرت خلیل بلخیؒ نے حضرت غوث الاعظمؒ سے بہت مدت پہلے وفات پائی۔

(اذکار الابرار)

Marfat.com

(۵)

سرتاج الاولیاءؒ امام یعقوب ہمدانیؒ سے روایت ہے کہ میرے مرشد نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ولادت سے کئی سال پہلے انہوں نے شیخ المشائخ ابوعبداللہ علیؒ سے سنا کہ زمانۂ قریب میں ایک بزرگ کا ظہور سرزمینِ عراق میں ہوگا جو اللہ کا خاص بندہ ہوگا اور اس کا نام عبدالقادر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تمام اولیاء اللہ کا سرتاج بنایا ہے۔

(اسرار المعانی)

(۶)

شیخ ابو محمد بطائحیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظمؒ کی ولادت مسعود سے بتیس سال پہلے رمضان المبارک ۴۳۸ھ میں شیخ زمانہ حضرت ابوبکر حمادؒ (باحرارؒ) ایک مجلس میں وعظ فرما رہے تھے۔ یکایک ان پر حالت کشف طاری ہوئی اور انہوں نے فرمایا:

"لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ وہ زمانہ بہت قریب ہے جب عراق میں ایک عارفِ کامل پیدا ہوگا۔ اس کا اسم گرامی عبدالقادر ہوگا اور لقب محی الدین ہوگا۔ ایک دن وہ حکم الٰہی سے فرمائے گا:

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ۔

یعنی میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔" (اذکار الابرار)

صاحبِ نزہت الخواطر امام محمد بن سعید زنجانیؒ کا بیان ہے کہ حضرت ابی علی حسن یساراجوئیؒ کے زمانہ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے

Marfat.com

زمانہ تک جو ولی اللہ گزرا اس نے حضرت غوث الاعظمؒ کے ظہور کی بشارت دی اور ان کے مراتب اعلیٰ کا تذکرہ کیا۔

(روضۃ النواظر و نزہۃ الخواطر فی مناقب شیخ عبدالقادر۔ باب پنجم)

سفرنامۂ آخرت

یعنی

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے اس کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

شعاعِ ادب —— چوک انارکلی لاہور

Marfat.com

پانچواں باب

ولادتِ مسعود

(۱)

تاریخِ ولادت حضرت غوث الاعظمؒ کی تاریخ ولادت سے متعلق دو روایتیں ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ آپ یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ کو عالمِ قدس سے عالمِ امکان میں تشریف لائے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ آپ یکم رمضان المبارک ۴۷۱ھ کو بوقت شب کتمِ عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ فگن ہوئے۔ دونوں تاریخوں کے حق میں بکثرت روایات ہیں۔ اگرچہ ہماری تحقیق کے مطابق کثرتِ آراء دوسری روایت کے حق میں ہے تاہم اس معاملہ میں کوئی حتمی فیصلہ دینے کی بجائے ہم واللہ اعلم بالصواب کہہ کر خاموش رہنا بہتر سمجھتے ہیں۔ حضرت غوثِ اعظمؒ سے ایک دفعہ آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالرزاقؒ نے ان کا سالِ ولادت دریافت کیا۔ حضرتؒ نے فرمایا۔ "ٹھیک ٹھیک تو مجھے یاد نہیں البتہ اتنا وثوق سے کہہ

Marfat.com

سکتا ہوں کہ میں جس سال بغداد آیا میری عمر اٹھارہ برس کی تھی اور اسی سال ابومحمد رزق بن عبدالوہاب تیمیؒ نے وفات پائی تھی ۔ تیمیؒ نے ۴۸۸ھ میں وفات پائی تھی اس حساب سے آپکا سال ولادت ۴۷۰ھ ٹھہرایا گیا۔ اس کے سب سے مستند راوی شیخ ابوالفضل احمد بن صالح شافعی جیلی ہیں ۔ دوسری روایت کا ماخذ شیخ ابونصر صالح کا بیان ہے اور انہیں کے بیان کی سند لے کر علامہ ابن جوزیؒ نے اپنی تصنیف "المنتظم" میں اور شریف مرتضیٰ نے تاج العروس میں آپ کا سال ولادت ۴۷۱ھ تحریر کیا ہے۔

(۲)

شعراء کی نکتہ آفرینیاں

بعض شعراء نے حضرت کی تاریخہائے ولادت نظم کی ہیں۔ ان میں سے بعض کے عدد ۴۷۰ اور بعض کے ۴۷۱ نکلتے ہیں ۔ چند تاریخیں ملاحظہ فرمائیے ۔

بادشاہ ہے کہ اولیاء اللہ — زیر پائش نہاد جملہ رکاب
زاں ولی مالک الرقاب آمد — سالِ تاریخ مولدش بحساب

تاریخ "مالک الرقاب" (عدد ۴۷۱)

شاہ شاہاں شیخ عبدالقادر است — دلفریب و دلربا و دلبر است
سید عالی نسب در اولیاء است — نور چشم مصطفےٰ و مرتضےٰ است
سالِ مولودش ز اوج کبریا — گفت ہاتف زیب تاج اولیاء

تاریخ "زیب تاج اولیاء" (عدد ۴۷۱)

Marfat.com

سالِ مولودش کہ بس رنگین تر است　　شد رقم محبوب عبدالقادر است

تاریخ "محبوب عبدالقادر" (عدد ۴۷۱)

اِنَّ بَازَ اللّٰہِ سُلْطَانَ الرِّجَالِ　　جَاءَ فِیْ عِشْقٍ تَوَفیٰ فِی کَمَالِ

تاریخ ولادت "عشق" عدد (۴۷۰)

تاریخ عمر "کمال" (عدد ۹۱) یعنی حضرت کی عمر ۹۱ برس کی ہوئی

جناب غوث اعظم قطب عالم　　کہ نورش تافت از مہ تا بہ ماہی

سنینش کامل و عاشق تولد　　وفاتش واں ز معشوقِ الٰہی

تاریخ عمر "کامل" (عدد ۹۱)

تاریخ ولادت "عاشق" (عدد ۴۷۱)

تاریخ وفات "معشوق الٰہی" (عدد ۵۶۱)

ایک شاعر نے شعر ہی میں سالِ ولادت ۴۷۰ نظم کیا ہے۔

آنکہ ہژدہ ہزار بندۂ اوست　　غوثِ اعظمؓ شہِ خجستہ نہاد

چوں ز باغ حسنؓ چو گل بشگفت　　چار صد بُرد بعد از ہفتاد

وہ شاہِ عالی مرتبہ غوث اعظم کہ جن کے تابع اٹھارہ ہزار مردان صالح ہیں۔ جب چمنستانِ حسنؓ میں پھول کی مانند کھلے تو اس وقت سن ہجری ۴۷۰ تھا۔

Marfat.com

(۳)

کراماتِ ولادتِ مسعود

آفتابِ غوثیت کے طلوع کے وقت بہت سے حیرت انگیز واقعات ظہور پذیر ہوئے

سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جب آپ رونق افروزِ عالم ہوئے اس وقت آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام الخیر فاطمہؒ کی عمر ساٹھ سال کی تھی جو عام طور پر عورتوں کا سنِ یاس ہوتا ہے۔ اور ان کو اولاد سے نا امیدی ہو جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ اس عمر میں حضرت غوثِ اعظمؒ ان کے بطن مبارک سے ظاہر ہوئے۔

مناقبِ غوثیہ میں شیخ شہاب الدین سہروردی سے منقول ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی ولادت کے وقت غیب سے پانچ عظیم الشان کرامتوں کا ظہور ہوا۔

اوّل: شبِ ولادت حضرتؒ کے والد ماجد سید ابو صالحؒ نے خواب میں دیکھا کہ آقائے دو جہاں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں۔

يَا اَبَا صَالِحٍ اَعْطَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِبْنًا صَالِحًا وَهُوَ وَلَدِىْ وَمَحْبُوْبِىْ وَمَحْبُوْبُ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى شَانُهٗ وَسَيَكُوْنُ لَهٗ شَانٌ عَالٍ فِى الْاَوْلِيَاءِ وَالْاَقْطَابِ۔

یعنی اے ابا صالح اللہ تعالیٰ نے تجھ کو فرزندِ صالح عطا کیا ہے۔ وہ میرا محبوب ہے اور خدائے پاک و برتر کا محبوب ہے اور تمام اولیاء و اقطاب میں اس

Marfat.com

کا مرتبہ بلند ہے۔

دوم: حضرت غوث اعظم پیدا ہوئے تو آپ کے شانۂ مبارک پر نبی اکرمؐ کے قدم مبارک کا نقش موجود تھا جو آپ کے ولی کامل ہونے کی دلیل تھا۔

سوم: آپ کے والدین کو اللہ تعالیٰ نے عالمِ خواب میں بشارت دی کہ جو لڑکا تمہارے ہاں پیدا ہوا ہے سلطان الاولیاء ہو گا۔ اس کا مخالف گمراہ اور بددین ہو گا۔

چہارم: آپ کی ولادت کی شب صوبہ گیلان میں قریباً گیارہ صد لڑکے پیدا ہوئے جو سب کے سب رتبۂ ولایت پر فائز ہوئے۔ اس رات تمام علاقہ گیلان میں کوئی لڑکی پیدا نہیں ہوئی۔

پنجم: آپ رمضان المبارک کے مہینہ کی چاند رات کو پیدا ہوئے۔ دن کے وقت مطلق دودھ نہیں پیتے تھے۔ افطار کے وقت سے لے کر سحری کے وقت تک والدہ ماجدہ کا دودھ پیتے تھے۔ ولادت کے دوسرے سال ابر کی وجہ سے رویتِ ہلال کے متعلق کچھ شبہ پڑ گیا تھا۔ اس دن شعبان کی انتیس تاریخ تھی۔ دوسرے دن جب غوث الاعظمؒ نے دودھ کو مطلق منہ نہ لگایا تو آپ کی والدہ سمجھ گئیں کہ آج رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ہے چنانچہ انہوں نے لوگوں کو یہ خبر سنائی اور بعد میں معتبر شہادتوں سے سیدہ ام الخیر کے قیاس کی تصدیق بھی ہو گئی۔ مناقب معراجیہ کی روایت ہے کہ سیدنا شیخ عبدالقادر کا چہرہ مبارک بوقتِ ولادت مہرِ درخشاں کیطرح روشن تھا اور کیوں نہ ہوتا اس مقدس ہستی کو ایک دن دنیائے اسلام کا آفتابِ عالمتاب بننا تھا۔

Marfat.com

چھٹا باب

عہدِ طفلی

(۱)

زمانۂ رضاعت سیدنا غوث الاعظمؒ مادر زاد ولی تھے اور ولی بھی وہ کہ جن کے سر پر اولیاء اللہ و اقطاب زمانہ کی صدارت کا تاج رکھا جانا تھا۔ شبِ ولادت کی صبح رمضان المبارک کی سعادتوں اور برکتوں کو اپنے جلو میں لئے ہوئے تھی گویا یکم رمضان المبارک اس دنیائے رنگ و بو میں آپ کی آمد کا پہلا دن تھا۔ حضرت نے روزِ اوّل ہی روزہ رکھ کر ثابت کر دیا کہ آپ جن صلاحیتوں سے بہرہ مند تھے ان کی سعادت کسبی نہیں وہبی تھی۔ پورے رمضان شریف میں یہ حالت رہی کہ دن بھر مطلق دودھ نہیں پیتے تھے۔ جس وقت افطار کا وقت ہوتا دودھ منہ میں لے لیتے۔ نہ وہ عام بچوں کی طرح روتے چلاتے تھے اور نہ کبھی ان کی طرف سے دودھ کے لئے بے چینی کا اظہار ہوا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ

Marfat.com

زمانۂ رضاعت میں عبدالقادرؒ نے دو رمضان المبارک گذارے - ان دونوں مقدس مہینوں میں آپ کا یہ حال تھا کہ آغاز سے اختتام ماہ تک پورے دن روزے سے رہتے تھے اور افطار کے وقت سے پہلے دودھ کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتے تھے گویا ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی
مے تافت ستارۂ بلندی

حضرت غوث الاعظمؒ نے خود بھی ایک شعر میں اپنے زمانۂ رضاعت کے روزوں کا ذکر کیا ہے۔

بِدَایَۃُ اَمْرِی ذِکْرُہٗ ملاءِ الفَضَا
وَصَوْمِیْ فِیْ مَھْدِیْ بِہٖ کَانَ

یعنی میرے زمانۂ طفولیت کے حالات کا ایک زمانہ میں چرچا ہے اور گہوارہ میں روزہ رکھنا مشہور ہے۔

(۲)

داغِ یتیمی

حضرت غوث الاعظمؒ نے ابھی ہوش نہیں سنبھالا تھا کہ انہیں ایک صدمۂ جانکاہ سے دوچار ہونا پڑا - یعنی ان کے والدِ ماجد حضرت شیخ ابو صالحؒ نے اچانک پیکِ اجل کو لبیک کہا اور اس طرح آپ اپنے ہادیٔ و آقا جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند بالکل کمسنی میں دُرِّ یتیم بن گئے۔ اس وقت آپ کے نانا حضرت سید عبداللہ صومعیؒ زندہ تھے۔ انہوں نے یتیم نواسے کو اپنی سرپرستی میں لے لیا - پہلے بیان ہو چکا ہے

Marfat.com

کہ حضرت عبداللہ صومعیؒ اپنے وقت کے ایک بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ یہ انہی کا فیضان تھا کہ حضرت غوث الاعظمؒ کی والدہ ماجدہ اور والد ماجد نے علم وعرفان کی انتہائی بلندیوں کو چھو لیا تھا۔ اب حضرت غوث الاعظم کا ان کے سایۂ عاطفت میں آنا کسی سرِ الٰہی کی غمازی کر رہا تھا۔ حضرت عبداللہ صومعیؒ کا کوئی فرزند نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی تمام تر پدرانہ شفقت یتیم نواسے کے لئے وقف کر دی۔ ان کی فراستِ باطنی نے معلوم کر لیا تھا کہ اس نونہال کی جبینِ سعادت میں نورِ ولایت چمک رہا ہے۔ اس لئے فیضانِ باطنی سے انہوں نے ننھے عبدالقادرؒ کو خوب خوب سیراب کیا۔ گویا حضرت غوث الاعظمؒ کے استاد اور مرشد اوّل حضرت سید عبداللہ صومعیؒ جیسے جلیل القدر عارفِ زمانہ تھے۔

(۳)

غیبی آواز بچپن کی عمر ناسمجھی اور کھیل کود کی عمر ہوتی ہے لیکن ننھے عبدالقادر کو کھیل کود سے کوئی رغبت نہیں تھی۔ نہایت صاف ستھرے رہتے اور زبانِ مبارک سے کبھی کوئی کم عقلی کی بات نہ نکلتی۔ اگر کبھی بہ تقاضائے سن بچوں کے ساتھ کھیلنے کو جی چاہتا تو غیب سے آواز آتی اِلَیَّ یَا مُبَارَکُ "اے برکت والے میری طرف آ۔" شروع شروع میں آپ یہ آواز سُن کر ڈر جاتے اور کھیل کا ارادہ ترک کر کے دوڑ کر مادرِ محترمہ کی گود میں جا بیٹھتے۔ آہستہ آہستہ اس آواز سے مانوس ہو گئے اور ڈرنے کی بجائے کھیل کا خیال ترک کر دیتے۔

Marfat.com

(۴)

آغازِ تعلیم جیلان میں ایک مقامی مکتب تھا۔ جب حضرت غوث اعظمؒ کی عمر پانچ برس (اور بعض روایتوں کے مطابق سوا چار برس) کی ہوئی تو آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو اس مکتب میں بٹھا دیا۔ حضرت کی ابتدائی تعلیم اسی مکتب مبارک میں ہوئی۔ اس مکتب میں آپ کے اساتذہ یا استاد کون تھے۔ کتب تاریخ و سیر اس بارے میں خاموش ہیں۔ دس برس کی عمر تک آپ کو ابتدائی تعلیم میں کافی دسترس ہو گئی۔ اس عمر میں انہیں ایک عجیب مشاہدہ ہوا۔ یعنی جب وہ مکتب میں جاتے تو اپنے پیچھے عجیب نورانی صورتوں کو چلتا دیکھتے جب مدرسے پہنچتے تو ان صورتوں کو یہ کہتے ہوئے سنتے۔ "اللہ کے ولی کو جگہ دو۔ اللہ کے ولی کو جگہ دو۔"

آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالرزاقؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت غوث اعظمؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو اپنے ولی ہونے کا علم کب ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب میں دس برس کا تھا اور اپنے شہر کے مکتب میں جایا کرتا تھا تو فرشتوں کو اپنے پیچھے اور ارد گرد چلتے دیکھتا اور جب مکتب میں پہنچ جاتا تو وہ بار بار یہ کہتے۔ "اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو، اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو۔"

اسی واقعہ کو بار بار دیکھ کر میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے درجۂ ولایت پر فائز کیا ہے۔

Marfat.com

(۵)

پُراسرار بیل

حضرت غوث الاعظمؒ ابھی جیلان کے مکتب میں زیرِ تعلیم تھے کہ آپ کے شفیق نانا حضرت سید عبد اللہ صومعیؒ کو منعمِ حقیقی کا بلاوا آ گیا اور وہ عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کو سدھارے۔ اب ان کی سرپرستی اور تعلیم و تربیت کا سارا بوجھ والدہ ماجدہ سیّدہ فاطمہؒ پر آ پڑا۔ اس عارفۂ پاک باطن نے کمال صبر و استقامت سے اپنے فرزند جلیل القدر کی نگرانی جاری رکھی اور انہی کے زیرِ نگرانی آپ سنِ رشد کو پہنچے۔ آپ کا عنفوانِ شباب بھی پاکبازی اور ریاضت کا جلیبہ کو اپنے دامن میں لئے ہوئے تھا۔ اٹھارہ برس کے قریب عمر تھی کہ ایک دن گھر سے باہر سیر کے لئے نکلے۔ یہ یومِ عرفہ تھا۔ راستے میں کسی کسان کا بیل جا رہا تھا۔ آپ اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے کہ یکایک بیل نے مڑ کر آپ کی طرف دیکھا اور بزبانِ انسانی یوں گویا ہوا۔

مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ وَلَا بِهٰذَا اُمِرْتَ

"(اے عبد القادر) تو اس لئے نہیں پیدا کیا گیا اور نہ تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔"

حضرت اس پُراسرار بیل کے ذریعے یہ اشارۂ غیبی پا کر حیران رہ گئے۔ عشقِ الٰہی کے جذبہ نے جوش مارا۔ سیدھے گھر جا کر والدہ ماجدہ کو یہ حیرت انگیز واقعہ سنایا اور بصد ادب عرض کی کہ تحصیل و تکمیلِ علم کے لئے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں کہ وہاں کے مدارس و مکاتب کا ایک عالم میں شہرہ ہے۔ سیّدہ فاطمہؒ کوئی معمولی خاتون نہیں تھیں، عارفۂ کاملہ تھیں۔ چشم زدن میں سب کچھ سمجھ گئیں۔

Marfat.com

(۶)

ماں کی نصیحت

جس وقت یہ واقعہ پیش آیا۔ سیدہ فاطمہ کی عمر اٹھتر برس کے قریب تھی۔ مشفق باپ سید عبداللہ صومعیؒ اور شوہر سید ابوصالحؒ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ ضعیف العمری کے اس عالم میں ان کی امیدوں کا مرکز سیدنا عبدالقادر ہی تھے۔ دوسرے فرزند سید ابو احمد عبداللہ ابھی خردسال تھے۔ جوان فرزند کا ایک لمحہ کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہونا گوارا نہ تھا اور پھر بغداد کا سفر کوئی معمولی سفر نہیں تھا۔ دورِ حاضرہ کے ذرائع آمدورفت کا اس وقت تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لوگ قافلوں کی صورت میں پیدل یا اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کیا کرتے تھے۔ بغداد جیلان سے کم وبیش چار سو میل کی دوری پر تھا ..... سفر میں ہزارہا صعوبتیں اور خطرات پنہاں تھے لیکن جس بلند مقصد کے لئے سیدنا عبدالقادر نے بغداد جانے کا اظہار کیا تھا اس سے ام الخیر امۃ الجبار سیدہ فاطمہ جیسی پاک باطن ماں بھلا اپنے فرزند کو کیسے روک سکتی تھیں۔ باچشم پُرنم لختِ جگر کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ "میری آنکھوں کے نور تیری جدائی تو ایک لمحہ کے لئے بھی مجھ سے برداشت نہیں ہوسکتی لیکن جس مبارک مقصد کے لئے تم بغداد جانا چاہتے ہو میں اس کے راستے میں حائل نہیں ہوں گی۔ حصول و تکمیلِ علم ایک مقدس فریضہ ہے۔ میری دعا ہے کہ تم ہر قسم کے علومِ ظاہری و باطنی میں درجہ کمال حاصل کرو۔ میں تو شاید اب جیتے جی تمہاری صورت نہ دیکھ سکوں گی لیکن میری دعائیں ہر حال میں تیرے ساتھ رہیں گی۔"

پھر فرمایا۔ "تیرے والد مرحوم کے ترکہ سے اسّی دینار میرے پاس ہیں۔

Marfat.com

چالیس دینار تیرے بھائی کے لئے رکھتی ہوں اور چالیس زادِ راہ کے لئے تیرے سپرد کرتی ہوں۔''

سیّدہ فاطمہؒ نے یہ چالیس دینار سید عبدالقادرؒ کی بغل کے نیچے آپ کی گدڑی میں سی دیئے اور پھر ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

جب گھر سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو سیدنا غوث اعظمؒ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

''اے میرے لختِ جگر عبدالقادر! میری ایک نصیحت کو حرزِ جاں بنا لو۔ ہمیشہ سچ بولنا اور جھوٹ کے نزدیک بھی نہ پھٹکنا۔''

سیّدنا غوث اعظمؒ نے با دیدۂ گریاں عرض کیا۔

''مادرِ محترمہ! میں صدقِ دل سے عہد کرتا ہوں کہ ہمیشہ آپ کی نصیحت پر عمل کروں گا۔''

پھر سیّدہ فاطمہؒ اپنے نورالعین کو رخصت کرنے کے لئے گھر سے باہر تشریف لائیں ان کو گلے لگایا اور پھر ایک سرد آہ کھینچ کر فرمایا۔

''جاؤ تمہیں خدا کے سپرد کیا۔ وہی تمہارا حافظ و ناصر ہے۔''

Marfat.com

ساتواں باب

سفرِ بغداد

(۱)

قزاقوں کا حملہ والدہ ماجدہ سے رخصت ہوکر سیدنا غوثِ اعظمؒ بغداد جانے والے ایک قافلہ کے ساتھ ہولئے۔ اس دور میں طویل بیابانی راستوں میں تنہا سفر کرنا ممکن نہ تھا۔ لوگ قافلے بنا کر سفر کیا کرتے تھے۔ اگرچہ اپنی حفاظت کا مقدور بھر اہتمام کرتے تھے پھر بھی بعض قافلے رہزنوں کے مضبوط جتھوں کی ستم آرائیوں کا نشانہ بن جاتے تھے۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کا قافلہ ہمدان کے مشہور شہر تک تو بخیریت پہنچ گیا لیکن جب ہمدان سے آگے ترتنک کے سنسان کوہستانی علاقہ میں پہنچا تو ساٹھ قزاقوں کے ایک جتھے نے قافلے پر حملہ کر دیا۔ اس جتھے کا سردار ایک طاقت ور قزاق احمد بدوی تھا۔ قافلے کے لوگوں میں ان خونخوار قزاقوں کے مقابلہ کی سکت نہیں تھی۔ قزاقوں نے قافلہ کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا اور اسے تقسیم کے لئے ایک جگہ ڈھیر کر دیا۔ حضرت غوث الاعظمؒ اطمینان سے ایک طرف کھڑے رہے۔ لڑکا سمجھ کر کسی نے آپ سے کچھ تعرض

Marfat.com

نہ کیا۔ اتفاقاً ایک ڈاکو کی نظر ان پر پڑی اور آپ سے پوچھا "کیوں لڑکے تیرے پاس بھی کچھ ہے۔" حضرت نے بلا کسی خوف و ہراس اطمینان سے جواب دیا۔" ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں۔" ڈاکو کو آپ کی بات پر یقین نہ آیا اور وہ آپ پر ایک نگاہِ استہزاء ڈالتا ہوا چلا گیا۔

پھر ایک دوسرے قزاق نے بھی آپ سے دریافت کیا۔ لڑکے تیرے پاس کچھ ہے۔" آپ نے اسے بھی وہی جواب دیا کہ ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ اس قزاق نے بھی آپ کی بات کو ہنسی میں اڑا دیا اور اپنے سردار کے پاس چلا گیا۔ پہلا قزاق وہاں پہلے ہی موجود تھا اور لوٹ کے مال کی تقسیم ہو رہی تھی۔ ان دونوں قزاقوں نے سرسری طور پر اس لڑکے کا واقعہ اپنے سردار کو سنایا۔ سردار نے کہا۔ اس لڑکے کو ذرا میرے سامنے لاؤ۔ دونوں ڈاکو بھاگتے ہوئے گئے اور سیدنا غوث اعظمؒ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گئے جو ایک ٹیلے پر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ لوٹا ہوا مال تقسیم کرنے کے لئے بیٹھا تھا۔

(۲)

بے مثال راست گوئی

ڈاکوؤں کے سردار نے اس فقیر منش نوجوان لڑکے کو دیکھ کر پوچھا۔ "لڑکے سچ بتلا تیرے پاس کیا ہے۔"

حضرت غوث اعظمؒ نے جواب دیا۔" میں پہلے بھی تیرے دو ساتھیوں کو بتا چکا ہوں کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔"

Marfat.com

سردار نے کہا۔ "کہاں ہیں؟ نکال کر دکھاؤ۔"

آپ نے فرمایا۔ "میری بغل کے نیچے گدڑی میں سلے ہوئے ہیں۔"

سردار نے گدڑی کو ادھیڑ کر دیکھا تو اس میں سے واقعی چالیس دینار نکل آئے۔ ڈاکوؤں کا سردار اور اس کے ساتھی یہ ماجرا دیکھ کر سکتے میں آگئے۔ قزاقوں کے قائد احمد بدوی نے استعجاب کے عالم میں کہا۔ "لڑکے تمہیں معلوم ہے کہ ہم رہزن ہیں اور مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں پھر بھی تم ہم سے مطلق نہیں ڈرے اور ان دیناروں کا بھید ہم پر ظاہر کر دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟"

سیدنا غوثِ اعظمؒ نے فرمایا: "میری پاکباز اور ضعیف العمر والدہ نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا۔ بھلا والدہ کی نصیحت میں چالیس دیناروں کی خاطر کیوں کر فراموش کر سکتا ہوں۔"

یہ الفاظ نہیں تھے حق و صداقت کے ترکش سے نکلا ہوا ایک تیر تھا جو احمد بدوی کے سینہ میں پیوست ہو گیا۔ اس پر رقت طاری ہو گئی۔ آنکھ لئے ندامت نے دل کی شقاوت اور سیاہی دھو ڈالی۔ روتے ہوئے بولا: "آہ اے بچے تم نے اپنی ماں کے عہد کا اتنا پاس رکھا۔ حیف ہے مجھ پر کہ اتنے سالوں سے اپنے خالق کا عہد توڑ رہا ہوں۔"

یہ کہہ کر اتنا رویا کہ گھگھی بندھ گئی۔ پھر بے اختیار سیدنا غوثِ اعظمؒ کے قدموں پر گر پڑا اور رہزنی کے پیشہ سے توبہ کی۔ اس کے ساتھیوں نے یہ ماجرا دیکھا تو ان کے دل بھی پگھل گئے اور سب نے یک زبان

Marfat.com

کہا۔"اے سردار تو رہزنی میں ہمارا قائد تھا اور اب توبہ میں بھی تو ہمارا پیش رو ہے۔"

غرض ان سب نے بھی سیدنا غوث اعظمؒ کے ہاتھ پر توبہ کی اور لوٹا ہوا تمام مال قافلے کو واپس دے دیا۔ کہتے ہیں یہ سب قزاق اس توبہ کی بدولت درجۂ ولایت تک پہنچے۔ سیدنا غوث اعظمؒ فرماتے ہیں کہ یہ پہلی توبہ تھی جو گمراہ لوگوں نے میرے ہاتھ پر کی۔

(۲)

بغداد میں ورود مسعود قزاقوں کے واقعہ کے بعد سارے راستے میں قافلے کو کوئی خطرہ پیش نہ آیا اور وہ بخیر و عافیت بغداد پہنچ گیا۔ اس طرح ۴۸۸ھ میں ارض بغداد نے سیدنا غوث اعظمؒ کے قدم چومے۔ اس وسیع و عریض شہر میں آپ بالکل اجنبی تھے۔ کوئی رشتہ دار اور شناسا نہ تھا۔ والدہ ماجدہ کے دیئے ہوئے چالیس دینار راستے میں خرچ ہو چکے تھے۔ اب دولت فقر کے سوا کچھ بھی پاس نہ تھا۔ فاقے پر فاقہ گزرنے لگا۔ بیس دن اسی طرح گزر گئے۔ آخر ایک دن اسی فقر و فاقہ کی حالت میں کسی مباح چیز کی تلاش میں ایوانِ کسریٰ کے کھنڈروں کی طرف جا نکلے۔ وہاں دیکھا کہ ستر اولیاء پہلے ہی مباح چیزوں کی تلاش میں ان کھنڈروں میں موجود ہیں۔ آپ نے اُن مردانِ خدا کے راستے میں مزاحم ہونا مناسب نہ سمجھا اور واپس شہر تشریف لے گئے۔ راستے میں جیلان کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو آپ ہی کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ اس نے آپ کو سونے

Marfat.com

کا ایک ٹکڑا دیا اور کہا۔" اے عبدالقادر خدا کا شکر ہے کہ تم مل گئے اور میں بارِ امانت سے سبکدوش ہوا۔ یہ سونے کا ٹکڑا تیری والدہ سیدہ فاطمہؒ نے تیرے لئے بھیجا ہے۔"

آپ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے اور سونے کا یہ ٹکڑا لے کر فوراً ایوانِ کسریٰ کے کھنڈروں میں پہنچے۔ جہاں بستر ادلیا راللہ کو رزقِ طیب کی تلاش میں دیکھ آئے تھے۔

سونے کا تھوڑا سا حصہ اپنے پاس رکھ کر باقی سب ان مردانِ خدا کی خدمت میں پیش کر دیا۔ انہوں نے پوچھا کہاں سے لائے ہو۔" آپ نے فرمایا "میری والدہ ماجدہ نے میرے لئے بھیجا ہے۔ میری غیرت نے یہ برداشت نہ کیا کہ آپ قوتِ لایموت کی تلاش میں مارے مارے پھریں اور میں آسودہ حالی سے دن گزاروں۔ اس لئے یہ سونا آپ کے لئے لے آیا ہوں۔"

پھر آپ بغداد تشریف لائے۔ اپنے حصّے کے سونے سے کھانا خریدا اور بآوازِ بلند فقراء کو کھانے کی دعوت دی۔ اس طرح بہت سے فقراء آگئے اور سب نے مل کر کھانا کھایا۔ غرض ان زہرہ گداز حالات میں سیدنا غوث اعظمؒ نے اپنی بغداد کی زندگی کا آغاز کیا۔

Marfat.com

آٹھواں باب

تحصیل و تکمیلِ علوم

۴۸۸ھ تا ۴۹۸ھ

(۱)

جلیل القدر اساتذہ بغداد میں پہنچنے کے چند دن بعد سیدنا غوث اعظمؒ وہاں کے مدرسۂ نظامیہ میں داخل ہو گئے۔ یہ مدرسہ دنیائے اسلام کا مرکزِ علوم و فنون تھا اور بڑے بڑے نامور اساتذہ اور آئمہ فن اس سے متعلق تھے۔ حضرت غوث اعظمؒ نہ صرف اس جوئے علم سے خوب خوب سیراب ہوئے بلکہ مدرسہ کے اوقات سے فراغت پا کر اس دور کے دوسرے علماء سے بھی خوب استفادہ کیا۔ گویا تحصیلِ علم کے معاملہ میں آپ نے اپنے طبعی زہد و قناعت سے بالکل کام نہ لیا۔ آپ کے اساتذہ میں ابوالوفا علی بن عقیلؒ، ابوغالب محمد بن حسن باقلانیؒ، ابوزکریا یحییٰ بن علی تبریزیؒ، ابوسعید بن عبدالکریمؒ، ابوالغنائم محمد بن علی بن محمد، ابوسعید

Marfat.com

بن مبارک مخرمی (یا مخزومی) اور ابوالخیر حماد بن مسلم الدباس؟ جیسے نامور علماء و ائمہ فن کا نام نظر آتا ہے۔ علم قرأت، علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ علم لغت، علم شریعت، علم طریقت غرض کوئی ایسا علم نہ تھا جو آپ نے اس دور کے باکمال اساتذہ و ائمہ سے حاصل نہ کیا ہو اور صرف حاصل ہی نہیں کیا بلکہ ہر علم میں وہ کمال پیدا کیا کہ تمام علمائے زمانہ سے سبقت لے گئے۔ ایک روایت ہے کہ آپ نے قرآن حکیم بھی بغداد میں حفظ کر لیا تھا۔ البتہ علم قرآن یعنی تفسیر و قرأت وغیرہ کی تحصیل و تکمیل آپ نے بغداد میں کی۔ علم و ادب میں آپ کے استاد حضرت علامہ ابوزکریا تبریزیؒ تھے جو اپنے وقت کے یگانہ روزگار عالم تھے اور بیشمار کتابوں کے مصنف تھے۔ ان کی تصنیفات میں تفسیر القرآن والاعراب، الکافی فی علم العروض والقوافی تہذیب الاصلاح۔ شرح المفضلیات، شرح قصائد العشر، شرح دیوان حماسہ، شرح دیوان متنبی، شرح دیوان ابی تمام اور شرح الدریدیہ بہت مشہور ہیں۔ علم فقہ اور اصول میں آپ کے خصوصی اساتذہ شیخ ابوالوفا علی بن عقیل حنبلیؒ۔ ابوالحسن محمد بن قاضی ابوالعلیؒ۔ شیخ ابوالخطاب محفوظ الکلوذانی حنبلیؒ اور قاضی ابوسعید مبارک بن علی مخرمی حنبلی تھے۔ اس طرح علم حدیث میں آپ نے جن اساتذہ سے خصوصی استفادہ کیا۔ ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

ابوالبرکات طلحہ العاقولیؒ۔ ابوالغنائم محمد بن علی بن میمون الفرسیؒ۔ ابو عثمان اسمٰعیل بن محمد الاصبہانیؒ۔ ابوطاہر عبدالرحمٰن بن احمد۔ ابوغالب محمد بن

Marfat.com

حسن الباقلانیؒ۔ ابو محمد جعفر بن احمد بن الحسین القاری السراجؒ۔ ابوالعز محمد بن مختار الہاشمیؒ۔ ابو منصور عبدالرحمٰن القزازؒ۔ ابوالقاسم علی بن احمد بن بنان الکرخیؒ ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسفؒ۔

غرض آٹھ سال کی طویل مدت میں آپ تمام علوم کے امام بن چکے تھے۔ اور جب آپ نے ماہ ذی الحجہ ۴۹۶ھ میں ان علوم میں تکمیل کی سند حاصل کی تو کرہ ارض پہ کوئی ایسا عالم نہیں تھا جو آپ کی ہمسری کا دعوےٰ کر سکے۔

(۲)

طالب علمی کا پُرصعوبت زمانہ

بغداد میں نزول اجلال کے بعد آپ کو جن پُرصعوبت حالات سے دوچار ہونا پڑا ان کی ایک جھلک قارئین پچھلے باب میں دیکھ چکے ہیں۔ اس کے بعد آغاز تعلیم سے تکمیل تک کی آٹھ سالہ مدت میں آپ نے جو زہرہ گداز مصائب برداشت کئے ان کا حال جان کر پتھر کا کلیجہ بھی شق ہوتا ہے۔ خود غوث اعظمؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے ایسی ہولناک سختیاں جھیلی ہیں کہ اگر وہ پہاڑ پر گزرتیں تو پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔ جب مصائب اور شدائد کی ہر طرف سے مجھ پر یلغار ہو جاتی تھی تو میں تنگ آکر زمین پر لیٹ جاتا اور اس آیت کریمہ کا ورد شروع کر دیتا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

(بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے)

اس آیت مبارک کی تکرار سے مجھے تسکین حاصل ہو جاتی اور جب زمین

Marfat.com

سے اٹھتا تو سب رنج و کرب دور ہو جاتا۔

تحصیل علم کے زمانہ میں سبق سے فارغ ہوکر آپ جنگل یا بیابان کی طرف نکل جاتے اور شہر کے بجائے انہی ویرانوں میں رات گزارتے تھے زمین آپ کا بستر ہوتی تھی اور اینٹ یا پتھر تکیہ۔ مینہ، آندھی، جھکڑ طوفان، سردی، گرمی آپ ہر چیز سے بے نیاز ہوکر برہنہ پا رات کی تنہائیوں اور تاریکیوں میں دشت نوردی کرتے رہتے تھے۔ سر اقدس پر ایک چھوٹا سا عمامہ ہوتا تھا اور صوف کا ایک جبہ زیب تن ہوتا تھا۔ خودرو بوٹیاں اور سبزیاں جو عام طور پر دریائے دجلہ کے کنارے مل جاتی تھیں۔ آپ کی خوراک ہوتی تھیں۔ یہ سب جانکاہ مصائب آپ کو اس لذت کے مقابلے میں ہیچ معلوم ہوتے تھے جو آپ کو تحصیل علم میں حاصل ہوتی تھی۔

(۳)

ہولناک قحط میں صبر و استغناء

آپ کے زمانۂ طالب علمی میں ایک دفعہ بغداد میں ہولناک قحط پڑا۔ لوگ اناج کے دانہ دانہ کو ترستے تھے اور درختوں اور جھاڑیوں کے پتوں سے تنور شکم کی آگ بجھانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ سیدنا غوث اعظم رح کو تو پہلے ہی اناج سے چنداں رغبت نہ تھی۔ اب دقت یہ ہوئی کہ خود رو سبزیوں کا ملنا بھی مشکل ہو گیا۔ کیونکہ قحط زدہ لوگ ہر چیز کھا جاتے تھے۔ آپ ساگ پات کی تلاش میں دجلہ کے کنارے جاتے لیکن وہاں پہلے ہی لوگوں کا ہجوم ہوتا۔ آپ کمال صبر و شکر کے ساتھ واپس تشریف لے آتے۔ کیونکہ

Marfat.com

آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ قوت لایموت کی خاطر لوگوں سے چھینا جھپٹی کریں۔ اس طرح کئی دن آپ نے فاقے میں گزار دیئے۔ ایک دن بھوک سے نڈھال کسی مباح چیز کی تلاش کر رہے تھے۔ سوق الریحانیین (بغداد کی ایک منڈی) کی مسجد کے قریب پہنچے تو اضمحلالِ قوار انتہا کو پہنچ گیا۔ شدتِ گرسنگی سے دماغ چکرا گیا اور آپ لڑکھڑاتے ہوئے مسجد کے ایک گوشہ میں جا بیٹھے۔ ابھی آپ کو بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک عجمی جوان بھنا ہوا گوشت اور روٹی لے کر مسجد میں داخل ہوا اور ایک طرف بیٹھ کر کھانے لگا۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کا اپنا بیان ہے کہ بھوک کی شدت سے میرا یہ حال تھا کہ اس شخص کے ہر لقمے کے ساتھ بے اختیار میرا منہ بھی کھل جاتا اور میرا جی چاہتا کہ کاش اس وقت مجھے بھی کچھ کھانا میسر ہو جاتا۔ لیکن آخر میں نے اپنے نفس کو ملامت کی کہ بے صبر مت بن۔ آخر توکل اور بھروسہ بھی تو کوئی چیز ہے۔ غرض آپ کا نفس مطمئن ہو گیا اور آپ اس شخص کی طرف سے بے نیاز ہو گئے۔ اتنے میں خود ہی اس کی نظر آپ پر پڑی اور اس نے آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ حضرت نے انکار کیا۔ لیکن اس نے شدید اصرار کیا۔ ناچار آپ اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گئے تھوڑی دیر بعد وہ آپ کے حالات دریافت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا میں جیلان کا باشندہ ہوں اور یہاں حصولِ علم کی غرض سے مقیم ہوں۔ یہ سنتے ہی وہ بہت مسرور ہوا اور کہنے لگا۔

"میں بھی جیلان کا رہنے والا ہوں۔ کیا تم جیلان کے رہنے والے ایک

Marfat.com

نوجوان عبدالقادر کو جانتے ہیں ؟"

آپ نے فرمایا۔ "عبدالقادر جیلانی میں ہی ہوں۔"

یہ سنتے ہی وہ شخص بے چین ہوگیا اور اس کی آنکھیں پرنم ہوگئیں۔ پھر رقت انگیز لہجے میں کہنے لگا۔ "بھائی میں نے تمہاری امانت میں خیانت کی ہے خدا کے لئے مجھے بخش دو۔"

آپ کو اس شخص کی باتوں سے حیرت ہوئی اور فرمایا۔ "بھائی کیسی امانت اور کیسی خیانت اپنی بات کی وضاحت کرو۔"

اس شخص نے جواب دیا۔ "بھائی آپ کی والدہ نے آپ کے لئے میرے ہاتھ آٹھ دینار بھیجے تھے۔ میں کئی روز سے تمہیں تلاش کر رہا تھا کہ تمہاری امانت کے بارے سبکدوش ہوجاؤں لیکن تمہارا کچھ پتا نہ چلتا تھا اور اسی وجہ سے بغداد میں میرا قیام طول پکڑ گیا۔ حتٰی کہ میرا ذاتی خرچ ختم ہوگیا اور فاقوں تک نوبت آ پہنچی۔ پہلے دو تین دن تک تو میں نے صبر کیا۔ آخر بھوک کی شدت نے مجبور کر دیا کہ تمہاری امانت سے کھانا خرید کر پیٹ کے دوزخ کی آگ ٹھنڈی کروں۔ بھائی یہ کھانا جو ہم کھا رہے ہیں دراصل تمہارا ہی ہے کیونکہ تمہاری امانت سے خریدا گیا ہے اور تم میرے نہیں بلکہ میں تمہارا مہمان ہوں۔ خدا کے لئے مجھے اس گناہِ عظیم کے لئے بخش دو۔"

آپ نے اس شخص کو گلے لگالیا اس کے حسنِ نیت کی تعریف کی اور تسلی دی۔ پھر کچھ دینار اور بچا ہوا کھانا دے کر نہایت محبت سے اسے رخصت

Marfat.com

کیا۔

(۴)

اللہ کا شیر شیخ عبداللہ سلمیؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ایک عجیب واقعہ سنا۔ آپ نے فرمایا۔
"زمانہ تعلیم میں ایک مرتبہ مجھے کئی دن تک کھانے کے لئے کچھ میسّر نہ ہوا اسی حالت میں ایک دن محلہ قطیعہ شرقیہ سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص نے ایک تہہ کیا ہوا کاغذ میرے ہاتھ میں دے کر کہا۔ "نانبائی کی دوکان پر جاؤ" میں یہ کاغذ لے کر نانبائی کی دوکان پر پہنچا۔ اس نے یہ کاغذ رکھ لیا اور مجھے میدہ کی روٹی اور حلوا دیا۔ میں یہ حلوا اور روٹی لے کر اس بے آباد مسجد میں گیا جہاں میں اپنے اسباق تنہائی میں دہرایا کرتا تھا۔ ابھی اس سوچ میں تھا کہ یہ روٹی اور حلوا کھاؤں یا نہ کھاؤں کہ ناگاہ ایک کاغذ پہ نظر پڑی جو دیوار کے سایہ میں پڑا تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر پڑھا تو اس پر یہ عبارت لکھی تھی۔ "اللہ تعالیٰ نے کتبِ سابقہ میں سے ایک کتاب میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شیروں کو لذاتِ دنیوی سے کچھ سروکار نہیں ہوتا۔ خواہشات اور لذات تو کمزوروں اور ضعیفوں کے لئے ہیں تاکہ وہ ان کے ذریعہ عبادت الٰہی پر قادر ہوں۔"
"یہ پڑھ کر میرے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی۔ ہر موئے بدن خوف الٰہی سے کھڑا ہو گیا۔ روٹی اور حلوا کھانے کا خیال ترک کیا اور دو رکعت نماز ادا کر کے وہاں سے چلا آیا۔"

Marfat.com

(۵)

ایک مردِ صالح سے ملاقات

بغداد کے کچھ طلباء کا دستور تھا کہ فصل کٹنے کے بعد یہ لوگ ایک گاؤں یعقوبا میں چلے جاتے اور وہاں سے اناج مانگ کر لاتے۔ اس زمانے میں لوگ طلباء کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس لئے صاحبِ استطاعت لوگ خوشی سے کچھ غلّہ ان طلباء کو دے دیتے۔ ایک دفعہ ان طلباء نے سیّدنا غوث اعظمؒ کو بھی اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ آپ ان کے اصرار کی وجہ سے انکار نہ کر سکے اور ان کے ساتھ یعقوبا جا پہنچے۔ اس گاؤں میں ایک مردِ صالح رہتے تھے۔ ان کا نام شریف یعقوبی تھا۔ حضرت غوثِ اعظمؒ اس مردِ پاک باطن کی زیارت کے لئے گئے۔ انہوں نے آپ کی جبینِ سعادت آثار سے اندازہ لگا لیا کہ قطبِ زمانہ ہیں۔ فرمایا:

"بیٹے طالبانِ حق اللہ کے سوا کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہیں کرتے۔ تم خاصانِ خدا سے معلوم ہوتے ہو۔ اس طرح غلہ مانگنا تمہارے شایانِ شان نہیں۔"

حضرت غوثِ اعظمؒ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد نہ میں کبھی اس قسم کے کام کے لئے کسی جگہ گیا اور نہ کسی سے سوال کیا۔

(۶)

غیب سے امداد

سیّدنا غوثِ اعظمؒ ایک دن بیابان میں بیٹھے سبق یاد کر رہے تھے کہ غیب سے آواز آئی۔ "اے

Marfat.com

عبدالقادر تجھے کئی دن سے فاقہ ہے اور حصول تعلیم میں دقت ہو رہی ہے جا سنتِ انبیاء پر عمل کر اور کسی سے قرض لے لے۔"

آپ نے جواب میں کہا۔" میں ایک نادار شخص ہوں قرض لے کر ادا کیسے کروں گا۔"

غیب سے پھر آواز آئی۔" تو اس کی فکر نہ کر۔ تیرے قرض کی ادائگی کے ہم ذمہ دار ہیں۔"

اشارۂ غیبی کے مطابق آپ ایک نانبائی کے پاس پہنچے اور اس سے کہا۔ بھائی اگر ہو سکے تو مجھے ہر روز ڈیڑھ روٹی قرض دے دیا کرو۔ جب مجھے قدرت ہوئی تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ اگر مر گیا تو بخش دینا۔ یہ نانبائی بھی کوئی مردِ حق تھا۔ آپ کی بات سن کر رو پڑا اور کہا۔ جب آپ چاہیں، اور جو چاہیں میری دکان سے لے جایا کریں۔ چنانچہ آپ روزانہ اس سے ڈیڑھ روٹی لے آتے۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو آپ کو قرض کی ادائگی کا خیال ستانے لگا۔ ایک دن اسی خیال میں بیٹھے کہ وہی غیبی آواز پھر آئی کہ" اے عبدالقادر فلاں جگہ جا اور جو کچھ وہاں سے ملے نانبائی کو دے دینا۔" جب آپ اس جگہ پہنچے تو سونے کا ایک ٹکڑا وہاں پڑا پایا۔ آپ نے یہ ٹکڑا نانبائی کو دے کر قرض سے سبکدوشی حاصل کر لی۔

(۷)

شیخ حمادؒ سے استفادہ

علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل سیدنا غوث اعظمؒ نے جن حالات میں کی اور جن اساتذہ کرام سے

Marfat.com

استفادہ کیا ان کا حال پیچھے آچکا ہے لیکن آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے قطب الاقطاب بنایا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ علوم باطنی میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ چنانچہ آپ کو علمِ طریقت کی تعلیم دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے شیخ حماد بن مسلم الدباس رحؒ کو مقرر کیا۔ شیخ حمادؒ بغداد کے نامور مشائخ میں سے تھے اور بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ اس دور کے بے شمار مشائخ و صوفیا علم طریقت میں ان کے تربیت یافتہ تھے۔ آپ عام لوگوں میں شیخ دباس (شیرہ فروخت کرنے والے شیخ) کے لقب سے مشہور تھے۔ کہتے ہیں آپ کا شیرہ نہایت پاک وصاف ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ کی برکت کی وجہ سے مکھی اس کے نزدیک نہ پھٹکتی تھی۔ سیدنا غوث اعظمؒ کے نامور خلیفہ اور شاگرد حضرت عبداللہ جبائیؒ سے روایت ہے کہ میرے شیخ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی نے مجھے بتایا ہے کہ میرے طالب علمی کے زمانے میں ایک دفعہ بغداد فتنہ و فساد کی آماج گاہ بن گیا۔ میں فطری طور پر ہنگاموں سے متنفر تھا۔ اس لئے نت نئے جھگڑوں فسادوں کو دیکھ کر بغداد کا قیام مجھ پر گراں گزرنے لگا۔ چنانچہ ایک دن بغداد چھوڑنے کا ارادہ کیا اور قرآن کریم بغل میں دبا کر باب حلبہ کی طرف چلا کر وہاں سے صحرا کو راستہ جاتا تھا۔ یکا یک کسی غیبی طاقت نے مجھے اس زور سے دھکا دیا کہ میں گر پڑا۔ پھر غیب سے آواز آئی۔ "یہاں سے مت جاؤ۔ خلقِ خدا کو تم سے فیض پہنچے گا۔" میں نے کہا۔ "مجھے خلقِ خدا سے کیا واسطہ مجھے تو اپنے دین کی سلامتی مطلوب ہے۔" آواز آئی "نہیں نہیں تمہارا یہاں رہنا ضروری ہے۔ تمہارے دین کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔" چنانچہ منشائے الٰہی کے مطابق میں نے بغداد چھوڑنے کا ارادہ

Marfat.com

ترک کر دیا۔ دوسرے دن میں بغداد کے ایک محلہ سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص نے دروازہ کھول کر اپنا سر باہر نکالا اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہا "کیوں عبدالقادر کل تو نے اپنے رب سے کیا مانگا تھا۔" میں یہ اچانک سوال سن کر حیران رہ گیا اور میری قوت گویائی جواب دے گئی۔ اس شخص نے اب نہایت غصہ سے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور میں وہاں سے چل دیا۔ جب میرے ہوش بجا ہوئے تو میری سمجھ میں آ گیا کہ یہ شخص تو اولیاء اللہ میں سے ہے جسے کل کے واقعہ کا علم ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اس دروازہ کی تلاش شروع کر دی لیکن ہزار کوشش کے باوجود ناکام رہا۔ اب میں ہر وقت اس شخص کی تلاش میں رہنے لگا۔ آخر ایک دن میں نے انہیں پا لیا یہ بزرگ حماد دباسؒ تھے۔ میں نے ان سے علم طریقت حاصل کیا اور اپنے اشکالات و شکوک رفع کرائے۔ شیخ حمادؒ شام کے رہنے والے تھے۔ ان کی پیدائش دمشق کے قریب ایک گاؤں رحبہ میں ہوئی۔ بیشمار مجاہدات و ریاضات کے بعد ولایت کے درجہ تک پہنچے اور بغداد کے محلہ مظفریہ میں آ کر مقیم ہوئے ۵۲۵ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مدفن مقبرہ شونیزیہ میں ہے۔ علم طریقت میں سیدنا غوث اعظمؒ کے استاد صرف حمادؒ ہی نہ تھے۔ اس کی تکمیل آپ نے حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخرمیؒ (بعض نے انہیں مخزومی لکھا ہے) سے کی اور انہیں سے خرقۂ ارادت حاصل کیا۔ اس کا حال آگے آئے گا۔

Marfat.com

۹
نواں باب

مجاہدات وریاضات

(۱)

سیدنا غوث اعظمؒ نے ۴۹۶ھ میں ہر قسم کے علوم پر کامل عبور حاصل کر لیا۔ اس کے بعد آپ مجاہدات و ریاضات میں مشغول ہوئے۔ چنانچہ ۴۹۶ھ سے ۵۲۱ھ تک پچیس سال کی طویل مدت میں آپ نے ایسے ایسے مجاہدات کئے اور ریاضتیں کیں کہ ان کا حال پڑھ کر انسان تھرّا اٹھتا ہے۔ کوئی سختی اور مصیبت ایسی نہ تھی جو اس عرصہ میں آپ نے نہ جھیلی ہو۔ بظاہر آپ کی یہ زندگی راہبانہ معلوم ہوتی ہے لیکن درحقیقت یہ سب کچھ تزکیۂ نفس کے لئے تھا۔ رہبانیت کو اس سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ پچیس سال کی اس مدت میں آپ نے طریقت اور تصوف کی عملی تعلیم حاصل کی۔ علائقِ دنیوی سے تعلق قطع کرکے خدا سے لو لگائی اور کثرتِ عبادت و ریاضت سے فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچے۔ روئیں روئیں میں عشقِ الٰہی اور عشقِ رسول موجزن ہوگیا۔ ان مجاہدات نے انہیں عزیمت و استقامت اور اتباعِ کامل

Marfat.com

کا پہاڑ بنا دیا۔ آپ کی بلا کتنی اصحاب صفہ کے اتباع میں تھی ۔اس کے بعد ممکن نہ تھا کہ آپ کا کوئی قدم منشائے الٰہی کے خلاف اٹھے یا آپ کا کوئی قول و فعل شریعت کے خلاف ہو۔ آپ کے مجاہدات و ریاضات کی داستان بہت طویل ہے۔ قلم کو یارا نہیں کہ سیدنا غوث اعظمؒ کے زہرہ گداز مجاہدات و ریاضات کا احاطہ کر سکے۔ البتہ ان کی ایک جھلک آپ ان چند واقعات میں دیکھ سکتے ہیں جو نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

(۲)

پر صعوبت دشت نوردی

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری　　　وقتِ پیری گرگ ظالم میشود پرہیزگار

(جوانی میں توبہ کرنا شیوۂ پیغمبری ہے۔ بڑھاپے میں تو ظالم بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے)

چھبیس سال کی عمر ارمانوں اور امنگوں سے بھرپور ہوتی ہے۔ شباب کی مستیاں ہر لحظہ اکساتی ہیں کہ ع

این یک دم عمر کہ فرو اغاتی

لذاتِ دنیوی اپنی طرف رغبت دلاتی ہیں اور خواہشات کا ہجوم ہوتا ہے۔ شباب کی ان فتنہ انگیزیوں سے اگر کوئی مرد خدا دامن بچا کر نکل جائے تو اس کی خوش قسمتی کا کیا کہنا۔ سیدنا غوثِ اعظمؒ کی عمر بھی ۴۸۸ھ میں چھبیس سال کی تھی۔ دنیائے رنگ و بو کی رنگینیاں ہر طرف سے دعوتِ نظارہ دے رہی تھیں لیکن آپ نے اس دعوت کو ٹھکرا دیا اور عراق کے

Marfat.com

وسیع و عریض بے آب و گیاہ بیابانوں کو اپنا مسکن بنا لیا۔ دن رات ہولناک دشت و بیابان، جنگلات، ویرانوں اور خراب مقامات میں پھرتے رہتے۔ آج یہ صحرا قیامگاہ ہے تو کل وہ جنگل نہ وہ لوگوں کو جانتے تھے اور نہ لوگ انہیں پہچانتے تھے۔ ایک دفعہ وعظ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

"میں پچیس سال تک عراق کے ویرانوں اور جنگلوں میں پھرتا رہا ہوں اور چالیس سال تک صبح کی نماز عشار کے وضو سے پڑھی ہے اور پندرہ سال تک عشار کی نماز پڑھ کر ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر صبح تک قرآن حکیم ختم کرتا رہا ہوں۔ میں نے بسا اوقات تین سے چالیس دن تک بغیر کچھ کھائے پیئے گزارے ہیں۔"

شیخ ابوالمسعود بن ابوبکر حریمیؒ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ نے مجھے بتایا کہ سالہا سال تک میں اپنے نفس کو طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالتا رہا۔ ایک سال ساگ پات اور کوئی گری ہوئی چیز کھا لیتا اور پانی بالکل نہ پیتا۔ ایک سال صرف پانی پیتا اور کوئی چیز نہ کھاتا اور ایک سال بغیر کچھ کھائے پیئے گزار دیتا۔ حتیٰ کہ سونے سے بھی احتراز کرتا۔ کئی سال میں بغداد کے محلہ کرخ کے غیر آباد مکانوں میں مقیم رہا اس سارے عرصہ میں ایک خود رو بوٹی "کوندل" میری خوراک ہوتی تھی لوگ مجھے دیوانہ کہتے۔ میں صحرا میں نکل جاتا۔ آہ و زاری کرتا اور کانٹوں پر لوٹتا۔ حتیٰ کہ تمام بدن زخمی ہو جاتا۔ لوگ مجھے شفا خانے میں لے جاتے لیکن وہاں پہنچ کر مجھ پر حالت سکر طاری ہو جاتی۔ لوگ کہتے مر گیا ہے۔

Marfat.com

پھر میری تجہیز و تکفین کا انتظام کرتے اور غسل دینے کے لئے مجھے تختہ پر رکھ دیتے۔ اس وقت یک بیک مجھے ہوش آجاتا اور میں اٹھ کھڑا ہوتا۔"

ایک دفعہ آپ نے فرمایا:

"مجاہدات و ریاضات کے آغاز میں میری دشت نوردی کا عجیب ماجرا تھا کئی دفعہ میں اپنے آپ سے بے خبر ہو جاتا تھا اور کچھ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ کہاں پھر رہا ہوں۔ جب ہوش آتا تو اپنے آپ کو کسی دور دراز جگہ پر پاتا۔ ایک دفعہ بغداد کے قریب ایک صحرا میں مجھ پر اسی قسم کی کیفیت طاری ہوئی اور میں بے خبری کے عالم میں ایک عرصہ تک تیز دوڑتا رہا۔ جب ہوش میں آیا تو اپنے آپ کو نواحِ شستر میں پایا جو بغداد سے بارہ دن کی مسافت پر ہے میں اپنی حالت پر تعجب کر رہا تھا کہ ایک عورت میرے پاس سے گزری اور کہنے لگی۔ تم شیخ عبدالقادر ہو کر اپنی اس حالت پر متعجب ہو۔"

(۴)

خضر علیہ السلام سے ملاقات

سیدنا غوث اعظمؒ فرماتے ہیں کہ جب پہلے پہل میں نے عراق کے بیابانوں میں قدم رکھا تو میری ملاقات ایک نورانی صورت شخص سے ہوئی جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس شخص میں ایک عجیب طرح کی کشش تھی اور میری فراست باطنی کہتی تھی کہ یہ شخص رجال الغیب سے ہے۔ اس شخص نے مجھے کہا۔ "کیا تو میرے ساتھ رہنا چاہتا ہے؟"

میں نے کہا۔ "ہاں"

Marfat.com

اس شخص نے کہا۔ "تو پھر عہد کرو کہ میری مخالفت نہیں کرو گے اور جو میں کہوں گا اس پر عمل کرو گے۔"

میں نے کہا۔ "بہتر میں تمہاری مخالفت نہ کرنے اور تیرا کہا ماننے کا عہد کرتا ہوں۔"

اب اس شخص نے کہا۔ "اچھا تو پھر اسی جگہ بیٹھا رہ۔ جب تک میں نہ آؤں یہ جگہ مت چھوڑنا۔"

یہ کہہ کر وہ چلا گیا اور میں وہاں بیٹھ کر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو گیا حتیٰ کہ ایک برس گزر گیا۔ اب وہ شخص پھر آیا۔ ایک ساعت میرے پاس بیٹھا پھر اٹھ کھڑا ہوا اور کہا۔ "جب تک میں پھر تیرے پاس نہ آؤں یہیں بیٹھا رہ"۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا اور میں وہیں بیٹھ گیا۔ ایک سال بعد وہ پھر آیا تھوڑی دیر بیٹھا اور پھر مجھے وہیں بیٹھے رہنے کی تلقین کر کے چلا گیا۔ جب تیسرا برس بھی گزر گیا تو وہ شخص پھر نمودار ہوا۔ اس کے پاس روٹی اور دودھ تھا۔ اب اس نے کہا۔

"مرحبا اے جوانِ صالح۔ میرا نام خضر ہے مجھے حکم ہوا ہے کہ روٹی اور دودھ تیرے ساتھ کھاؤں"۔ چنانچہ ہم دونوں نے مل کر روٹی اور دودھ کھایا۔

آپ سے پوچھا گیا کہ "آپ ان تین سالوں میں کیا کھاتے تھے؟"

فرمایا: "لوگوں کی پھینکی ہوئی چیزیں۔"

Marfat.com

(۴)

پہلا سفر حج سیدنا غوث اعظمؒ نے پہلا سفر حج کب کیا؟ اس کے متعلق کتب سیر میں کوئی تصریح نہیں ہے البتہ اتنا وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ پہلا حج بیت اللہ آپ نے عین عالم شباب میں کیا اور قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حج آپ نے مجاہدات و ریاضات کے آغاز ہی میں کیا اذکار الابرار میں روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا:

میں نے پہلا حج بیت اللہ عنفوان شباب میں کیا۔ سفر حج کے دوران میں جب میں مینار ام القرون[1] کے پاس پہنچا تو میری ملاقات شیخ عدیؒ بن مسافر[2]

---

[1] منار ام القرون بغداد سے مکہ معظمہ کے راستہ میں تھا۔ مشہور سلجوقی سلطان الپ ارسلان کا بیٹا سلطان جلال الدولہ ملک شاہ ایک دفعہ حاجیوں کو وداع کرنے اپنے دارالخلافہ سے بہت دور تک آیا۔ واپسی میں اس نے ہزارہا جانور شکار کئے اور ان کے سینگوں اور کھروں سے یہ مینار بنوایا۔ اسی لئے اس کا نام منارۃ القرون (سینگوں کا منارہ) مشہور ہو گیا۔ اس مینارہ کو حادثات زمانہ نے غالباً صفحہ ہستی سے محو کر دیا ہے۔

---

[2] شیخ عدی بن مسافرؒ اموی اس دور کے مشہور اولیاء میں سے تھے۔ ان کی متعدد کرامات مشہور ہیں ۴۶۷ھ میں شام کے ایک گاؤں بیت فار میں پیدا ہوئے۔ طویل مجاہدات کے بعد کوہ ہکار میں گوشہ نشین ہو گئے۔ نوّے سال کی عمر میں ۵۵۷ھ میں واصل بحق ہوئے۔

Marfat.com

سے ہوئی۔ وہ بھی اس وقت نوجوان تھے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

"کہاں کا قصد ہے؟"

میں نے کہا۔ "حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظمہ جا رہا ہوں۔"

انہوں نے پوچھا۔ "کیا میں بھی آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں؟"

میں نے کہا۔ "بصد شوق۔"

چنانچہ اب ہم دونوں اکٹھے سفر کرنے لگے۔ کچھ دور گئے تھے کہ ہمیں ایک نقاب پوش حبشیہ لڑکی ملی۔ وہ میرے سامنے کھڑی ہوگئی اور غور سے مجھے دیکھتے ہوئے بولی۔

" اے جوان تو کہاں کا رہنے والا ہے؟"

میں نے کہا۔ "ارضِ گیلان کا باشندہ ہوں۔"

کہنے لگی۔ "اے مردِ خدا آج تو نے مجھے بہت تھکایا ہے۔" میں نے کہا "کیوں؟" اس نے کہا۔ "میں حبش میں تھی کہ مجھے حالتِ کشفی میں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل کو اپنے نور سے بھر دیا ہے اور اپنے فضل و کرم سے تجھے وہ کچھ عطا کیا ہے جو کسی دوسرے (ولی اللہ) کو نہیں دیا۔ اس مشاہدہ کے بعد میرے دل نے کہا کہ تیری زیارت کروں۔ چنانچہ تیری تلاش نے مجھے تھکا دیا ہے۔ اب میں نے تجھے دیکھا ہے تو جی چاہتا ہے کہ آج تمہارے ساتھ رہوں اور شام کو روزہ تمہارے ساتھ افطار کروں۔"

یہ کہہ کر وہ راستہ کے ایک طرف چلنے لگی اور ہم دوسری طرف۔ جب شام ہوئی تو ہمارے پاس آسمان سے ایک طباق نازل ہوا۔ اس

Marfat.com

طباق میں چھ روٹیاں، سرکہ اور سبزی تھی۔ یہ دیکھ کر اس حبشیہ نے کہا۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَکرَمَنِی وَ اَکرَمَ ضَیفِی اِنَّہٗ لِذٰلِکَ اَھلٌ فِی کُلِّ لَیلَۃٍ یَنزِلُ عَلَیَّ رَغِیفَانِ وَاللَّیلَۃَ سِتَّۃٌ اِکرَامًا لِلاَضیَافِ

"یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے میری اور میرے مہمان کی عزت کی۔ میرے لئے ہر رات دو روٹیاں اترا کرتی ہیں آج چھ نازل ہوئیں۔"

چنانچہ ہم نے دو روٹیاں اس سرکہ اور سبزی کے ساتھ کھالیں۔ پھر ہم پر تین کوزے پانی کے نازل ہوئے۔ ان کا پانی ایسا لذیذ اور شیریں تھا کہ زمین کے پانی کو اس سے کچھ نسبت ہی نہ تھی۔

پھر وہ عارفہ حبشیہ ہم سے رخصت ہوگئی اور ہم منزلوں پر منزلیں طے کرتے مکہ معظمہ جا پہنچے۔ ایک دن ہم طواف کر رہے تھے کہ عدی پر انوارِ الٰہی کا نزول ہوا وہ غش کھا کر گر پڑے اور ایسے بیہوش ہوئے کہ ان پر مردہ کا گمان ہوتا تھا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ وہی عارفہ حبشیہ شیخ عدیؒ کے سر پر کھڑی ہے اور انہیں ہلا ہلا کر کہہ رہی ہے۔

"جس اللہ نے تجھے مارا ہے وہی تجھے زندہ کرے گا۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے نورِ جلال کے سامنے کسی شے کے ٹھہرنے کی مجال نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ خود اسے قائم رکھے اور کائنات اس کے ظہورِ صفات کے وقت قائم نہیں رہتی بجز اس کے کہ وہ مدد کرے۔ اس رب ذوالجلال کے انوارِ مقدس نے ذہن و دماغ کو منجمد کر دیا ہے اور اہلِ عقل و علم کی آنکھیں چندھیا دی ہیں۔"

Marfat.com

عارفہ حبشیہ کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہی حضرت عدیؒ کو ہوش آگیا اور وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حالتِ طواف میں مجھ پر اپنے انوارِ مقدس نازل فرمائے اور میں نے ہاتفِ غیبی کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"اے عبدالقادر تجریدِ ظاہر ترک کر اور تفرید توحید اور تجرید تفرید اختیار کر۔ ہم تجھے اپنے نشانات سے عجائبات دکھائیں گے۔ پس اپنی مراد کو ہماری مراد سے مت ملا۔ ثابت قدم رہ۔ میری رضا کے سوا کسی کی رضا نہ مانگ۔ تیرے لئے ہمارا شہود دائمی ہے۔ خلقِ خدا کی فیض رسانی کے لئے بیٹھ جا کیونکہ ہمارے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں ہم تیرے وسیلہ سے اپنا مقرب بنائیں گے۔"

اس وقت مجھے اس عارفہ حبشیہ کی آواز آئی۔ کہہ رہی تھی:

"اے جوانِ صالح آج تیرا عجب رتبہ ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ تیرے سر پہ ایک نورانی شامیانہ ہے اور اس کے اردگرد آسمان تک فرشتوں کا ہجوم ہے اور تمام اولیاء اللہ کی نظریں تجھ پر لگی ہوئی ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور اس کے بعد میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔

یہ عارفہ حبشیہ کون تھی؟ اس کے متعلق تمام سیرت نگار خاموش ہیں۔ اتنا پتہ ضرور چلتا ہے کہ یہ عارفہ خاص الخاص مقربینِ الٰہی سے تھی اور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شوقِ دید نے اسے ہزار ہا میل کے سفر پر مجبور کر دیا تھا۔

Marfat.com

(۵)

شیاطین کے خلاف جنگ

حضرت غوث اعظمؒ نے ایک دفعہ فرمایا کہ مجاہدات اور ریاضات کے دوران میں دنیا کی خواہشات مجھے بار بار اپنی طرف راغب کرتی تھیں۔ لیکن رب کریم اپنے خاص فضل وکرم سے مجھے بچا لیتا تھا۔ شیاطین طرح طرح کی صورتیں بنا کر مجھ پر حملہ آور ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھتا۔ میرا نفس مجھ سے طرح طرح کی خواہشیں کرتا لیکن خداوند کریم مجھے اس پر غلبہ دیتا۔ جب شیاطین ڈراؤنی صورتیں بنا کر آگ اور شر سے مسلح ہو کر مجھ پر حملہ کرتے تو میں غیب سے یہ آواز سنتا۔

"اے عبدالقادر اٹھ اور سر میدان ان کا مقابلہ کر۔ ہماری تائید تمہارے شامل حال ہے۔"

چنانچہ میں ڈٹ کر ان کا مقابلہ کرتا اور وہ سب شکست کھا کر بھاگ جاتے۔ بعض دفعہ کوئی شیطان ثابت قدمی دکھاتا اور کسی طرح جانے کا نام نہ لیتا۔ اس وقت میں غضبناک ہو کر اس کے منہ پر ایک تھپڑ رسید کرتا تو وہ بھاگ کھڑا ہوتا۔ پھر میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتا تو وہ جل کر راکھ ہو جاتا۔

ایک دفعہ شیطان میرے پاس ایک بھونڈی اور کریہہ صورت میں آیا۔ اس سے نہایت سخت بدبو آرہی تھی۔ کہنے لگا۔ "میں ابلیس ہوں تم نے مجھے اور میرے شاگردوں کو تھکا دیا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں

Marfat.com

کہ تیری خدمت کروں ۔"

میں نے کہا۔ "اے لعین یہاں سے دفع ہو جا۔"

اس نے انکار کیا۔ یکایک میں نے دیکھا کہ ایک غیبی ہاتھ اس کے سر پر پڑا اور وہ زمین میں دھنس گیا۔

کچھ عرصہ بعد دوبارہ میرے پاس آیا اس وقت اس کے ہاتھ میں ایک کرۂ نار تھا کہ مجھ پر پھینکتا تھا اور غراتا تھا۔ اس وقت ایک شخص سفید گھوڑے پر سوار منہ پر ڈھاٹا باندھے ہوئے آیا اور مجھے ایک تلوار دی۔ میرا یہ تلوار ہاتھ میں لینا تھا کہ ابلیس اُلٹے پاؤں بھاگا۔

تیسری دفعہ میں نے ابلیس کو عجیب حالت میں دیکھا۔ وہ زمین پر بیٹھا آہ وزاری کر رہا تھا اور سر پر خاک ڈال رہا تھا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"اے عبدالقادر تو نے مجھے مایوس کر دیا ہے۔"

میں نے کہا۔ "اے ملعون دور ہو جا۔ میں ہمیشہ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔"

ابلیس نے آہِ سرد بھر کر کہا۔

"یہ بات میرے لئے اور بھی سخت ہے۔

پھر اس نے میرے اردگرد بہت سے جال اور پھندے پھیلا دیئے۔

میں نے کہا۔ "یہ کیا ہے؟"

اس نے کہا۔ "یہ دنیا کے جال اور پھندے ہیں جنھیں ہم تم جیسے لوگوں کو پھنساتے ہیں۔"

Marfat.com

تب میں نے ایک برس تک ان جالوں اور پھندوں کی طرف توجہ کی۔ حتیٰ کہ ایک ایک کرکے وہ سب ٹوٹ گئے۔

پھر بہت سے اسباب میرے قریب ظاہر ہوئے۔ میں نے کہا "یہ کیا ہے؟" مجھے بتایا گیا "یہ مخلوق کے تعلقات ہیں کہ تمہارے ساتھ ان کا رشتہ ہے۔" اب میں ان تعلقات کی طرف متوجہ ہوا اور ایک سال تک ان کے متعلق مجاہدہ کرتا رہا حتیٰ کہ وہ بھی سب ٹوٹ گئے۔

(۶)

تحیر خیز کیفیات سیدنا غوث اعظمؒ سے روایت ہے کہ مجاہدات کے دوران میں تحیر خیز کیفیات مجھ پر طاری ہوئیں۔ کبھی مجھے میرے باطن اور نفس کا مشاہدہ کرایا گیا اور کبھی مجھے فقر و غنا اور شکر و توکل کے دروازوں سے گزارا گیا۔ جب مجھے باطن کا مشاہدہ کرایا گیا تو اس کو بہت سے علائق سے ملوث پایا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ میرے اختیارات اور ارادے ہیں۔ میں نے ایک سال تک ان کے خلاف مجاہدہ کیا۔ حتیٰ کہ یہ سب علائق منقطع ہو گئے پھر مجھے اپنے نفس کا مشاہدہ کرایا گیا۔ میں نے اس میں بھی کئی امراض دیکھے۔ سال بھر تک میں نے ان کے خلاف جنگ کی۔ حتیٰ کہ یہ امراض جڑ سے اکھڑ گئے اور میرا نفس تابع الٰہی ہو گیا۔

پھر میں توکل کے دروازہ پر آیا تو وہاں بہت بڑا ہجوم دیکھا۔ میں اس ہجوم کو چیر کر نکل گیا۔

پھر شکر کے دروازے پر آیا تو وہاں بھی یہی حال تھا۔ میں اس میں

Marfat.com

سے بھی گزر گیا۔

پھر غنا و مشاہدہ کے دروازوں پر آیا تو انہیں بالکل خالی پایا۔ اندر داخل ہوا تو وہاں روحانی خزائن کی انتہا نہیں تھی۔ ان میں مجھے حقیقی غنا، عزت اور مسرت بیسر ہوئی۔ میری ہستی میں انقلاب پیدا ہو گیا اور مجھے وجودِ ثانی عطا ہوا۔

ایک دفعہ مجھ پر ایک عجیب وجدانہ کیفیت طاری ہوئی۔ میں نے بے اختیار ایک ہولناک چیخ ماری۔ کچھ صحرائی رہزن میرے قریب خیمہ زن تھے۔ وہ گھبرا گئے کہ شاید حکومت کی فوج آگئی ہے۔ بھاگتے ہوئے میرے پاس سے گزرے تو مجھے بے ہوش پڑا پایا۔ کہنے لگے۔ "اوہو یہ تو عبدالقادر دیوانہ ہے۔ اس اللہ کے بندے نے ہمیں خواہ مخواہ ڈرا دیا۔"

(۷)

بے مثل استقامت

ہر قسم کے علوم ظاہری و باطنی میں کامل دستگاہ اور کثرتِ مجاہدات و ریاضات نے آپ کو نہ صرف استقامت کا پہاڑ بنا دیا تھا بلکہ حق و باطل اور نور و ظلمت میں امتیاز کرنے کی تمیزِ کلی عطا کر دی تھی۔ آپ اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہو گئے تھے کہ شریعتِ حقہ میں قیامت تک تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ جو احکام شریعت کا مخالف ہو وہ بلاشبہ شیطان ہے۔ آپ کے صاحبزادے شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسےٰ فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں ایک بے آب و گیاہ

Marfat.com

بیابان میں پھر رہا تھا۔ پیاس سے زبان پر کانٹے پڑے ہوئے تھے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ بادل کا ایک ٹکڑا میرے سر پر نمودار ہوا اور اس میں سے ٹپ ٹپ بوندیں گرنے لگیں۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ بارانِ رحمت ہے۔ چنانچہ بارش کے اس پانی سے میں نے اپنی پیاس بجھائی اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔

پھر میں نے دیکھا کہ ایک عظیم الشان روشنی نمودار ہوئی جس سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے۔ اس میں ایک صورت نمودار ہوئی اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں۔ میں نے تیرے لئے سب چیزیں حلال کر دی ہیں۔"

میں نے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم پڑھ کر اسے دھتکار دیا وہ روشنی فوراً ظلمت سے بدل گئی اور وہ صورت دھواں بن گئی۔ اس دھوئیں سے میں نے یہ آواز سنی۔ "اے عبدالقادر خدا نے تم کو تمہارے علم و تفقہ کی بدولت میرے مکر سے بچا لیا۔ ورنہ میں اپنے اس مکر سے ستر صوفیہ کو گمراہ کر چکا ہوں۔"

میں نے کہا۔ "بے شک میرے مولائے کریم کا کرم ہے جو میرے شاملِ حال ہے۔"

سیدنا غوثِ اعظمؒ سے پوچھا گیا۔ "یا حضرت آپ نے کیسے جانا کہ وہ شیطان ہے۔"

فرمایا۔ "اس کے یہ کہنے سے کہ اے عبدالقادر میں نے حرام چیزیں تیرے

Marfat.com

لئے حلال کر دیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فحش باتوں کا حکم نہیں دیتا۔

(۸)

برج عجمی میں قیام بغداد کے قریب ایک ویرانے میں ایک پرانا برج تھا۔ سیدنا غوث اعظمؒ فرماتے ہیں کہ میں اس برج میں گیارہ برس تک ٹھہرا ہوں اور میرے اس طویل قیام کی وجہ سے ہی لوگ اسے عجمی برج کہنے لگے۔ میں اس برج میں ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتا۔ میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ میں اسوقت تک نہ کھاؤں گا جب تک مجھے کوئی منہ میں لقمہ دے کر نہ کھلائے گا اور اس وقت تک پانی نہیں پیوں گا جب تک مجھے پانی پلایا نہ جائے گا۔ چنانچہ ایک دفعہ متواتر چالیس دن تک میں نے نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا۔ چالیس دن کے بعد ایک شخص آیا اور روٹی اور سالن میرے سامنے رکھ کر چلا گیا۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے میرے نفس نے چاہا کہ یہ کھانا کھالے لیکن میرے ضمیر نے آواز دی خدا کی قسم میں اپنا عہد نہیں توڑوں گا اور جب تک کھانا مجھے کھلایا نہ جائے گا نہیں کھاؤں گا۔ پھر میں نے اپنے اندر ایک شور سنا جس سے ہائے بھوک ہائے بھوک کی آواز سنائی دیتی تھی۔ میں نے اس طرف کچھ التفات نہ کیا۔ اسی اثناء میں حضرت شیخ ابوسعید مخزمیؒ کا گزر ادھر سے ہوا ان کی فراست باطنی نے یہ شور سنا تو میرے قریب تشریف لائے اور پوچھا "اے عبدالقادر یہ شور کیسا ہے"؟

میں نے کہا "یہ خواہش نفس کا اضطراب ہے ورنہ روح تو مطمئن ہے

Marfat.com

اور یادِ الٰہی میں مشغول ہے۔"
انہوں نے کہا۔"بابِ ازج تک آؤ کہ وہاں میرا گھر ہے۔" یہ کہہ کر چلے گئے۔
میں نے دل میں کہا۔"یہاں سے تو اب کسی بات ہی سے نکلوں گا۔"
ابھی میں یہی سوچ رہا تھا کہ خضر علیہ السلام کا نزول اجلال برج عجمی میں ہوا۔ آپ نے فرمایا۔"اُٹھ اور ابوسعید کے گھر جا۔"
چنانچہ میں اٹھ کھڑا ہوا اور شیخ ابوسعید کے گھر پہنچا۔ وہ دروازے پر کھڑے میرا انتظار کر رہے تھے فرمانے لگے۔
"عبدالقادر کیا میرا کہنا کافی نہ تھا کہ خضر علیہ السلام کے کہنے کی ضرورت پڑی۔"
یہ کہہ کر مجھے گھر کے اندر لے گئے اور اپنے ہاتھ سے مجھے روٹی کھلاتے رہے تا کہ میں خوب سیر ہو گیا۔

Marfat.com

۱۰
دسواں باب

خرقۂ ارادت

(۱)

بیعت سیدنا غوثِ اعظمؒ کے ورودِ بغداد کے وقت حضرت ابوالخیر حماد بن مسلم الدباسؒ اور حضرت قاضی ابوسعید مبارک مخزمیؒ علوم طریقت کے مسلّم رہنما تھے۔ دونوں اولیائے کامل تھے۔ سیدنا غوث اعظمؒ نے ان دونوں بزرگوں سے بے شمار فیوض روحانی حاصل کئے لیکن ابھی بیعت وارادت کے رشتے میں منسلک ہونا باقی تھا۔ جب آٹھ سال کی طویل مدت میں ہر قسم کے علوم میں یکتا ہو گئے اور پھر پچیس سال کے بےمثال مجاہدات و ریاضات کے بعد آپ کو پورا تزکیۂ نفس حاصل ہو گیا تو وقت آگیا کہ آپ کا ہاتھ کسی پیرِ طریقت کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ چنانچہ منشائے الٰہی کے مطابق آپ حضرت قاضی ابوسعید مبارک مخزمیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کر کے ان کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے شیخ ابوسعید مبارکؒ کو اپنے اس عظیم المرتبت مرید پر بےحد ناز تھا۔

Marfat.com

اللہ تعالٰی نے خود انہیں اس شاگردِ رشید کے مرتبہ سے آگاہ کر دیا تھا
ایک دن حضرت غوث اعظم ان کے پاس مسافر خانے میں بیٹھے تھے۔ کسی
کام کے لئے اٹھ کر باہر گئے تو قاضی ابوسعید مبارکؒ نے فرمایا:

"اس جوان کے قدم ایک دن تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہوں گے اور اس کے زمانے کے تمام اولیاء اس کے آگے انکساری کریں گے۔"

(۲)

خرقۂ ولایت

حضرت قاضی ابوسعید مبارک مخزومیؒ جب سیدنا غوث اعظمؒ سے بیعت لے چکے تو ان کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا
حضرت غوث اعظمؒ فرماتے ہیں میرے شیخ طریقت جو لقمہ میرے منہ میں ڈالتے تھے وہ میرے سینہ کو نورِ معرفت سے بھر دیتا تھا۔
پھر حضرت شیخ ابوسعید مبارکؒ نے آپ کو خرقۂ ولایت پہنایا اور فرمایا:

"اے عبدالقادر یہ خرقہ جناب سرورِ کائنات رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو عطا فرمایا۔ انہوں نے خواجہ حسن بصریؒ کو عطا فرمایا اور ان سے دست بدست مجھ تک پہنچا۔"

یہ خرقہ زیب بدن کر کے حضرت غوث اعظمؒ پر بیش از پیش انوارِ الٰہی کا نزول ہوا۔

(۳)

خرقۂ مبارک کی سند

سیدنا غوث اعظمؒ کا خرقۂ ولایت جن واسطوں سے آپ تک پہنچا ان

Marfat.com

کی تفصیل حسب ذیل ہے :

سرورِ کونین محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ابوالحسن علی بن محمد القرشی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ابوسعید مبارک بن علی مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۱
گیارھواں باب

مسندِ ارشاد و اصلاح

(۱)

دنیائے اسلام کی عمومی حالت ۴۸۸ھ میں جب حضرت غوث الاعظمؒ بغداد تشریف لائے دنیائے اسلام طرح طرح کے فتنوں کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔ ایک طرف فتنۂ خلقِ قرآن، اعتزال اور باطنیت کی تحریکیں مسلمانوں کے لئے خطرۂ ایمان بنی ہوئی تھیں۔ دوسری طرف علماءِ سوء اور نام نہاد صوفی لوگوں کے دین و ایمان پر ڈاکا ڈال رہے تھے۔ مرکزِ اسلام بغداد میں بدکاری، فسق اور منافقت کا بازار گرم تھا۔ خلافتِ بغداد دن بدن زوال پذیر تھی۔ سلجوقی آپس میں لڑ رہے تھے۔ جس سلطان کی طاقت بڑھ جاتی بغداد میں اسی کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا۔ عباسی خلیفہ دم نہ مار سکتا تھا۔ باطنیہ تحریک کے پیروؤں نے ملک میں اودھم مچا رکھا تھا۔ کسی اہلِ حق کی جان و عزت محفوظ نہیں تھی۔

Marfat.com

جب حضرت غوث اعظم نے ۴۹۶ھ میں علوم کی تکمیل کی تو باطنیوں کا فتنہ عروج پر تھا۔ یہاں تک کہ حجاج کے قافلے بھی ان کی ستم رانیوں سے محفوظ نہیں تھے۔ دوسری طرف پہلی صلیبی جنگ کا آغاز ہو چکا تھا اور تمام مسیحی دنیا کی متحدہ قوت نے عالم اسلام پر یلغار کر دی تھی۔ یہ خلیفہ مستظہر باللہ کا دور حکومت تھا جو ۴۸۷ھ سے ۵۱۲ھ تک رہا۔ اس خلیفہ کی بیدار مغزی کی وجہ سے خود بغداد سیاسی لحاظ سے نسبتاً پرسکون تھا اور یہی وقت تھا جب سیدنا غوث اعظمؒ تحصیل علم میں مشغول تھے۔ ۴۹۶ھ میں تکمیلِ علوم کے بعد آپ نے علائق دنیوی سے قطع تعلق کر لیا اور ۵۲۱ھ تک مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہے۔ اس وقت دنیائے اسلام کی سیاسی ابتری میں کچھ کمی ہو گئی تھی۔ لیکن عام لوگوں کا اخلاقی انحطاط انتہا کو پہنچ چکا تھا اور جو فتنے ۴۸۸ھ میں چنگاری تھے وہ اب شعلہ بن چکے تھے۔ یہی وقت تھا جب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ صلاح و تقوےٰ سے آراستہ، مزاج شریعت سے آشنا اور کتاب و سنت کے علوم سے مسلح ہو کر میدانِ جہاد میں اترے اور مجالس ارشاد و تربیت اور اجتماعاتِ صلاح و ہدایت کے ذریعے باطل کے خلاف جنگ کا آغاز کر دیا۔

(۲)

رسول اکرمؐ کی زیارت مسند ارشاد و اصلاح پر جلوہ افروز ہونے سے پہلے ۱۶ شوال ۵۲۱ھ سہ شنبہ کے دن دوپہر کے وقت آپ نے خواب میں دیکھا کہ سرور کونینؐ تشریف لائے ہیں اور

Marfat.com

فرماتے ہیں :-

" اے عبدالقادر تم لوگوں کو گمراہی سے بچانے کیلئے وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے ۔"

آپ نے عرض کیا ۔" یا رسول اللہ ﷺ میں ایک عجمی ہوں ۔عرب کے فصحاء کے سامنے کیسے بولوں ۔"

حضور ﷺ نے فرمایا ۔" اپنا منہ کھولو ۔"

آپ نے حضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کی ۔ سرورِ کائنات ﷺ نے اپنا لعابِ دہن سات بار آپ کے منہ میں ڈالا اور پھر حکم دیا ۔

" جاؤ قوم کو وعظ و نصیحت کرو اور ان کو اللہ کے راستے کی طرف بلاؤ ۔"

(۳)

پہلا وعظ خواب سے بیدار ہو کر حضرت نے ظہر کی نماز پڑھی اور وعظ کے لئے بیٹھ گئے ۔ اس وقت بہت سے لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے ۔ آپ کچھ جھجکے ۔ یکایک کشفی حالت طاری ہوئی ۔آپ نے دیکھا کہ شیرِ خدا علی کرم اللہ وجہہ آپ کے سامنے کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں ۔" وعظ شروع کیوں نہیں کرتے ؟"

آپ نے عرض کیا ۔" ابا جان میں گھبرا گیا ہوں ۔"

شیرِ خدا نے فرمایا ۔" اپنا منہ کھولو ۔"

آپ نے اپنا منہ کھولا تو حضرت علی مرتضیٰ رض نے اپنا لعابِ دہن چھ بار آپ کے منہ میں ڈالا ۔

Marfat.com

آپ نے عرض کیا: "یا حضرت آپ نے سات مرتبہ اپنے لعاب دہن سے مجھے کیوں نہیں مشرف فرمایا؟"

شیر خداؓ نے فرمایا۔ "یہ ہادیٔ اکرمؐ کا پاس ادب ہے۔"

یہ فرما کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ غائب ہو گئے اور آپ نے وعظ کا آغاز کر دیا۔ لوگ آپ کی فصاحت و بلاغت دیکھ کر دنگ رہ گئے اور بڑے بڑے فصحاء کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔

(۴)

رجوعِ عام ابتدا میں آپ نے درس و تدریس اور وعظ و ہدایت کا سلسلہ اپنے شیخ طریقت جناب ابوسعید مخرمیؒ کے مدرسہ میں شروع کیا۔ سارا بغداد اور اطراف و اکناف کے لوگ آپ کے مواعظ حسنہ پر ٹوٹ پڑے اور آپ کی شہرت چند دنوں میں سارے عراق، شام، عرب اور عجم میں پھیل گئی۔ ہجوم خلق کی وجہ سے مدرسے میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہتی اور لوگ مدرسہ کے باہر شارع عام پر بیٹھ جاتے۔ آخر ۵۲۸ھ میں قرب و جوار کے مکانات شامل کر کے مدرسہ کو وسیع کر دیا گیا۔ لیکن یہ وسیع و عریض عمارت بھی لوگوں کے بے پناہ ہجوم کا احاطہ نہ کر سکتی تھی اور آپ کا منبر شہر سے باہر عیدگاہ کے وسیع میدان میں رکھا جاتا تھا۔ حاضرین مجلس کی تعداد بسا اوقات ستر ہزار بلکہ اس سے بھی بڑھ جاتی تھی۔ آپ کے مواعظ و خطبات قلم بند کرنے کے لئے ہر مجلس میں چار سو دواتیں ہوا کرتی تھیں اور دو قاری ہر مجلس وعظ میں بغیر الحان کے

Marfat.com

بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ کی عالمگیر شہرت دور دراز مقامات سے شائقین کو آپ کی مجالس وعظ میں کھینچ لاتی تھی آپ عام طور پر ہفتہ میں تین بار وعظ فرمایا کرتے تھے۔ جمعۃ المبارک اور سہ شنبہ کی شام کو اور یک شنبہ کی صبح کو۔

ان پُر اثر مواعظِ حسنہ کا سلسلہ پورے چالیس برس یعنی ۵۲۱ھ سے ۵۶۱ھ تک جاری رہا۔

(۵)

وعظ کی اثر انگیزی سیدنا غوثِ اعظمؒ کا وعظ حکمت و دانش کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا تھا۔ اس کی تاثیر کا یہ عالم ہوتا تھا کہ لوگوں پر وجد کی کیفیت طاری ہوجاتی تھی۔ بعض لوگ جوش میں آکر اپنے کپڑے پھاڑ ڈالتے تھے، بعض بے ہوش ہوجاتے تھے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ مجلسِ وعظ میں ایک دو آدمی غشی کی حالت میں داصل بحق ہوگئے۔ اکثر اوقات غیر مسلم بھی آپ کی مجالسِ وعظ میں شرکت کرنے آتے آپ کا وعظ سن کر انہیں کلمۂ شہادت پڑھ لینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہتا جو گمراہ مسلمان آپ کا وعظ سن لیتا صراطِ مستقیم اختیار کرلیتا۔ مشہور ہے کہ آپ کی مجلس وعظ میں بکثرت رجال (جن و ملائک) بھی شرکت کرتے تھے۔ آپ کے وعظ کی اثر انگیزی سے ان کے لباس اور ٹوپیاں شعلۂ فروزاں بن جاتیں اور شدت جذبات سے ان میں اضطراب بپا ہوجاتا۔

Marfat.com

آپ کی آواز نہایت کڑک دار تھی جسے دور و نزدیک بیٹھنے والے تمام لوگ یکساں سنتے تھے۔ ہیبت کا یہ عالم تھا کہ دورانِ وعظ کسی کی مجال نہ تھی کہ بات کرے، ناک صاف کرے، تھوکے یا ادھر ادھر اٹھ کر جائے۔ وعظ قدرے سرعت سے فرماتے تھے کیونکہ الہاماتِ ربانی کی بے پناہ آمد ہوتی تھی۔ اس دور کے اکثر نامور مشائخ آپ کی مجالسِ وعظ میں بالالتزام شریک ہوتے تھے۔ مجالسِ وعظ میں بکثرت کرامات آپ سے سرزد ہوئیں جن کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا۔ آپ کے مواعظ دلوں پر بجلی کا اثر کرتے تھے۔ ان میں بیک وقت شوکت و عظمت بھی تھی اور دلآویزی اور حلاوت بھی۔ رسولِ اکرمؐ کے نائب خاص تھے۔ عارفِ کامل تھے۔ اس لئے ہر وعظ سامعین کے حالات و ضروریات کے مطابق ہوتا تھا۔ لوگ جب بغیر پوچھے اپنے شبہات اور قلبی امراض کا جواب پاتے تھے تو ان کو روحانی سکون حاصل ہو جاتا تھا۔ آپ کے مواعظِ حسنہ کے الفاظ آج بھی دلوں میں حرارت پیدا کر دیتے ہیں اور ان میں بے مثال تازگی اور زندگی محسوس ہوتی ہے۔

(۶)

نورِ ہدایت کی ضیاپاشیاں

آپ کے شاگرد شیخ عبداللہ جبائیؒ کا بیان ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مواعظِ حسنہ سے متاثر ہو کر ایک لاکھ سے زائد فساق و فجار اور بداعتقاد لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور ہزارہا یہودی اور عیسائی دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

Marfat.com

سیّدنا غوث اعظمؒ نے خود ایک موقع پر فرمایا:

"میری آرزو ہوتی ہے کہ ہمیشہ خلوت گزیں رہوں۔ دشت و بیاباں میرا مسکن ہوں۔ نہ مخلوق مجھے دیکھے نہ میں اس کو دیکھوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی بھلائی منظور رہی ہے۔ میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد عیسائی اور یہودی مسلمان ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ سے زیادہ بدکار اور فسق و فجور میں مبتلا لوگ توبہ کر چکے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔"

تمام مورخین متفق ہیں کہ بغداد کے باشندوں کا بڑا حصہ حضرت کے ہاتھ پر توبہ سے مشرف ہوا اور نہایت کثرت سے عیسائی، یہودی اور دوسرے غیر مذاہب کے لوگ مشرف باسلام ہوئے۔ آپ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی جس میں بدکار لوگ آپ کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتے ہوں یا غیر مسلم دینِ حق کی آغوش میں نہ آتے ہوں۔

ایک دفعہ آپ کی مجلسِ وعظ میں عرب کے تیرہ عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور پھر بیان کیا کہ کچھ عرصہ سے اسلام کی طرف مائل تھے لیکن کسی مردِ حق کی جستجو میں تھے جو ہمارے قلوب کی سیاہی بالکل دھو ڈالے۔ ایک دن ہمیں غیب سے آواز آئی۔

"تم لوگ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس بغداد جاؤ وہ تمہیں مشرف باسلام کر کے تمہارے سینوں میں نورِ ایمان بھر دیں گے۔"

چنانچہ ہم اسی غیبی اشارہ کے ماتحت بغداد آئے اور الحمدللہ کہ ہمارے سینے نورِ ہدایت سے معمور ہو گئے۔

Marfat.com

اسی طرح ایک دفعہ ایک عیسائی راہب (MONK) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کا نام سنان تھا۔ صحائفِ قدیمہ کا زبردست عالم تھا۔ اس نے حضرت رح کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا اور پھر مجمع عام میں کھڑے ہو کر بیان کیا۔

"صاحبو! میں ارضِ یمن کا رہنے والا ہوں۔ مدت سے دنیا سے قطع تعلق کر کے راہبانہ زندگی گزار رہا تھا۔ کچھ عرصہ سے مجھ پر دینِ اسلام کی حقانیت روشن ہو گئی تھی لیکن اس دین کے پیروؤں کی عام اخلاقی حالت دیکھ کر قبول اسلام میں متردد تھا۔ میں نے عہد کیا تھا کہ اہلِ اسلام سے جو شخص سب سے زیادہ متقی اور صالح دیکھوں گا اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر دوں گا۔ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ "اے سنان! بغداد جا کر شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو۔ اس وقت کرۂ ارض پر ان سے بڑھ کر کوئی شخص متقی اور متدین نہیں ہے اور اس وقت وہ تمام اہلِ زمین سے افضل ہیں۔"

چنانچہ جناب مسیح علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق میں سیدھا حضرت کی خدمت میں آیا اور الحمد للہ کہ جیسا سنا تھا ان کو ویسا ہی پایا۔

شیخ موفق الدین ابن قدامہ صاحب مغنی کا بیان ہے: "میں نے کسی شخص کی آپ سے بڑھ کر تعظیم و تکریم ہوتے نہیں دیکھی۔ آپ کی مجالسِ وعظ میں بادشاہ وزراء اور امراء نیازمندانہ حاضر ہوتے تھے اور عام لوگوں کے ساتھ مؤدبانہ اور خاموش بیٹھ جاتے تھے علماء اور فقہاء کا تو کچھ شمار ہی نہ تھا۔"

Marfat.com

اپنے وعظ میں مطلق کسی کی رورعایت نہیں رکھتے تھے اور جو بات حق ہوتی برملا کہہ دیتے خواہ اس کی زد کسی بڑے سے بڑے آدمی پر پڑتی۔ آپ کی اسی بے باکی اور اعلائے کلمۃ الحق میں بے مثال جرأت کی وجہ سے آپ کے مواعظ ایسی شمشیر براں بن گئے تھے جو معصیت وطغیان کے جھاڑ جھنکار کو ایک ہی وار میں قطع کر دے۔

ایک دفعہ خلیفہ کے محلات کا ناظم عزیز الدین آپ کی مجلس میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ آیا۔ یہ شخص خلیفہ کا معتمد خاص اور مقرب تھا اور بڑا صاحب اثر امیر تھا۔ اس کے آتے ہی آپ نے اپنی تقریر کا موضوع بدل دیا اور اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"تم سب کی یہ حالت ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کی بندگی کرتا ہے اللہ کی بندگی کون کرتا ہے۔"

اس کے بعد آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"کھڑا ہو۔ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھ دے تاکہ اس فانی گھر یعنی دنیا سے بھاگ کر رب العالمین کی طرف لپکیں اور اس کی رسی کو تھام لیں عنقریب تجھ کو خدا کی طرف لوٹنا ہو گا اور وہ تیرے اعمال کا محاسبہ کرے گا۔"

غرض وعظ و نصیحت میں آپ کی بے باکی بے مثال تھی۔ بعض اوقات اس میں نہایت تیزی اور تندی پیدا ہو جاتی تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ لوگوں کے دلوں پر میل جم گیا ہے۔ جب تک اسے زور سے رگڑا نہیں جائے گا،

Marfat.com

دور نہ ہوگا۔ میری سخت کلامی انشا ، اللہ ان کے لئے آب حیات ثابت ہو گی
ایک دفعہ اپنے وعظ کے متعلق آپ نے فرمایا:

"میرا وعظ کے منبر پر بیٹھنا تمہارے قلوب کی اصلاح و تطہیر کے لئے ہے نہ کہ الفاظ کے الٹ پھیر اور تقریر کی خوشنمائی کے لئے ہے۔ میری سخت کلامی سے مت بھاگو کیونکہ میری تربیت اس نے کی ہے جو دینِ خداوندی میں سخت تھا۔ میری تقریر بھی سخت ہے اور کھانا بھی سخت اور روکھا سوکھا ہے۔ پس جو مجھ سے اور میرے جیسے لوگوں سے بھاگا اس کو فلاح نصیب نہیں ہوئی۔ جن باتوں کا تعلق دین سے ہے، ان کے متعلق جب تو بے ادب ہے تو میں تجھ کو چھوڑوں گا نہیں اور نہ یہ کہوں گا کہ اس کو کئے جا۔ تو میرے پاس آئے یا نہ آئے پروا نہ کروں گا۔ میں قوت کا خواہاں خدا سے ہوں نہ کہ تم سے۔ میں تمہاری گنتی اور شمار سے بے نیاز ہوں۔"

Marfat.com

۱۲
بارھواں باب

درس وافتاء

(۱)

درس وتدریس سیدنا غوثِ اعظمؒ نے ایک طرف تو باطل کے مورچوں پر عوامی خطبات کے ذریعے حملہ کیا۔ دوسری طرف درس و تدریس اور افتاء کے ذریعے اقامت دین کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا۔ ایک روایت ہے کہ آپ کے مواعظ کا آغاز تو ۵۲۱ھ میں ہو گیا تھا۔ لیکن باقاعدہ درس و تدریس اور فتویٰ نویسی آپ نے ۵۲۸ھ میں شروع کی۔ بہر صورت دور دراز سے لوگ آپ سے علوم شریعت وطریقت حاصل کرنے کے لئے جوق در جوق آتے۔ آپ پوری توجہ سے ان کی علمی تشنگی دور کرتے اور وہ علم کے اس بحر زخار سے سیراب ہو کر گھروں کو لوٹتے۔ چند سالوں کے اندر اندر آپ کے تلامذہ اور ارادت مند تمام عراق، عرب، شام اور دوسرے ممالک میں پھیل گئے۔

مدرسہ میں روزانہ ایک سبق تفسیر کا، ایک حدیث کا، ایک فقہ کا اور

Marfat.com

ایک اختلاف ائمہ اہل سنت اور ان کے دلائل کا ہوتا ۔ علاوہ ازیں علوم طریقت کے متلاشیوں کو رموز شریعت سمجھائے جاتے تھے ۔ ظہر کے بعد تجوید کی تعلیم ہوتی تھی ۔ مذہب اہل سنت کو آپ کے درس و تدریس سے بڑا فروغ حاصل ہوا اور اس کے مقابلہ میں بداعتقادی اور بدعات کا بازار سرد پڑ گیا ۔ آپ خود عقائد و اصول میں امام احمد بن حنبلؒ اور محدثین کے مسلک پر تھے ۔ آپ کی تعلیمی جد و جہد نے اہل سنت کی شان بڑھادی اور دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں ان کا پلڑا بھاری ہو گیا ۔

(۲)

اکابر تلامذہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی ذات گرامی ایک جوئے علم تھی جس سے لاتعداد لوگ فیضیاب ہوئے ۔ آپ کے تمام شاگردوں کا شمار کرنا تو ناممکنات سے ہے البتہ جو شاگردانِ رشید شہرت و ناموری کے آسمان پر آفتاب بن کر چمکے ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

۱۔ شیخ ابو محمد عبداللہ بن ابوالحسن الجبائیؒ
۲۔ شیخ عمر بن مسعود البزازیؒ
۳۔ شیخ عبدالمنعم بن علی الحرانیؒ
۴۔ شیخ عبداللہ بطائحیؒ
۵۔ شیخ عبداللہ بن الحسین بن العکبریؒ
۶۔ شیخ عثمان الیاسریؒ
۷۔ شیخ تاج الدین بن بطہؒ

Marfat.com

۸۔ شیخ عمر بن المدائنیؒ
۹۔ شیخ محمد بن ابوالمکارم الحجۃ الیعقوبیؒ
۱۰۔ شیخ عبدالرحمٰن بن بقاؒ
۱۱۔ شیخ عبدالکریم بن محمد المعبیریؒ
۱۲۔ شیخ محمد یوسف بن منظر العاقولیؒ
۱۳۔ شیخ عبدالعزیز بن ابونصر الجنابذیؒ
۱۴۔ شیخ علی بن النفیس المامونیؒ
۱۵۔ شیخ محمد الخالؒ
۱۶۔ شیخ محمد بن احمد المؤذنؒ
۱۷۔ شیخ علی بن ابوبکر بن ادریسؒ
۱۸۔ شیخ احمد بن مطیعؒ
۱۹۔ شیخ یوسف ہبۃ اللہ الدمشقیؒ
۲۰۔ شیخ عبداللطیف محمد الحرانیؒ وغیرہ

دوسرے لوگوں کے علاوہ آپ کے بیٹوں، پوتوں، نواسوں نے بھی آپ سے علم حاصل کیا۔ آپ نے گھر کے اندر اور باہر ان کی تعلیم و تربیت پر پوری توجہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ علوم و فضائل میں آپ کے سچے جانشین ثابت ہوئے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

آپ کے فرزند سید تاج الدینؒ۔ عبدالرزاقؒ۔ سید محمدؒ۔ سید عیسیٰؒ۔ سید یحییٰؒ۔ سید عبدالوہابؒ۔ سید عبدالعزیزؒ۔ سید عبدالجبارؒ۔ سید ابراہیمؒ

Marfat.com

سیّد موسیٰ رحؒ

آپ کے پوتے سیّد عبد السلامؒ۔ سیّد سلیمانؒ۔ سیّد عبد الرحیمؒ۔ سید ابو المحاسنؒ فضل اللہؒ۔ سیّد اسمٰعیلؒ۔ سیّد محمدؒ۔ سیّدہ سعادہؒ۔ سیدہ عائشہؒ۔ سیدہ زہرہؒ۔

آپ کے نواسے سید عفیف الدّین بن مبارکؒ۔ الفتح الربانی و الفیض الرحمانی آپ کی تصنیف ہے۔

(۳)

فتوےٰ نویسی آپ کے علم وفضل کا جب چار دانگ عالم میں شہرہ ہوا تو ہر طرف سے بکثرت استفتاء آنے لگے۔ آپ بالعموم مذہب حنبلی اور مذہب شافعی کے مطابق فتویٰ دیتے۔ فتویٰ نویسی کی سرعت کا یہ عالم تھا کہ کبھی کوئی استفتاء آپ کے پاس رات بھر بھی نہیں رہا اور نہ کبھی آپ کو فتوےٰ دینے میں غور و فکر کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ آپ استفتاء پڑھتے ہی اس کا جواب تحریر فرما دیتے تھے۔ علمائے عراق آپ کے فتاویٰ کی صحت اور جواب کی سرعت پر بے حد تعجب کرتے اور بہت تعریف کرتے۔ شیخ موفق الدین بن قدامہؒ کا بیان ہے کہ ہم ۵۶۱ھ میں بغداد پہنچے۔ اس وقت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا علم و فضل اور درس و افتاء میں کوئی ہمسر نہ تھا۔ طالب علموں اور فتاویٰ کے سائلوں کو آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے کی حاجت نہ تھی۔

آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ تاج الدین عبد الرزاقؒ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بلادِ عجم سے آپ کے پاس ایک استفتاء آیا جو اس سے پہلے اکثر علماء

Marfat.com

عراق کے سامنے پیش ہو چکا تھا مگر کسی نے اس کا تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا۔ استفتاء کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ کوئی ایسی عبادت کرے گا جس میں عبادت کے وقت کوئی دوسرا شریک نہیں ہوگا۔ اگر وہ ایسی عبادت نہ کر سکے تو اس کی بیوی کو تین طلاق۔ ایسی عبادت کون سی ہو سکتی ہے؟

تمام علماء اس کا جواب دینے سے قاصر تھے۔ جب سیدنا حضرت غوث اعظمؓ کے پاس یہ استفتاء آیا تو آپ نے فوراً اس پر یہ فتوے دیا کہ وہ شخص مکہ معظمہ چلا جائے۔ مطاف اس کے لئے خالی کر دیا جائے اور وہ ایک ہفتہ تک تنہا طواف کرے۔

یہ جواب سُن کر علماء حیران رہ گئے کیونکہ یہی ایک صورت تھی جس میں وہ شخص تنہا عبادت کر سکتا تھا اور اس کی قسم پوری ہو سکتی تھی۔ یہ فتوے ملتے ہی وہ شخص مکہ معظمہ روانہ ہوگیا۔ اسی طرح آپ کے تمام فتاویٰ علم و حکمت کا مظہر اور ذہنِ رسا کا شاہکار ہوتے تھے۔

Marfat.com

۱۳
تیرھواں باب

احیائے دین

(۱)

اصل کارنامہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو دنیائے اسلام میں محی الدین کے معزز و مؤقر لقب سے پکارا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ آپ نے احیائے اسلام کے لئے بے مثال جدوجہد فرمائی۔ مجلس وعظ ہو یا خانقاہ کی خلوت، مدرسہ کے اوقات درس و تدریس ہوں یا مسند افتا، ہر جگہ آپ کی جدوجہد احیائے دین کے محور کے گرد گھومتی تھی۔ اسلام کی اس وقت کیا حالت تھی اس کا اندازہ آپ کے ان ملفوظات سے لگایا جا سکتا ہے۔

فرمایا "لوگو! اسلام رو رہا ہے اور ان فاسقوں، بدعتیوں گمراہوں، مکر کے کپڑے پہننے والوں اور ایسی باتوں کا دعویٰ

Marfat.com

کرنے والوں کے ظلم سے جو ان میں موجود نہیں ہیں اپنے سر کو تھامے ہوئے فریاد مچا رہا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دیواریں پے بہ پے گر رہی ہیں اور اس کی بنیاد گری جاتی ہے۔ اے باشندگان زمین آؤ اور جو گر گیا ہے اس کو مضبوط کر دیں اور جو ڈھے گیا ہے اس کو درست کر دیں یہ چیز ایک سے پوری نہیں ہوتی۔ اے سورج! اے چاند اور اے دن تم سب آؤ۔"

اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی طرف آپ نے لوگوں کو اس طرح بلایا:

"اے اہل بغداد تمہارے اندر نفاق بڑھ گیا ہے اور اخلاص کم ہو گیا ہے۔ باتیں زیادہ ہیں اور کام کچھ بھی نہیں۔ جان لو کہ عمل کے بغیر قول کسی کام کا نہیں بلکہ وہ تمہارے خلاف حجت ہے۔ قول بلا عمل ایسا خزانہ ہے جو خرچ نہیں کیا جاتا۔ وہ محض دعویٰ ہے گواہ دلیل کے بغیر وہ ایک ڈھانچہ ہے روح کے بغیر، روح تو توحید و اخلاص اور کتاب و سنت پر عمل کرنے سے آتی ہے تمہارے اعمال بے روح ہو چکے ہیں۔ غفلت چھوڑ دو اور آؤ خدا کی طرف پلٹو۔ اس کے احکام کی تعمیل کرو اور اس کے ممنوعات سے بچو۔"

ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

"یہ آخری زمانہ ہے کہ نفاق کی گرم بازاری ہے اور میں اس طریقے کے قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جس پر جناب رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہؓ اور تابعینؒ رہتے ہیں۔ اس دور میں لوگ دولت کے پجاری بن گئے ہیں وہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح بن گئے ہیں کہ ان کے دل میں گؤسالے کی محبت رچ گئی تھی اور اس زمانہ کا گؤسالہ درہم و دینار بن گئے ہیں۔ تجھ پر افسوس ہے کہ تو اس دنیا کے بادشاہ سے جاہ و مال کا طالب بنا ہوا ہے حالانکہ عنقریب وہ معزول ہو جائے گا یا مر جائے گا، اس کا مال ملک و جاہ سب جاتا رہے گا اور ایک ایسی قبر میں جا بسے گا جو تاریکی، تنہائی اور حشرات الارض کا گھر ہے۔ فانی بادشاہ پر مت بھروسہ کرو ورنہ تیری توقع نامراد رہے گی اور مدد منقطع ہو جائے گی بھروسے کے لائق تو صرف ذاتِ الٰہی ہے جو کائنات کی خالق ہے اور جس کو فنا نہیں۔"

غرض آپ کی عدیم المثال جدوجہد نے مردہ دلوں کے لئے مسیحائی کا کام کیا اور لاکھوں انسانوں کو نئی ایمانی زندگی عطا کی۔ آپ کا وجودِ مبارک ایک بادِ بہاری تھا جس نے دنیائے اسلام میں ایمان اور روحانیت کی حیاتِ تازہ پیدا کر دی۔ دینِ حق غالب ہو گیا اور باطل سرنگوں ہو گیا اور یہی آپ کا وہ کارنامۂ عظیم ہے جس کی بدولت آپ کو "محی الدین" کہا جاتا ہے۔

(۲)

ایک مکاشفہ ایک دفعہ سیدنا غوثِ اعظمؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ "محی الدین" کے لقب سے کیسے مشہور ہوئے۔ آپ نے

Marfat.com

جواب میں اپنا ایک عجیب مکاشفہ بیان کیا۔ فرمایا:

"ایک دن میں بغداد سے باہر گیا ہوا تھا۔ واپس آیا تو راستے میں ایک بیمار اور خستہ حال شخص کو دیکھا جو ضعف و لاغری کے سبب چلنے سے عاجز تھا۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو کہنے لگا۔" اے شیخ مجھ پر اپنی توجہ کر اور اپنے دم مسیحا نفس سے مجھے قوت عطا کر۔" میں نے بارگاہِ رب العزت میں اس کی صحت یابی کے لئے دعا مانگی اور پھر اس پر دم کیا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس شخص کی لاغری اور نقاہت یک لخت دور ہو گئی اور وہ تندرست و توانا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔" عبدالقادر مجھے پہچانا؟" میں نے کہا "نہیں"۔ وہ بولا "میں تمہارے نانا کا دین ہوں۔ ضعف کی وجہ سے میری یہ حالت ہو گئی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے تیرے ذریعے سے مجھے حیاتِ تازہ عطا کی ہے تو محی الدین ہے اور اسلام کا مصلح اعظم ہے۔"

"میں اس شخص کو چھوڑ کر بغداد کی جامع مسجد کی طرف روانہ ہوا راستہ میں ایک شخص ننگے پاؤں بھاگتا ہوا میرے پاس سے گزرا اور بلند آواز سے پکارا۔" سیدی محی الدین۔" میں حیران رہ گیا پھر میں نے مسجد میں جا کر دوگانہ ادا کیا۔ جونہی میں نے سلام پھیرا۔ میرے چاروں طرف لوگ انبوہ در انبوہ جمع ہو گئے اور محی الدین، محی الدین کے فلک شگاف نعرے لگانے لگے۔ اس سے پہلے کبھی کسی نے مجھے اس لقب سے نہیں پکارا تھا۔"

Marfat.com

یہ مکاشفہ تو اپنی جگہ پر ہے لیکن اس حقیقت سے کسی صورت میں انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آپ داقعی "محی الدین" ثابت ہوئے۔ آپ کی بے غرضی، بے نفسی، درد مندی، اخلاص، خشیت الٰہی، پرتاثیر شخصیت، پراثر کلام اور احیائے اسلام کی بے پناہ تڑپ کی بدولت دین حق کو حیات تازہ ملی اور آپ کا یہ رفیع الشان کارنامہ نصف النہار کے آفتاب کی طرح روشن ہے۔ راہِ حق میں آپ کی محیرالعقول خدمات دیکھ کر انسان انگشت بدنداں ہو جاتا ہے اور آپ کا "محی الدین" ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں رہتا۔

Marfat.com

۱۴

چودھواں باب

اخلاق و محامد

(۱)

دیکھنے والوں کا بیان سیدنا غوثِ اعظمؒ علم و عرفان کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ گئے تھے اور آپ کی عظمت اور رفعتِ شان کے ڈنکے بج رہے تھے لیکن بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے اعلیٰ اخلاق و محامد سے متصف فرمایا تھا کہ آپ کے معاصرین اور آپ کو دیکھنے والے آپ کے اخلاقِ حمیدہ کی تعریف کرتے تھکتے نہیں تھے۔ سیدنا غوثِ اعظمؒ کا ذکرِ جمیل وہ جن الفاظ میں کرتے ہیں ان کا احاطہ کرنے کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ "مشتے نمونہ از خروارے" کچھ بیانات ملاحظہ فرمائیے۔ شیخ حرادہؒ نام کے ایک بزرگ نے بڑی عمر پائی اور بہت سے بزرگوں اور نامور دل کو اپنی زندگی میں دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں:

"میں نے اپنی زندگی میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے بڑھ کر

Marfat.com

کوئی خوش اخلاق، فراخ حوصلہ، کریم النفس، رقیق القلب محبت اور تعلقات کا پاس کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ اپنی عظمت اور علوِ مرتبت اور وسعتِ علم کے باوجود چھوٹے کی رعایت فرماتے، بڑے کی توقیر کرتے، سلام میں سبقت فرماتے، کمزوروں کے پاس اٹھتے بیٹھتے، غریبوں کے ساتھ تواضع اور انکساری کے ساتھ پیش آتے حالانکہ آپ کبھی کسی سربرآوردہ یا رئیس کے لئے تعظیماً کھڑے نہیں ہوئے اور نہ کسی وزیر یا حاکم کے دروازے پر گئے[1]"

شیخ محی الدین ابوعبداللہ محمد بن حامد البغدادیؒ آپ کے متعلق فرماتے ہیں:

"غیر مہذب بات سے انتہائی دور، حق اور معقول بات سے بہت قریب اگر احکام خداوندی اور حدودِ الٰہی میں سے کسی پر دست درازی ہوتی تو آپ کو جلال آجاتا۔ خود اپنے معاملہ میں کبھی غصہ نہ آتا اور اللہ عزوجل کے علاوہ کسی چیز کے لئے انتقام نہ لیتے۔ کسی سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ کرتے خواہ بدن کا کپڑا ہی کیوں نہ اتار کر دینا پڑے[2]"

الامام الحافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف البرزالی شبلیؒ آپ کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"آپ مستجاب الدعوات تھے۔ اگر کوئی عبرت اور رقت کی بات کی جاتی تو

---

[1] قلائد الجواہر۔ عربی عبارت سے اردو ترجمہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

[2] اقتباس قلائد الجواہر۔ عربی عبارت سے اردو ترجمہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

Marfat.com

جلدی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ بڑے رقیق القلب تھے۔ شگفتہ رو، کریم النفس، فراخ دست، وسیع العلم، بلند اخلاق اور عالی نسب تھے۔ عبادات و مجاہدات میں آپ کا پایہ بلند تھا۔[1]"

شیخ موفق الدین بن قدامہؒ کا بیان ہے:

"حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ذاتِ گرامی، خصائل حمیدہ اور اخلاقِ حسنہ کا مجموعہ تھی۔ آپ جیسے اوصاف کا شیخ میں نے کوئی اور نہیں دیکھا۔"

شیخ عبدالرحمٰن بن شعیبؒ فرماتے ہیں:

"حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بے حد منکسر المزاج، کریم النفس اور وسیع الاخلاق تھے۔ ساکین اور غربا پر بے حد شفقت فرماتے اور فرماتے کہ امیروں کی تو سب عزت کرتے ہیں ان غریبوں سے کون محبت کرتا ہے۔"

(۲)

استغنا آپ کے استغناء کا یہ عالم تھا کہ ساری عمر کسی بادشاہ امیر یا وزیر کے گھر نہیں گئے اور نہ کبھی ان کے عطیات قبول کئے۔ اگر کبھی آپ کی مجلس میں خلیفہ کی آمد ہوتی تو قصداً اٹھ کھڑے ہوتے اور اپنے دولت خانہ کے اندر تشریف لے جاتے۔ جب خلیفہ اور اسکے ساتھی بیٹھ جاتے تو باہر تشریف لے جاتے۔ یہ اس لئے تھا کہ خلیفہ کے لئے آپ کو تعظیماً کھڑا نہ ہونا پڑے۔ جہاں تک ممکن تھا آپ دنیا داروں سے اجتناب فرماتے۔

[1] قلائد الجواہر۔ عربی عبارت سے ترجمہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

Marfat.com

جب ایسے لوگ آپ کی مجلس میں آتے تو آپ ان کو نہایت سخت الفاظ میں وعظ و نصیحت کرتے اور فرماتے کہ ان کے دل کا میل بہت سخت ہے اور تند و تیز الفاظ کی سختی ہی اسے کھرچ سکتی ہے۔

جب آپ کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا آپ اسے اپنے ہاتھ میں لے کر فرماتے "یہ میت ہے۔" جب کوئی بچہ مر جاتا تو آپ پر کچھ اثر نہ ہوتا کیونکہ اس کے پیدا ہوتے ہی اس کی محبت اپنے دل سے نکال دیتے تھے۔ کمالِ استغنا، یہ تھا کہ بعض اوقات مجلسِ وعظ کے دوران میں آپ کے لڑکوں اور لڑکیوں کی وفات کی خبر آتی۔ آپ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر خاموش ہو جاتے اور پھر اپنا وعظ جاری رکھتے۔ جب میت کو غسل دے کر مجلس میں لایا جاتا تو آپ منبر سے اتر کر نماز جنازہ پڑھاتے۔

(۱۲)

عجز و انکسار عجز و انکسار کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ ایک عجز و انکسار تو رب العزت کے حضور ہوتا ہے اور دوسرا معمولاتِ زندگی میں۔ رب العزت کے حضور تو سیدنا غوث اعظمؒ کے عجز و انکسار کا کوئی مثیل ہی نہ تھا۔ ہر لمحہ اپنے خالق کے حضور گڑگڑاتے اور اس کی رحمت و بخشش کے طالب رہتے تھے۔ آپ کے عجز و نیاز کے بارے میں شیخ سعدیؒ نے گلستان میں ایک حکایت لکھی ہے۔ فرماتے ہیں:

عبدالقادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روئے بر حصا نہادہ بود و میگفت۔ اے خداوند بہ بخشائے و اگر مستوجب عقوبتم، مرا روزِ قیامت

Marfat.com

نابینا برانگیز تا درروئے نیکاں شرمسار نہ باشم۔"

ترجمہ:۔ شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کو لوگوں نے دیکھا کہ حرم کعبہ کے اندر کنکریوں پر سر (چہرہ) رکھے ہوئے تھے اور کہتے تھے اے خداوند کریم مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا مستحق ہوں تو روز محشر مجھے اندھا اٹھانا تاکہ میں نیکوں کے سامنے شرمسار نہ ہوں۔

عام معمولات زندگی میں آپکے عجز و انکسار کا یہ عالم تھا کہ کوئی بچہ بھی آپ سے مخاطب ہوکر بات کرتا تو آپ ہمہ تن گوش ہو جاتے۔ مفلوک الحال لوگوں کو گلے لگاتے۔ فقراء کے کپڑے صاف کرتے اور ان کی جوئیں نکالتے خود بازار جاکر گھر کا سودا سلف خریدتے۔ گھر میں بیماری ہوتی تو خود ہی اپنے ہاتھ سے آٹا پیس لیتے پھر خود ہی گوندھتے، روٹیاں پکاتے اور بچوں کو کھلاتے۔ اکثر آپ پانی کا گھڑا دوش مبارک پر رکھ کر کنوئیں سے پانی لے آتے۔ اگر آپ سفر میں ہوتے تو وہاں خود ہی کھانا پکاتے اور اپنے رفقاء میں تقسیم فرماتے۔ خدام عرض کرتے کہ حضور یہ کام ہمیں کرنے دیجئے۔ آپ نہ مانتے اور فرماتے "اس میں حرج ہی کیا ہے کہ میں یہ کام کرلوں۔"

ایک دفعہ خچر پر سوار ہوکر آپ کہیں جارہے تھے۔ راستے میں کچھ فقراء کھانا کھارہے تھے۔ انہوں نے آپ کو کھانے میں شرکت کی دعوت دی۔ آپ خچر سے اتر پڑے اور ان کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا، "اللہ کو تکبر ناپسند ہے۔"

Marfat.com

ایک دفعہ ایک گلی میں چند بچے کھیل رہے تھے ۔ آپ کا گزر ادھر سے ہوا ۔ ایک بچّے نے آپ کو روک لیا اور کہا میرے لئے ایک پیسہ کی مٹھائی بازار سے خرید لائیے ۔ آپ کی جبین مبارک پر شکن تک نہ آئی، اور فوراً بازار جاکر ایک پیسہ کی مٹھائی لاکر اس بچے کو دی ۔ اس طرح کئی اور بچوں نے آپ سے مٹھائی لانے کو کہا اور آپ نے ہر ایک کی خواہش پوری کی ۔ آپ کا یہ عجز و انکسار بچوں ، عام لوگوں اور غرباء و مساکین کے لئے مخصوص تھا ۔ سلاطین ، امراء و وزراء کے لئے آپ ایک مجسمۂ ہیبت تھے ۔ ان کے سامنے عجز و انکسار آپ کے مسلک کے یکسر خلاف تھا ۔

(۴)

اعلائے کلمۃ الحق

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

آپ کی حق گوئی اور بے باکی نے اس دور کے سلاطین و امراء کے محلات میں زلزلہ ڈال دیا تھا ۔ کھری اور سچی بات کہنے میں آپ کسی بڑی سے بڑی شخصیت کا لحاظ نہیں کرتے تھے اور اس بارہ میں کسی مصلحت یا خوف کو پاس تک نہیں پھٹکنے دیتے تھے ۔ کوئی طبقہ ایسا نہ تھا جو آپ کے دائرۂ اصلاح سے باہر ہو ۔ تاریخ بتاتی ہے کہ

Marfat.com

آپ معروف کا حکم دیتے اور منکر سے روکتے تھے۔ خلفاء کو، وزیروں کو، قاضیوں کو، عوام کو اور سب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا یہ کام بڑی صفائی سے بھرے مجمع میں اور برسرِ منبر ہوتا تھا۔ جو خلیفہ کسی ظالم کو حاکم بناتا آپ اس پر نکیر کرتے اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت آپ کو حق کے اظہار سے نہ روکتی۔[1]

ایک دفعہ خلیفہ المقتضی لامر اللہ نے قاضی ابوالوفاء یحییٰ بن سعید کو جو "ابن مرحم الظالم" کے لقب سے مشہور تھا بغداد کا قاضی مقرر کیا۔ لوگوں میں سخت بے چینی پیدا ہوئی۔ سیدنا غوث اعظمؒ کو جب اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے برسرِ منبر خلیفہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"تم نے مسلمانوں پر ایک ایسے شخص کو حاکم بنایا ہے جو سخت ظالم ہے۔ کل جب تم اپنے خالق کے سامنے پیش ہو گے تو کیا جواب دو گے۔ وہ مالکِ دو جہاں تو اپنی مخلوق پر نہایت مہربان ہے۔"

کہتے ہیں کہ خلیفہ آپ کے یہ الفاظ سن کر تھرّا اٹھا اور اتنا رویا کہ ڈاڑھی تر ہو گئی۔ اسی وقت قاضی یحییٰ بن سعید کو منصبِ قضا سے برطرف کر دیا۔ مشہور ہے کہ آپ خلیفہ کے نام اپنے مکتوبات میں نہایت سخت الفاظ استعمال کرتے۔ اس کے غلط احکام پر اسے ٹوکتے اور نیکی کی تلقین کرتے۔ یہاں تک لکھ دیتے کہ عبدالقادر تمہیں فلاں بات کا حکم دیتا ہے خلیفہ کی مجال نہیں تھی کہ آپ کے احکام کی سرتابی کرے۔ وہ آپ

[1] ترجمہ سید احمد عروج قادری۔

Marfat.com

کے مکتوبات کا نہایت احترام کرتا اور آپ کے ارشادات پڑھ کر کہتا:
"بیشک شیخ سچ فرماتے ہیں انہوں نے مجھ کو راہِ راست دکھائی ہے۔"
غرض آپ کی حق گوئی اور بے باکی ایک ضرب المثل بن گئی تھی۔

(۵)

بسیار گوئی سے پرہیز آپ بسیار گوئی سے سخت پرہیز کرتے تھے۔ خاموش رہنا بہت پسند کرتے تھے اور ضرورت کے سوا کوئی کلمہ منہ سے نہ نکالتے تھے۔ البتہ خلافِ شریعت کوئی کام ہوتے دیکھ کر خاموش رہنا آپ گناہ سمجھتے تھے۔ اسی طرح وعظ و ہدایت کے وقت اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے آپ خاموشی ترک فرما دیتے۔ آپ کے ذہن مبارک سے کبھی کسی نے کوئی ناشائستہ یا غیر ضروری بات نہیں سنی۔

(۶)

مریضوں کی عیادت بیماروں کی عیادت کرنے میں جو عظیم درجہ اور ثواب ہے سیدنا غوث اعظمؒ اس سے پوری طرح آگاہ تھے۔ اس لئے آپ اس ثوابِ عظیم کے حصول کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ مریضوں کی عیادت کے لئے آپ اکثر ان کے گھر تشریف لے جاتے۔ مریض کو تسلی دیتے اور اس کے لئے دعائے صحت فرماتے۔ آپ کے روزانہ ملنے والوں میں سے اگر کوئی شخص غیر حاضر ہوتا تو مضطرب ہو جاتے اور فرماتے جاؤ فلاں شخص کی خبر لاؤ۔۔۔۔۔۔ اگر خبر ملتی کہ وہ بیمار ہے تو اس کی عیادت کے لئے اس کے گھر تشریف لے جاتے۔

Marfat.com

آپ کے انہی اخلاقِ کریمہ کی بدولت لوگ آپ پر جان چھڑکتے تھے۔

(۷)

غریبوں پر شفقت غریبوں اور مسکینوں کے لئے آپ مجسم رحمت تھے۔ ان لوگوں سے آپ بے حد محبت کرتے۔ انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے کھانا کھلاتے اور ان کی جو خدمت بھی بن آتی کرتے، فرماتے تھے: "اللہ مال و دولت کو پیار نہیں کرتا۔ بلکہ اسے تقویٰ اور اعمالِ صالحہ محبوب ہیں"۔ بے شمار غربا و مساکین آپ کی توجہ اور فیضِ صحبت سے ولایت کے درجہ پر پہنچے یا جید عالم بن گئے اور دنیا دار امرا نے ان کے قدم چھوئے۔ جب آپ گھر سے نکلتے یا جمعہ کے دن جامع مسجد کو تشریف لے جاتے تو لوگوں کے ہجوم سڑکوں پر جمع ہو جاتے ان میں غربا، مساکین، اغنیا ہر قسم کے لوگ ہوتے تھے۔ کئی خستہ حال لوگ آپ کو راستے میں روک لیتے اور دعا کراتے۔ آپ نہایت خندہ پیشانی سے ان کی استدعا قبول فرما کر خشوع و خضوع سے دعا مانگتے۔ اور اپنے روکے جانے کا برا نہ مانتے۔

عامۃ المسلمین پر شفقت کے بارے میں ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

"اور ایک وہ شخص ہے کہ جب بازار میں داخل ہوتا ہے تو اس کا دل ان لوگوں پر رحمت کے لئے دعا کرتا ہے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے وہ تو داخل ہونے کے وقت سے باہر نکلنے تک بازار والوں کے لئے دعائے خیر و برکت میں مشغول رہتا ہے۔ ان لوگوں کے حال پر اس کا دل مضطرب رہتا ہے اور آنکھیں اشک ریز اور زبان ان نعمتوں

Marfat.com

ہر جو اس نے اپنے کرم سے ان لوگوں کو عطا کی ہیں۔ رب کریم کا شکر
اور حمد و ثنا کرتی رہتی ہے۔"

غریبوں اور مسکینوں میں بیٹھ کر آپ کو بے پناہ مسرت ہوتی اور فرماتے "امیروں کی ہم نشینی کی آرزو تو ہر شخص کرتا ہے۔ ان غریبوں کی محبت کسے نصیب ہوتی ہے؟"

آپ ہر معاملہ میں غریبوں کو امیروں پر ترجیح دیتے یہ کبھی نہیں ہوا کہ آپ نے کسی غریب آدمی کو نظر انداز کر کے متمول شخص کی طرف توجہ کی ہو۔

(۸)

ایثار و سخاوت

سیدنا غوث اعظمؒ مجسمۂ ایثار و سخاوت تھے۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور حاجت مندوں پر بیدریغ خرچ کرنا آپ کا دن رات کا مشغلہ تھا۔ آپ کا حکم تھا کہ رات کو وسیع دستر خوان بچھے۔ خود مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے۔ اگر شاگردوں کی طرف سے کچھ تحائف آتے تو انہیں پاس رکھنے کے بجائے فوراً غربا و مساکین میں تقسیم کر دیتے

علامہ ابن نجار کا بیان ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے تھے:

"غریبوں کو کھانا کھلانے میں مجھے حقیقی مسرت ہوتی ہے۔ اگر دنیا میرے ہاتھ میں ہوتی تو سب بھوکوں کو کھانا کھلانے پر صرف کر دیتا۔"

یہ بھی فرماتے کہ "میرے ہاتھ میں پیسہ بالکل نہیں ٹھہرتا۔ اگر صبح میرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک بھی نہ بچے۔"

آپ کبھی کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کرتے تھے اور یہ ممکن ہی نہیں

Marfat.com

تھا کہ کوئی سائل آپ کے در پر آکر خالی ہاتھ لوٹ جائے۔ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضروریات کو ہمیشہ مقدم رکھتے تھے۔

غربا و مساکین کے نفع کی خاطر آپ نے معمول بنایا تھا کہ روزانہ لباس تبدیل فرماتے اور ہر جمعہ کو جوتا تبدیل فرماتے۔ پہلا لباس اور جوتا مساکین و فقراء کو خیرات دیتے۔

ایک دفعہ ایک خستہ حال فقیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اسے بے حد ملول اور پریشان خاطر دیکھ کر حضرتؒ نے اس کی آزردگی کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا:

"آج میں دریا کے کنارے گیا اور ملاح سے کشتی پر بٹھا کر دوسرے کنارے پر لے جانے کے لئے کہا۔ لیکن اس نے میری تہی دستی کے سبب انکار کر دیا۔"

ابھی اس نے اپنی بات ختم ہی کی تھی کہ ایک شخص تیس دینار آپ کی خدمت میں ہدیۃً لایا۔ آپ نے فوراً یہ تیس دینار اس فقیر کی طرف بڑھا دیئے اور فرمایا:

"اب اس ملاح کے پاس جا اور اسے دے کر کہہ دے کہ آئندہ کبھی کسی فقیر کا سوال رد نہ کرنا۔"

پھر اپنی قمیص بھی اتار کر اس فقیر کی نذر کر دی۔ وہ اسے لے جانے میں متامل ہوا تو اس سے پھر بیس دینار دے کر خرید لی۔

ایک دفعہ آپ سفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ راستہ میں حلہ کے قصبہ میں آپ نے قیام فرمایا وہاں کے ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس قصبہ میں کون شخص سب

Marfat.com

سے زیادہ نادار اور محتاج ہے۔ اس نے ایک فلاکت زدہ بوڑھے کا پتہ بتایا۔ آپ سیدھے اس کے مکان پر تشریف لے گئے۔ مکان کیا تھا ایک خستہ حال کٹیا تھی جس کی دیواریں گر چکی تھیں اور پردہ کے لئے چاروں طرف دریدہ و بوسیدہ کمبل لٹک رہے تھے۔ اس کٹیا میں رہنے والا کنبہ تین افراد پر مشتمل تھا۔ ایک بوڑھا ایک بڑھیا اور ایک لڑکی۔ آپ نے صاحب خانہ سے مکان میں قیام کرنے کی اجازت طلب کی۔ عرب لوگ گئی گذری حالت میں بھی مہمانوں کا نہایت خندہ پیشانی سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ بوڑھے نے اہلاً وسہلاً کہا اور آپ اس کٹیا میں ٹھہر گئے اتنے میں آپ کی آمد کی خبر تمام محلّہ میں پھیل گئی اور تمام اہل محلّہ تحائف و ہدایا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ صاحب ثروت لوگوں نے آپ کو اپنے ہاں چلنے کی دعوت دی لیکن آپ نے معذرت کردی۔ البتہ ان کے تحائف جن میں سونا، چاندی، غلّہ، مویشی اور کئی دوسری قیمتی اشیا تھیں قبول فرمالئے اور پھر وہ سب اس بوڑھے کی نذر کر دیئے۔ رات گزار کر دوسرے دن آپ مکہ معظمہ روانہ ہو گئے۔ چند سالوں کے اندر وہ بوڑھا مال و ثروت میں تمام اہل محلّہ سے بڑھ گیا۔

طالب علمی کے زمانہ میں آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا۔ آپ نے اس کا ایک حصہ ستّر دوسرے ضرورتمند اولیاء میں تقسیم کر دیا اور جو حصہ اپنے پاس رکھا اس کا کھانا خرید کر فقراء کے ساتھ مل کر کھایا۔
حضرت مخدوم اشرف جہانیاں جہاں گشتؒ سے منقول ہے کہ آپ بعض دفعہ ایک وقت سو سو غلام خرید فرماتے اور اسی وقت بیعت سے مشرف فرما کر آزاد فرما دیتے۔

Marfat.com

(۹)

عفو و کرم آپ عفو و کرم کا پیکر جمیل تھے۔ کسی پر ظلم ہوتا دیکھتے تو آپ کو جلال آ جاتا۔ لیکن خود اپنے معاملے میں کبھی غصہ نہ آتا۔ اگر بہ تقاضائے بشری آ بھی جاتا تو "خدا تم پر رحم فرمائے" سے زیادہ کچھ نہ کہتے۔ اپنے شاگردوں اور دوسرے لوگوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے ہمیشہ درگزر فرماتے۔ اگر کوئی شخص کسی معاملہ میں قسم کھا بیٹھتا تو آپ مان لیتے خواہ حقیقتِ حال کچھ ہی کیوں نہ ہوتی۔ دوسروں کے عیوب کی تشہیر آپ کو سخت ناپسند تھی۔ تعلقات کا بیحد لحاظ اور پاس فرماتے تھے۔ طلبہ کی باتوں کو برداشت کرتے اور ان کے اکتا دینے والے سوالات کا نہایت تحمل سے جواب دیتے۔ چھوٹوں کی رعایت فرماتے اور بڑوں کی توقیر کرتے۔ سلام میں ہمیشہ سبقت فرمانے کی کوشش کرتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

"اگر برائی کا بدلہ برائی سے دیا جائے تو یہ دنیا خونخوار درندوں کا گھر بن جائے۔"

(۱۰)

رقّتِ قلب آپ نہایت رقیق القلب تھے۔ اگر آپ کے سامنے کوئی عبرت کی بات ہوتی تو فوراً آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت یا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے وقت تو آپ کی آنکھوں سے بے اختیار اشکوں کا سیلاب جاری ہو جاتا۔

Marfat.com

(۱۱)

حیا آپ میں کمال درجہ کی حیا تھی۔ فحش اور بے حیائی کی باتوں سے ہمیشہ رد کتے تھے۔ آپ کی زبان مبارک سے کبھی کوئی غیر مہذب بات نہ نکلتی تھی۔ ایک مرتبہ دریائے دجلہ پر تشریف لے گئے۔ وہاں چند لوگوں کو برہنہ نہاتے دیکھا آپ نے فرمایا۔" واللہ! مجھے بار بار مر کر زندہ ہونا پسند ہے لیکن ان لوگوں کا یہ فعل پسند نہیں ہے۔"

Marfat.com

۱۵
پندرھواں باب

معمولات و مشاغل

(۱)

لباس آپ اپنے زمانے کے عام علماء جیسا لباس زیب بدن فرماتے تھے، لیکن اس کا کپڑا بہت قیمتی ہوتا تھا۔ شاید ہی کوئی موقع ایسا آیا ہو کہ آپ نے ایک اشرفی فی گز سے کم قیمت کا کپڑا زیب تن کیا ہو۔ کپڑے کے تاجر دور دراز سے آپ کے لئے گراں بہا کپڑے اور ملبوسات لاتے تھے باوجود اتنی عمدہ اور گراں قیمت پوشاک کے آپ اسے ایک دن سے زیادہ نہیں پہنتے تھے۔ ہر روز نیا لباس تبدیل فرماتے اور پہلا لباس غرباء و مساکین کو دے دیتے۔ ایک دفعہ ایک عمامہ کئی ہزار اشرفیوں پر خریدا اور اسے تھوڑی دیر کے لئے باندھ کر اتار دیا اور پھر مساکین کو خیرات کر دیا۔ اسی طرح ہر جمعہ کو آپ نئی پاپوش پہنتے تھے اور پہلی غرباء کو دے دیتے تھے۔ آپ کی پاپوش بھی نہایت قیمتی ہوتی تھی۔ گراں بہا لباس اور پاپوش کے

Marfat.com

استعمال سے آپ کا مقصود محتاجوں کو نفع پہنچانا ہوتا تھا۔

(۲)

خوشبو کا استعمال اپنے نانا سرورِ کونین احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح آپ کو بھی خوشبو بہت پسند تھی۔ طبعاً عفونت اور بدبو سے سخت متنفر تھے۔ ہر روز غسل فرماتے اور خوشبو و عطر لگا کر عبادت میں مشغول ہو جاتے۔

(۳)

خوراک غربا و مساکین کے لئے تو آپ کا دسترخوان نہایت وسیع تھا لیکن اپنی خوراک بہت کم اور سادہ ہوتی تھی۔ اسے روکھی سوکھی کہنا زیادہ موزوں ہوں گا۔ اکثر فاقہ کرتے اور ہفتہ میں صرف دو دن یعنی دوشنبہ اور جمعہ کو کھانا تناول فرماتے۔ کھانا اکثر بلا نمک ہوتا تھا اور کھانے میں سے مرغن و لذیذ اشیاء یعنی گھی، دودھ اور گوشت اکثر چھوڑ دیتے تھے۔ یہ آپ کی عام خوراک تھی۔ ورنہ کبھی کبھار عمدہ سے عمدہ غذا بھی کھا لیتے اور پرتکلف دعوت بھی قبول فرما لیتے تھے

(۴)

سواری اکثر خچر پر سوار ہوتے تھے۔ اونٹ کی سواری بھی بہت پسند تھی۔

(۵)

عبادات عبادتِ الٰہی سے آپ کو خاص شغف تھا۔ آپ کے مجاہدات

Marfat.com

د ریاضات کا حال پیچھے بیان ہو چکا ہے۔ مجاہدات و ریاضات کے بعد جب آپ نے احیائے دین کی جدوجہد کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی عبادت کے ذوق و شوق میں مطلق فرق نہ آیا۔ ہمیشہ باوضو رہتے۔ جب حدث لاحق ہوتا تو اسی وقت تازہ وضو فرماتے اور دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھتے شب بیداری کی یہ کیفیت تھی کہ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے۔ پندرہ برس تک یہ حال رہا کہ عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو جاتے اور قرآن شریف پڑھتے پڑھتے صبح کر دیتے تھے۔ اکثر ایک تہائی رات میں دو رکعت نفل ادا کرتے۔ ہر رکعت میں سورۂ رحمان یا سورۂ مزمل کی تلاوت کرتے۔ اگر سورۂ اخلاص پڑھتے تو اس کی تعداد سو بار سے کم نہ ہوتی۔ اگر بہ تقاضائے بشری سونا ناگزیر ہوتا تو اول شب کسی قدر سو رہتے۔ پھر جلد ہی اٹھ کر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ غرض آپ کی راتیں مراقبہ، مشاہدہ اور یادِ الٰہی میں گزرتی تھیں۔ نیند آپ سے کوسوں دور رہتی تھی۔ خود فرماتے ہیں "مجھے دردِ عشق نیند سے مانع ہے۔" رات کے وقت کبھی دولت کدہ سے باہر تشریف نہ لاتے خواہ خلیفہ ہی ملاقات کے لئے کیوں نہ حاضر ہوتا۔

روزے نہایت کثرت سے رکھتے تھے۔ بعض دفعہ کئی کئی دن تک مسلسل ایک ہی روزہ رکھتے اور پھر درختوں کے پتوں، جنگلی بوٹیوں اور گری پڑی مباح چیزوں سے روزہ افطار فرماتے۔ غرض قائم اللیل اور صائم فی النہار رہنا (یعنی رات کو بیدار رہنا اور دن کو روزے رکھنا) آپ کی عادتِ ثانیہ بن

Marfat.com

چلی تھی۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی الفتح ہرویؒ کا بیان ہے کہ میں آپ کی خدمت میں چند راتیں سویا۔ آپ کا یہ حال تھا کہ ایک تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذکر کرتے پھر المحیط الرب الشہید الحسیب الفعال الخالق البادی المصور کا ورد کرتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا، کبھی فربہ۔ کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے پھر تھوڑی دیر بعد وہاں آموجود ہوتے اور قرآن کریم پڑھتے۔ یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا۔ سجدے بہت طویل کرتے۔ اپنے چہرے کو زمین پر رگڑتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ و مشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے۔ پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے۔ اس وقت آپ کو ایسا نور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے۔ یہانتک کہ نماز فجر کے لئے خلوت کدے سے باہر نکلتے۔

(۶)

تعلیم و ہدایت نمازِ صبح سے فارغ ہو کر آپ مدرسہ تشریف لیجاتے اور طلبا، خدام اور دوسرے لوگوں کو شریعت و طریقت کی تعلیم دیتے۔ قرآن و حدیث فقہ اور دوسری مروجہ دینی کتب کا درس دیتے۔ ظہر کی نماز کے بعد تجوید کی تعلیم ہوتی اور شام کو پھر صبح کی طرح درس ہوتا۔ اس کے ساتھ ساتھ فتوے بھی جاری فرماتے رہتے۔ ہفتہ میں بالعموم تین بار مجالسِ وعظ منعقد فرماتے۔ شروع شروع میں جمعہ کی صبح اور سہ شنبہ کی شام کو مدرسہ میں اور یک شنبہ کی صبح کو خانقاہ میں وعظ فرماتے۔ پھر ہجومِ خلق کے باعث شہر سے باہر عید گاہ میں آپ کا منبر رکھا جاتا۔

Marfat.com

۱۶
سولھواں باب

جمال و جلال

(۱)

جمالِ اقدس سیدنا غوث اعظمؒ کو اللہ تعالے نے حسنِ باطنی کے ساتھ کمال درجہ کے حسنِ ظاہری سے بھی متصف فرمایا تھا۔ آپ سے متعلق تمام کتب سِیَر متفق ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بے حد وجیہ و جمیل تھے۔ کثرتِ عبادت و ریاضت کی وجہ سے آپ کا بدن نحیف تھا۔ قد میانہ، سینہ کشادہ اور رنگ گندمی تھا۔ آنکھیں سرمگیں اور نورِ معرفت سے لبریز تھیں، بھویں باریک اور ملی ہوئی تھیں سرِاقدس بڑا اور آپ کے عالی دماغ ہونے کا شاہد تھا۔ سرِاقدس اور ریش مبارک کے بال نہایت ملائم اور چمکدار تھے۔ ریش مبارک بہت گنجان اور خوبصورت تھی۔ سر کے بال بالعموم کان کی لو تک رہتے تھے۔ دانت ہر قسم کی آلائش

Marfat.com

سے پاک اور موتیوں کی طرح دمکتے تھے۔ رخساروں کا رنگ میدہ و شہاب تھا۔ چہرہ کتابی اور ناک ستواں تھی۔ ہونٹ پتلے اور نہایت دلآویز تھے۔ جب بات کرتے تو معلوم ہوتا منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں۔ آواز نہایت بلند تھی اور اس زمانہ میں جب کہ آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ سپیکر) کا تصور تک بھی نہ تھا۔ آپ کی آواز ستر ستر ہزار کے مجمع میں دور و نزدیک ہر ایک کو یکساں پہنچتی تھی۔ ہتھیلیاں کشادہ اور نرم تھیں۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں سیدھی اور خوشنما تھیں۔ چہرہ مبارک پر نور برستا تھا۔ آپ کو دیکھ کر ہی یقین کامل ہو جاتا تھا کہ عارف کامل اور مقرب الٰہی ہیں۔ آپ کے شاگرد اور وہ لوگ جو سالہا سال آپ کی مجالس میں رہے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کبھی آپ کے جسم مبارک پر مکھی بیٹھتے نہیں دیکھی اور نہ کبھی آپ کو تھوکتے یا ناک صاف کرتے دیکھا۔ قرب الٰہی کے باعث آپ کا پسینہ بھی معطر ہو گیا تھا۔ آپ سے معانقہ یا مصافحہ کرنے والے خوشبو سے مہک جاتے تھے۔ غرض آپ جمال و کمال کا ایک دلآویز مرقع تھے۔

(۲)

ہیبت و جلال اگرچہ آپ خوش گفتار و خوش اطوار اور پیکر حلم و حیاء تھے۔ لیکن ہیبت و جلال کا یہ عالم تھا کہ مجالس وعظ میں انتہائی نظم و ضبط اور سکوت و سکون ہوتا تھا۔ لوگوں کی سانسوں کے سوا اور کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ دوران وعظ کسی کی مجال نہیں تھی کہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ادھر ادھر جائے یا کوئی بات یا سرگوشی کرے۔ ہاں وعظ کی

Marfat.com

اثر انگیزی سے کوئی شخص آہ وزاری کرتا یا وجد و حال میں مبتلا ہو جاتا تو وہ الگ بات تھی۔ جب آپ کسی راستے سے گزرتے تو لوگ سراپا احترام بن کر دور یہ راستے پر کھڑے ہو جاتے۔ ایک روز آپ جامع مسجد میں بیٹھے تھے کہ چھینک آئی آپ نے اَلحَمدُ لِلّٰہ کہا۔ لوگوں نے جواب میں یَرحَمُکَ اللّٰہُ وَیَرحَمُ بِکَ کہا تو ہزار ہا لوگوں کی آواز سے مسجد گونج اٹھی۔ مسجد میں آپ سے بہت دور ایک جگہ خلیفۂ وقت المستنجد باللہ بھی بیٹھا تھا۔ اس نے یہ آواز سنی تو حیرت سے پوچھا "یہ کیسی آواز ہے"؟ لوگوں نے بتایا: "سید عبدالقادر جیلانی" کو چھینک آئی ہے اور لوگ اس کا جواب دے رہے ہیں۔ یہ سن کر خلیفہ پر لرزہ طاری ہو گیا۔

اسی طرح آپ کا نامۂ مبارک کبھی کسی خلیفہ کے پاس پہنچتا (آپ کے زمانۂ حیات میں کئی خلفاء مسند خلافت پر بیٹھے)، تو وہ خوف سے تھرا اٹھتا کہ شاید آپ نے کسی بات پر سرزنش کی ہو۔ نامۂ مبارک چوم کر آنکھوں سے لگاتا اور آپ کی تحریر کے مطابق عمل کرتا۔ نہ صرف مکتوبات میں بلکہ آپ خلفاء کی غلط حرکتوں پر انہیں علیٰ رؤس الاشہاد نہایت سختی سے ٹوکتے تھے لیکن آپ کی بے مثال قبولیت عامہ کی وجہ سے کسی خلیفہ کی مجال نہیں تھی کہ آپ پر ٹیڑھی نگاہ ڈالے۔ بڑے بڑے با اقتدار امراء آپ کی مجالس میں حاضر ہوتے اور نہایت ادب سے دو زانو ہو کر آپ کے سامنے بیٹھتے تھے۔ آپ بسا اوقات انہیں نہایت سخت الفاظ میں پند و نصیحت کرتے اور وہ نہایت توجہ اور خاموشی سے آپ کے ارشادات سنتے۔

Marfat.com

(۳)

عظمت و احترام آپ کی عظمت کا یہ عالم تھا کہ مشائخ کبار آپ کے مدرسہ میں جھاڑو دیتے اور چھڑکاؤ کرتے تھے جب آپ کی اجازت ہوتی تو زانوئے ادب تہہ کرکے آپ کے سامنے بیٹھتے مشہور ولی اللہ شیخ علی بن ابی نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ گاہے گاہے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنی جائے رہائش زریران سے سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بغداد آیا کرتے تھے۔ بغداد کے قریب پہنچتے تو اپنے ساتھیوں سے فرماتے دریائے دجلہ میں غسل کرلو اور اپنے دل کو خطرات سے پاک کرلو کہ ہم سلطان الاولیاء کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ بغداد میں داخل ہوتے تو لوگ ان کی آمد کی خبر سن کر دوڑے دوڑے ان کی خدمت میں آتے وہ فرماتے شیخ عبدالقادر کے دروازہ کی طرف بھاگو۔ میں تو ان کا ایک ادنیٰ نیازمند ہوں۔ جب سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کے دروازے پر پہنچتے تو اپنا جوتا اتار دیتے اور اذن باریابی طلب کرتے جب آپ پکارتے تو مودبانہ حاضر ہوجاتے ان کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ بغداد آیا تو شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اپنے مدرسہ کی چھت پر صلوٰۃ الضحیٰ پڑھ رہے تھے۔ میں نے اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو میں نے رجالِ غیب کی چالیس صفیں کھڑی پائیں۔ ہر صف میں ستر رجال تھے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ لوگ بیٹھ کیوں نہیں جاتے۔ انہوں نے جواب دیا جب تک سید عبدالقادر نماز سے فارغ ہوکر ہمیں اجازت نہیں دیں گے ہم نہیں بیٹھیں گے۔ کیونکہ وہ ہمارے سردار ہیں۔

Marfat.com

سترھواں باب

اقلیمِ ولایت کی بادشاہی

(۱)

میرا قدم ہر ولی کی گردن پر

سیدنا غوث اعظم کی کرامات کی کثرت پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے آپ کی چند مشہور کرامات کا ذکر ایک دوسرے باب میں کیا گیا ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی سب سے بڑی کرامت کا ذکر تفصیل سے ایک الگ باب میں کیا جائے۔ اس کرامت کی بدولت آپ دنیائے ولایت کے بادشاہ مانے گئے۔ آپ کی اس کرامت کی تصدیق اس دور کے متعدد اکابر نے کی ہے۔

ایک دفعہ آپ محلہ حلبہ میں اپنے مہمان خانے میں وعظ فرما رہے تھے یکایک آپ پر حالت کشف طاری ہوئی اور آپ نے فرمایا۔

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے

Marfat.com

اس مجلس میں عراق کے تقریباً سب اکابر مشائخ موجود تھے۔ ان سب نے آپ کا یہ ارشاد سن کر اپنی گردنیں خم کر دیں ان کے علاوہ کرۂ ارض پر جہاں جہاں کوئی قطب، ابدال یا ولی تھا۔ اس نے بھی آپ کی آواز سنی اور اپنی گردن جھکا دی۔ روایت ہے کہ دنیا کے کم وبیش تین سو تیرہ اولیائے کرام نے آپ کے اس ارشاد کے سامنے اپنی گردنیں جھکائیں۔ ان کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے۔

عراق کے ساٹھ ۶۰	حرمین شریفین کے سترہ ۱۷
شام کے تیس ۳۰	مصر کے بیس ۲۰
عجم کے چالیس ۴۰	یمن کے تئیس ۲۳
مغرب کے ستائیس ۲۷	حبش کے گیارہ ۱۱
سدِ یاجوج ماجوج کے سات ۷	کوہ قاف کے سینتالیس ۴۷
سراندیپ کے سات ۷	جزائر محیط کے چوبیس ۲۴

عراق کے جو اکابر مشائخ اس مجلس میں موجود تھے۔ ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ شیخ علی بن ابی نصر الہیتی رح
۲۔ شیخ ابوسعید قیلوی رح
۳۔ شیخ مکارم الاکبر رح
۴۔ شیخ یحییٰ المرتعش رح
۵۔ شیخ ابوعبداللہ محمد القزدینی رح

Marfat.com

۶۔ شیخ ابو عمرو عثمان البطائحی رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ شیخ ابو العباس احمد القزوینی رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ شیخ شہاب الدین عمر السہروردی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ شیخ ابو بکر الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ شیخ ابو القاسم بن مسعود بزار رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ شیخ ابو محمد علی بن ادریس الیعقوبی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۔ شیخ عثمان بن احمد العراقی الشوکی رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۔ شیخ ابو حلیم بن نہروانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۔ شیخ موسیٰ بن ماہین رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۔ شیخ ابو محمد احمد بن عیسیٰ معروف مالکوسجی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۔ شیخ جمیل صاحب الخطوۃ ولز عقہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۔ شیخ ابو محمد الحریمی رحمۃ اللہ علیہ
۱۹۔ شیخ ابو الیعلیٰ الغراد رحمۃ اللہ علیہ
۲۰۔ شیخ ابو الحسن الجوسقی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ

(۲)

خواجہ غریب نوازؒ کا سر جھکانا

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیریؒ سیدنا غوث اعظمؓ کے ہم عصر تھے۔ حضرت سید محمد گیسو درازؒ مخدوم شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلویؒ

Marfat.com

سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت غوث اعظمؒ نے قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو خواجہ معین الدین چشتی رح کا عالم جوانی تھا۔ اور وہ خراسان کے پہاڑوں میں مجاہدہ وریاضت میں مشغول تھے۔ انہوں نے غائبانہ سیدنا غوث اعظمؒ کا ارشاد سنا اور اپنی گردن فوراً خم کر دی اتنی خم کہ پیشانی زمین کو چھونے لگی۔ پھر فرمایا۔

قَدَمُكَ عَلٰی رَاسِیْ

آپ کا قدم مبارک میرے سر پر

(۱۳)

شیخ صنعان کا انکار و توبہ

اصفہان کے ایک ولی اللہ شیخ صنعان سیدنا غوث اعظم کے ہم عصر تھے۔ دریائے علم وعرفان کے زبردست شناور تھے اور بکثرت کرامات وخوارق عادات ان سے سرزد ہوتے تھے۔ سیدنا غوث اعظمؒ کا مذکورہ بالا فرمان انہوں نے بھی سنا۔ لیکن حضرت کا مرتبہ کمال پہچاننے میں ٹھوکر کھا گئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ علم ومعرفت کی بدولت وہ خود اولیاء اللہ میں نہایت قدر ومنزلت رکھتے تھے۔ چنانچہ وہ سیدنا غوث اعظمؒ کے ارشاد کے سامنے سر جھکانے میں متامل ہوئے۔ اسی وقت ان کی ولایت اور دوسری قوتیں سلب ہو گئیں اور انہوں نے اپنے آپ کو بالکل تہی دامن محسوس کیا۔ سارا معاملہ سمجھ گئے اور نہایت شرمسار ہو کر سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معافی کی درخواست کی آپ نے ان کو گلے لگایا اسی وقت تمام سلب شدہ درجات

Marfat.com

وحالات ان کو واپس مل گئے۔

(۴)

اولیاء اللہ کا مبارک باد دینا

شیخ لولوُ الارمنی رح کا بیان ہے کہ جب حضرت عبدالقادر جیلانی رح کے منہ سے مذکورہ بالا ارشاد صادر ہوا تو اس وقت ہم نے ایک بڑی جماعت رجالِ غیب کی ہوا اڑتی دیکھی وہ جماعت سیدھی مجلس میں آکر بیٹھ گئی۔ اور آپ کو اقلیم ولایت کی بادشاہی ملنے پر مبارک باد دی۔ اس کے بعد مجلس میں موجود دوسرے اولیاء اللہ نے بھی آپ کو مبارک باد دی اور بادشاہ امام وقت، قائم با مرالٰہی۔ وارث کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطابات سے پکارا۔

آپ کے شاگرد شیخ مکارم رح نے حلفاً بیان کیا ہے کہ جس دن آپ سے یہ ارشاد صادر ہوا۔ دنیا کے دسوں ابدالوں نے اس کے سامنے اپنے سر تسلیم خم کر دیئے۔ کیونکہ ان کو مشاہدہ کرایا گیا کہ قطبیت کا تاجِ سلطانی آپ کے سر پر رکھا گیا ہے۔

شیخ مکارم رح سے ان دسوں ابدالوں کے نام پوچھے گئے اور انہوں نے یہ نام لیئے۔

۱۔ شیخ بقا بن بطو رح

۲۔ شیخ علی بن ابی نصر الہیتی رح

۳۔ شیخ احمد بن رفاعی رح

Marfat.com

۴۔ شیخ ابوسعید القیلوی رح
۵۔ شیخ موسیٰ الزدلی رح
۶۔ شیخ عدی بن مسافر رح
۷۔ شیخ ابومدین المغربی رح
۸۔ شیخ حیات بن قیس الحرانی رح
۹۔ شیخ ابومحمد عبدالبصری رح
۱۰۔ شیخ عبدالرحمٰن الطفسونجی رح

(۵)

کیا یہ فرمان حکمِ الٰہی کے مطابق تھا

سیدنا غوث اعظم رح کا یہ فرمان کہ "میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر" خود بخود ہی آپ کی زبان مبارک سے نکل گیا یا یہ حکم الٰہی کے مطابق آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے متعلق تمام ارباب سِیَر متفق ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد حکمِ الٰہی کے مطابق تھا۔ اس ضمن میں چند روایات پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ آپ کے ہم عصر شیخ ابوسعید قیلوی رح سے پوچھا گیا کیا شیخ عبدالقادر رح نے خدا کے حکم سے یہ بات کہی کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر۔ آپ نے فرمایا بے شک انہوں نے یہ بات خدا کے حکم سے کہی تھی۔

۲۔ حضرت شیخ عدی بن مسافر رح سے پوچھا گیا۔ کیا شیخ عبدالقادر جیلانی رح سے پہلے بھی کسی نے اپنا قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہونے کا دعویٰ کیا آپ

Marfat.com

نے فرمایا "نہیں"۔

پھر آپ سے پوچھا گیا۔ اس فرمان کی حقیقت کیا ہے؟

فرمایا اس سے مقام فردیت مراد ہے ہر زمانہ میں ایک فرد ہوتا ہے لیکن سوائے عبد القادر جیلانیؒ کے اور کسی کو یہ کہنے کا حکم نہیں ہوا۔ آپ نے یہ کلمات حکم الٰہی کیمطابق زبان سے نکالے۔

۳۔ شیخ احمد رفاعیؒ سے دریافت کیا گیا کہ کیا شیخ عبد القادر جیلانیؒ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کہنے پر مامور ہوئے تھے۔ آپ نے کہا بیشک آپ کا فرمانا امر الٰہی کے مطابق تھا۔

۴۔ جب سیدنا غوث اعظمؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے تو عارف کامل شیخ علی بن ابو نصر الہیتیؒ مجلس سے اٹھے اور کرسی پر چڑھ کر آپ کا قدم مبارک پکڑ کر اپنی گردن پر رکھ لیا۔ ان کے مریدوں نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ آپ نے فرمایا اس لئے کہ شیخ عبد القادرؒ کو اس بات کے کہنے کا حکم خدا نے دیا تھا۔

(۶)

اس فرمان کا مفہوم

سیدنا غوث اعظمؒ کی زبان مبارک سے "میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر کے الفاظ کا صادر ہونا سبھی تسلیم کرتے ہیں اور کسی کو اس سے انکار نہیں البتہ ان الفاظ کے مفہوم و معنی کے متعلق اختلاف ہے بعض لوگ اس قول کے تحت اولیائے حاضر (یعنی آپ کے زمانہ کے تمام اولیائے حاضر و غائب) کے علاوہ،

Marfat.com

اولیائے متقدمین و متاخرین کو بھی لاتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کا یہ فرمان صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص تھا کیونکہ اولیائے متقدمین میں صحابہ کرامؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ بھی شامل ہیں جن کی فضیلت اور برتری مسلم ہے اور غوث اعظمؒ بھی تسلیم فرماتے ہیں اور اولیائے متاخرین میں حضرت مہدی علیہ السلام شامل ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اسی خیال سے اتفاق کیا ہے آپ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"باید دانست کہ ایں حکم مخصوص با ولیائے آں وقت است اولیائے ماتقدم و ماتاخر ازیں حکم خارج اند"۔

ترجمہ: جاننا چاہیئے کہ یہ حکم اس وقت کے اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے پہلے اور بعد میں آنے والے اولیاء اس کے حکم سے خارج ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے بھی شرح فتوح الغیب فارسی کے دیباچہ میں یہی خیال ظاہر کیا ہے۔

امام ابن حجر عسقلانیؒ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ ارشاد مجازی رنگ میں ہے اس سے آپ کی کرامات کا نہایت کثرت سے ظاہر ہونا مراد ہے۔ جن سے کسی نامعقول شخص کے سوا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام اور شیخ محمد بن یحییٰ التادفی صاحب قلائد الجواہر کی رائے میں اس قول میں قدم کے حقیقی نہیں بلکہ مجازی معنی مراد ہیں۔

Marfat.com

کیونکہ شانِ ادب اسی چیز کا تقاضا کرتی ہے۔

بعض دوسرے اصحاب نے قدم سے مراد طریقہ لیا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ فُلَانٌ عَلٰی قَدَمٍ حَمِیْدٍ اَیْ طَرِیْقَۃٍ حَمِیْدَۃٍ یعنی فلاں شخص قدم حمید پر ہے یعنی طریقہ حمید (صراط مستقیم) پر ہے۔

چنانچہ اس طبقۂ فکر کے لوگ آپ کے اس قول سے یہ مراد لیتے ہیں کہ آپ کا طریقہ، مرتبہ اور آپ کے کمالات ولایت اس زمانہ کے تمام اولیاء اللہ کے طریقوں کمالات اور مراتب سے بڑھ گئے تھے اور وہ فی الواقع بحکم الٰہی سلطان الاولیاء قرار دیئے گئے تھے۔

اس بارے میں ایک اور طبقہ بالکل مختلف مسلک رکھتا ہے اس کے خیال میں اولیائے متقدمین میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور اولیائے متاخرین میں حضرت مہدی علیہ السلام کو چھوڑ کر دوسرے تمام اولیاء سے سیدنا غوث اعظم کا رتبہ بلند ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

۱۸
اٹھارھواں باب

تبحّرِ علمی

(۱)

علم کا بحرِ زخّار سیّدنا غوث اعظمؒ کی تحصیل و تکمیل علوم کے مفصّل حالات پیچھے بیان کئے جا چکے ہیں۔
جب آپ نے درس و افتاء، مواعظ و خطبات کا آغاز فرمایا تو دنیا آپ کا بے مثال تبحّر علمی دیکھ کر چونک اٹھی اور تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے علم و فضل کا ساری دنیائے اسلام میں ڈنکا بجنے لگا۔ آپ کی درس گاہ کو جو شہرت حاصل ہوئی تاریخِ اسلام میں اس کی مثال ناپید ہے۔ جن لوگوں نے سیّدنا غوث اعظمؒ اور ان کی درس گاہ سے فیض اٹھایا۔ وہ سرآمد روزگار بنے اور مخلوق خدا نے ان سے بے پناہ فائدہ اٹھایا۔ سیّدنا غوث اعظمؒ علم کا بحر زخّار تھے اور نہ صرف علوم ظاہری بلکہ علوم باطنی کے بھی منتہی تھے۔ ابو محمد بن خضر حسینی موصلیؒ کا بیان ہے کہ میرے باپ کہتے تھے سیّدنا غوث اعظمؒ

Marfat.com

سترہ علوم کے استادِ کامل تھے اور میں نے انہیں ہر علم میں کلام فرماتے سنا۔

آپ کے علم و فضل کی شہرت سن کر دور دراز سے لوگ سینکڑوں کوس کا پُرصعوبت سفر طے کر کے آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے اور علم کے اس بحرِ زخار سے سیراب ہوتے۔ وسعتِ علم کے لحاظ سے آپ تمام علماء و فقہائے زمانہ پر سبقت لے گئے اور دنیائے اسلام میں کوئی ایسا عالم نہیں تھا جو آپ کے تبحرِ علمی، عظمت اور کمال کا معترف نہ ہوگیا ہو۔ اس ضمن میں چند واقعات یہاں درج کئے جاتے ہیں جن سے آپ کی وسعتِ علم کا بخوبی اندازہ ہو سکے گا۔

(۲)

علامہ ابنِ جوزیؒ کا اعترافِ کمال

مشہور محدث، مورخ اور فقیہ (مالکی) علامہ ابن جوزیؒ سیدنا غوث اعظمؓ کے ہم عصر تھے وہ ۵۱۰ھ (۱۱۱۶ء) میں بغداد میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ھ (۱۲۰۰ء) میں فوت ہوئے۔ انہوں نے فقہ امام مالکؒ کی تائید میں احادیث پر بہت جرح کی اور امام غزالیؒ کی مشہور کتاب احیاء العلوم میں جو ضعیف احادیث پائی جاتی ہیں ان پر بھی بحث کی۔ نہایت زبردست خطیب اور واعظ تھے۔ ان کی چند مشہور تصانیف کے نام یہ ہیں۔

الملتزم و الملتقط الملتزم۔ المنتظم فی تاریخ الامم ۔ دریاق الذنوب تذکرۃ الایقاظ ۔ کفات المجالس فی الواعظ۔ المجتنا من المجتبیٰ کشف النقاب عن الاسماء والالقاب۔

Marfat.com

کہتے ہیں کہ وفات سے پہلے انہوں نے وصیت کی کہ میں نے اپنی زندگی میں جن قلموں سے حدیث لکھی ہے ان کا تراشہ میرے حجرے میں محفوظ ہے مرنے کے بعد مجھے غسل دیں تو غسل کا پانی اس تراشہ سے گرم کریں۔ چنانچہ ان کی وصیت پر عمل کیا گیا۔ تراشہ اتنا کثیر تھا کہ پانی گرم ہو کر بھی بچ رہا۔ جمال الحفاظ آپ کا لقب تھا اور بہت سے لوگ انہیں تفسیر و حدیث کا امام مانتے تھے۔

سیدنا غوث اعظمؒ کی عظمت و کمال کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ علامہ ابن جوزی جیسے عالم نے بھی آپ کے تبحر علمی کا اعتراف کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابن جوزیؒ ابتداء میں سیدنا غوث اعظمؒ کے مخالف تھے اور آپ کے ارشادات و مواعظ پر وقتاً فوقتاً اعتراض کرتے رہتے تھے ایک دن حافظ ابو العباس احمد سے اصرار کر کے انہیں اپنے ہمراہ سیدنا غوث الثقلینؒ کی مجلس میں لے گئے۔ اس وقت آپ قرآنِ حکیم کا درس دے رہے تھے۔ اردگرد طلباء و تلامذہ کا ہجوم تھا۔ شیخ ابو العباس احمد اور علامہ ابن جوزیؒ حلقہ درس سے پرے ہٹ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں قاری نے ایک آیت پڑھی۔ سیدنا غوث اعظمؒ نے اس کا ترجمہ بتایا اور پھر تفسیری نکات بیان کرنے شروع کر دیئے۔ پہلے نکتہ پر حافظ ابو العباس احمدؒ نے علامہ ابن جوزیؒ سے پوچھا کیا آپ کو اس کا علم ہے انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر دوسرے نکتہ پر یہی سوال کیا اور علامہ ابن جوزیؒ نے اثبات میں جواب دیا حتیٰ کہ گیارہ تفسیری نکات تک علامہ ابن جوزیؒ اثبات میں جواب دیتے رہے اس کے بعد جو

Marfat.com

سیدنا غوث اعظمؒ نے بارھواں نکتہ بیان کیا تو علامہ ابن جوزیؒ کو اپنا علم جواب دیتا نظر آیا اور انہوں نے کہا یہ نکتہ مجھے معلوم نہیں۔ ادھر سیدنا غوث اعظم کا بیان اس طرح جاری تھا کہ علم کا ایک دریا ہے جو امنڈتا ہی چلا آتا ہے اور کہیں رکنے کا نام نہیں لیتا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے آپ نے اس آیت کے چالیس تفسیری نکات و رموز بیان فرمائے بارہویں سے چالیسویں نکتہ تک علامہ ابن جوزیؒ اپنے علم کی بے بسی کا اعتراف کرتے رہے اور حیرت و استعجاب کے عالم میں سر دھنتے رہے۔ آخر بے اختیار ہو کر پکار اٹھے۔ اب میں قال کو چھوڑ کر حال کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پھر جوش ہیجان میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور آپ کے قریب پہنچ کر آپ کے تبحر علمی اور عظمت کا اعتراف کر لیا۔ حافظ ابو العباس لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ دیکھ کر حاضرینِ مجلس کے جوش و اضطراب کا ٹھکانہ نہ رہا۔

(۱۳)

فقہائے بغداد لاجواب ہو گئے

شیخ ابو محمد مفرج بن نبہان کا بیان ہے کہ جب سیدنا غوث اعظمؒ کے علم و فضل کی شہرت ہوئی تو عامۃ المسلمین کا تمام تر رجحان آپ کی طرف ہو گیا۔ اس وقت بغداد علم و حکمت میں تمام دنیائے اسلام کا مرکز تھا اور وہاں بے شمار علماء اور واعظین مصروفِ عمل تھے۔ سیدنا غوث اعظمؒ کے درس و ارشاد کی بے نظیر اثر انگیزی سے ان علماء اور واعظین کی مجالس

Marfat.com

پھیکی پڑ گئیں۔ چنانچہ ایک دفعہ بغداد کے یک صد علماء و فقہاء ایک جگہ جمع ہوئے اور فیصلہ کیا کہ ہم سب ایک ایک دقیق مسئلہ سوچ کر اسے وقت شیخ عبدالقادر کے پاس جائیں جب ان کے پاس خلقت کا اژدحام ہو۔ اس وقت آپ سے باری باری مسائل پوچھے جائیں۔ اگر وہ کسی مسئلہ کا جواب دینے میں بے بسی کا اظہار کریں تو لوگوں کی عقیدت خود بخود ان سے کم ہو جائے گی۔ چنانچہ حسب تجویز یہ لوگ سیدنا غوث الاعظمؒ کی مجلس مبارک میں حاضر ہوئے ابھی کسی نے کوئی سوال نہ کیا تھا کہ آپ باری باری ہر اک کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا یہ سوال ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ غرض اس طرح آپ نے ہر ایک کے سوال کی تفصیل بتا کر اس کا ایسا شافی جواب دیا کہ چون و چرا کی گنجائش نہ رہی۔ تمام علماء فرطِ حیرت سے دم بخود ہو گئے اور پھر استعجاب و بے خودی میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور آپ کے قدم پکڑ لئے یہ دیکھ کر مجلس میں کہرام مچ گیا اور اس قدر شور ہوا جیسے زلزلہ آگیا ہے۔ شیخ ابو محمد مفرح بیان کرتے ہیں کہ مجلس ختم ہونے پر میں نے ان علماء سے پوچھا کہ اس وقت آپ لوگوں پر کیا گزری۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم مجلس میں جا کر بیٹھے تو ایسا محسوس ہوا کہ ہمارا تمام علم ہم سے سلب ہو گیا ہے اور کسی کو اپنا سوال یاد نہ رہا۔ جب آپ نے خود ہمارا سوال بیان کیا تو ہمیں اس کی یاد آئی اور ہمارا علم عود کر کے آیا۔ پھر آپ نے ہر سوال کا وہ جواب دیا۔ جسے ہم مطلقاً نہیں جانتے تھے اور آپ کے فرمودہ نکات و رموز ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھے۔

Marfat.com

(۴)

تبحر و وسعتِ علم ابو محمد الخشاب النحویؒ کا بیان ہے کہ میں جوانی میں علم نحو پڑھا کرتا تھا اور مجھے بے حد اشتیاق تھا کہ کسی استادِ کامل کی شاگردی اختیار کروں جو مجھے نحو اور دوسرے علوم پر عبور کرا دے۔ اسی اثنار میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے علم و فضل کی شہرت عام ہوئی۔ جو شخص ایک دفعہ آپ کی مجلس میں جاتا ہمیشہ کے لئے آپ کے علم و فضل کا معتقد ہو جاتا جب بکثرت لوگوں سے آپ کی تعریف و توصیف سنی تو میں بھی ایک دن آپ کی مجلس میں جا پہنچا۔ میرے وہاں پہنچتے ہی آپ میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا۔

"اگر تم ہمارے پاس رہو تو ہم تمہیں سیبَوَیہؔ کا زمانہ دکھا دیں گے"۔

میں تو دل سے یہی چاہتا تھا۔ چنانچہ اسی وقت سے آپ کی خدمت میں رہنا شروع کر دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے مجھے مسائلِ نحویہ و علوم عقلیہ و علوم نقلیہ پر ایسا عبور کرا دیا کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔ میں نے آپ جیسا مفسر، محدث، فقیہہ اور دوسرے علوم کا ماہرِ کامل ساری عمر نہیں دیکھا۔

لہ سیبویہ علم نحو کے بہت بڑے امام گزرے ہیں۔

Marfat.com

۱۹
انیسواں باب

کرامات و خرقِ عادات

کثرتِ کرامات

سیدنا غوث اعظمؒ کی کرامات کی کثرت پر تمام مورخین کا اتفاق ہے۔ شیخ علی بن ابی نصر الہیتیؒ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے زمانہ میں کوئی شخص حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے بڑھ کر صاحب کرامت نہیں دیکھا۔ جس وقت کوئی شخص آپ کی کرامت دیکھنا چاہتا دیکھ لیتا۔

شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلامؒ کا قول ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کرامات جس قدر تواتر سے منقول ہیں اور کسی ولی کی نہیں۔

امام نوویؒ کا قول ہے کہ جس کثرت کے ساتھ معتبر اور ثقہ راویوں کی زبانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کرامات ہم تک پہنچی ہیں اور کسی ولی کی کرامات اس طرح نہیں پہنچیں۔ امام ابنِ تیمیہؒ کا قول ہے کہ حضرت

Marfat.com

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کرامات حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ غرض بے شمار مشائخ و علماء نے آپ کی کثرت کرامات کی شہادت دی ہے بقول مولانا سید ابوالحسن علی ندوی آپ کی سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب کی توجہ اور زبان کی تاثیر سے لاکھوں انسانوں کو نئی ایمانی زندگی عطا فرمائی۔ آپ کا وجود اسلام کے لئے ایک باد بہاری تھا۔ جس نے دلوں کے قبرستان میں ایک نئی جان ڈال دی اور عالم اسلام میں ایمان اور روحانیت کی ایک نئی لہر پیدا کر دی آپ کی لاتعداد کرامات میں سے کچھ یہاں درج کی جاتی ہیں۔

(۱)

عصائے مبارک روشن ہوگیا

شیخ ابوعبدالمالک ذیالؒ کا بیان ہے کہ ایک رات میں مدرسہ عالی میں کھڑا تھا اتنے میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ وہاں تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں عصا تھا۔ آپ کو دیکھ کر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس وقت آپ کی کوئی کرامت دیکھوں۔ معاً آپ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور اپنا عصائے مبارک زمین میں گاڑ دیا۔ وہ روشن ہو کر چمکنے لگا اور مدرسہ میں ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ ایک گھنٹہ تک عصائے مبارک اسی طرح چمکتا رہا۔ پھر آپ نے اسے زمین سے اٹھالیا تو جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا۔ آپ نے فرمایا۔ "کیوں ذیال تم یہی چاہتے تھے"۔ شیخ ذیال کہتے ہیں یہ واقعہ ۵۶۰ھ میں پیش آیا۔

Marfat.com

غائبانہ تعارف

شیخ ابو عمر عثمان ازدیؒ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں اپنے وطن میں گھر سے باہر لیٹا ہوا تھا اور خلائے آسمانی میں دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں پانچ کبوتر پرواز کرتے ہوئے میرے اوپر سے گزرے۔ ہر کبوتر بزبان طیور حمد الٰہی کر رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے ان کبوتروں کی زبان سمجھنے کی قدرت عطا کی اور میں نے سنا کہ پانچ کبوتروں کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔

۱۔ کل من کان فی الدنیا باطل الا ماکان للہ ورسولہ۔

دنیا کی ہر چیز باطل ہے سوائے اس چیز کے جو اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔

۲۔ سبحان من اعطی کل شیٔ خلقہ ثم ھدیٰ

پاک ہے وہ رب جس نے ہر چیز پیدا کی اور پھر اس کو ہدایت دی

۳۔ سبحان من عندہ خزائن کل شیٔ وماننزلہ الابقدر معلوم۔

پاک ہے وہ رب جس کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں اور نہیں نازل کرتا مگر ایک مقرر اندازہ کے مطابق۔

۴۔ سبحان من بعث الانبیاء حجۃ علی خلقہ وفضل علیھم محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

پاک ہے وہ ذات جس نے انبیائے کرام کو خلق خدا پر حجت بنا

Marfat.com

کر بھیجا اور ان سب سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل بنایا۔

۵۔ یا اھل الغفلۃ من مولاکم قوموا الیٰ ربکم رب کریم یعطی الجزیل ویغفر الذنب العظیم۔

اے وہ لوگو جو اپنے مولا سے غافل ہو۔ اٹھو اپنے رب کی طرف پلٹو۔ جو کریم ہے اور بہت کچھ عطا کرنے والا ہے اور بہت بڑا گناہ بخشنے والا ہے۔

شیخ عثمان ازدی کہتے ہیں کہ میں کبوتروں کی زبان سے یہ الفاظ سن کر بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو میں نے عزم مصمم کر لیا کہ کسی مرد کامل کی بیعت کروں گا۔ یہ ارادہ کرکے گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ لیکن منزل کا کچھ پتہ نہ تھا۔ اثنائے سفر ایک بزرگ نورانی صورت ملے اور میرا نام لے کر مجھے سلام کیا۔ میں حیران تھا کہ یہ مجھ سے کیسے واقف ہیں۔ یہی سوچ رہا تھا کہ وہ بزرگ بولے اے عثمان۔ حیران مت ہو۔ میں خضر ہوں۔ بغداد جاؤ وہاں شیخ عبدالقادر جیلانی کی صورت میں تمہیں اپنا گوہر مقصود مل جائے گا۔ وہ اس وقت تمام اولیاء کے سرتاج ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام کے ارشادات سن کر مجھ پر بے خودی طاری ہو گئی۔ جب حواس بجا ہوئے تو اپنے آپ کو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رہ کی خانقاہ کے دروازہ پر پایا۔ میں فوراً حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔

"مرحبا اے مرد خدا کہ خدا تعالےٰ نے زبان طیور سے تجھے عرفان

عطا فرمایا"۔

پھر آپ نے اپنی کلاہ مبارک میرے سر پر رکھ دی۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ کائنات کی ہر چیز میرے سامنے ہے۔ قریب تھا کہ عقل و خرد سے ہاتھ دھو بیٹھوں کہ حضرت نے اپنی چادر مجھے اڑھا دی۔ اور میں نے اپنے اندر طاقت محسوس کی۔ اس کے بعد میں کئی ماہ تک حضرت کی سرپرستی میں مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل و کرم سے نوازا۔

۱۳

بھنی ہوئی مرغی زندہ ہو گئی

جمادی الاول ۵۱۵ھ میں بغداد کی ایک عورت اپنے لڑکے عبداللہ کو ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "سیدی میرا یہ فرزند آپ سے بے حد عقیدت رکھتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ آپ سے فیض حاصل کرے اسے اپنی غلامی میں قبول فرمائیے"۔

آپ نے اس عورت کی استدعا قبول کر لی اور عبداللہ آپ کی خدمت میں رہنے لگا۔ حضرت نے اسے چند اذکار و اشغال کی تلقین فرمائی اور مجاہدہ و ریاضت کا حکم دیا۔

چند دن کے بعد عبداللہ کی ماں اپنے فرزند کو دیکھنے آئی۔ عبداللہ بہت دبلا اور زرد رو نظر آ رہا تھا اور جو کی روٹی کھا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ بھی اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ایک قاب میں بھنی ہوئی مرغی رکھی تھی۔ جس میں سے کچھ کھا چکے تھے اور

Marfat.com

ہڈیاں پاس پڑی تھی۔ اس عورت سے صبر نہ ہو سکا اور کہنے لگی۔ حضرت آپ تو مرغی کھاتے ہیں اور میرے بچے کو جو کی روٹی کھلاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ مرغی کی ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا۔

قُومِی بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَہِیَ رَمِیْمٌ۔

کھڑی ہو جا اس اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے

آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ مرغی زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور بولنے لگی وہ عورت سکتے میں آگئی۔ آپؒ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تیرا لڑکا جب اس درجے پر پہنچ جائے گا اس وقت جو جی چاہے کھائے اس وقت اس کے لئے جو کی روٹی ہی مناسب ہے وہ عورت بہت نادم ہوئی اور عفو تقصیر کی خواستگار ہوئی۔

(۴)

چور کو ابدال بنا دیا

ایک دن حضرت ابوالفتوحؒ سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں حضرت احمد ابدال عطسیؒ کی رحلت کی خبر لائے اور درخواست کی کہ ان کی جگہ کوئی دوسرا ابدال مقرر فرمایئے آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ جلد ہی کسی کو مقرر کیا جائے گا۔ اسی رات ایک چور چوری کی نیت سے آپ کے دولت کدے میں آیا ایک حجرہ سے کچھ برتن اٹھانا چاہتا تھا کہ یک لخت بینائی سلب ہو گئی۔ گھبرا کر حجرہ سے باہر نکلا۔ حضرتؒ نے دیکھ کر پوچھا "تو کون ہے اور یہاں کس غرض سے آیا ہے"؟ اس نے سچ سچ سارا حال بتا دیا۔ آپ نے اس سے توبہ کرائی اور پھر اپنا لعاب مبارک

Marfat.com

اس کی آنکھوں پر لگایا اس کی بینائی فوراً عود کر آئی۔ اب آپ نے اسے اپنے فیض باطنی سے نوازا اور تزکیہ نفس اور سلوک کی منازل طے کرا کر ابدال بنا دیا پھر اس کا تقرر حضرت احمد عطیٰ کی جگہ کر دیا۔

(۵)

عذاب قبر سے نجات دی

ایک دن بغداد کا ایک باشندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا حضرت آج میں نے اپنے والد مرحوم کو خواب میں دیکھا وہ عذاب میں مبتلا تھے اور کہہ رہے تھے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے لئے دعائے مغفرت کراؤ"

آپ نے یہ سن کر نہایت خشوع و خضوع سے اس شخص کے والد کے حق میں دعا فرمائی۔

دوسرے دن وہ شخص پھر حاضر ہوا اور کہنے لگا "یا حضرت آج میں نے خواب میں اپنے والد کو نہایت عمدہ حالت میں دیکھا۔ وہ سبز لباس میں ملبوس تھے اور نہایت شاداں و فرحاں تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی دعا کی بدولت مجھے عذاب قبر سے نجات دی اور اپنی رحمتوں سے نوازا ہے۔"

(۶)

سیلاب رک گیا

ایک دفعہ دریائے دجلہ میں خوفناک سیلاب آیا اور پانی دریا کے کناروں سے اچھل کر بغداد کی

Marfat.com

طرف بہنے لگا۔ اہل بغداد گھبرا اٹھے اور سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے خواستگار ہوئے۔ حضرت نے اسی وقت اپنا عصا لیا اور لوگوں کے ساتھ چل پڑے۔ دریا کے کنارے پر پہنچ کر اپنا عصائے مبارک وہاں گاڑ دیا اور فرمایا بس یہیں رک جاؤ۔ آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ طغیانی تھم گئی اور سیلاب کا پانی اترنا شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ دریا کے کناروں کے اندر اپنی اصلی حد پر بہنے لگا۔

(۷)

بارش موقوف ہو گئی

ایک دن سیدنا غوث اعظم اپنے مدرسہ میں وعظ فرما رہے تھے۔ سامعین ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے۔ یکایک سیاہ بادل گھر آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی لوگ بارش سے بچنے کے لئے منتشر ہونے لگے۔ آپ نے آسمان کی طرف نظر کی اور کہا "مولائے کریم میں تیرے بندوں کو جمع کرتا ہوں اور تو ان کو منتشر کرتا ہے۔ معاً بارش تھم گئی۔ اور لوگ جم کر بیٹھ گئے۔ شیخ عدی بن مسافر رحمہ اور حضرت کیماتیؒ جو اس موقع پر موجود تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ مدرسہ کے اندر جہاں تک سامعین موجود تھے۔ بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرتا تھا۔ لیکن مدرسہ کے باہر بارش بدستور جاری رہی۔

(۸)

درازئ عمر کی بشارت

آپ کے خادم شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابوالفتح الہرویؒ کا بیان ہے کہ حضرت مجھے ہمیشہ

Marfat.com

محمد طویل کے نام سے پکارا کرتے تھے حالانکہ میرا قد طویل نہیں تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا "سیدی میں تو لوگوں سے چھوٹا ہوں۔ آپ مجھے طویل فرماتے ہیں"
فرمایا "تو طویل العمر ہے"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شیخ ابو عبداللہ محمد ایک سو سینتیس برس تک جیے اور دور دراز مقامات کی سیاحت کی۔

(۹)

چھت گرنے کی اطلاع دے دی

ایام محرم ۵۵۹ھ میں ایک دن سیدنا غوث اعظمؓ اپنے مہمان خانہ میں تشریف فرما تھے۔ تین سو کے قریب لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ یکایک آپ اٹھ کر مہمان خانہ سے باہر تشریف لے گئے اور تمام لوگوں کو باہر آنے کے لئے پکارا۔ سب لوگ دوڑ کر باہر آئے۔ ان کا باہر آنا تھا کہ اس مکان کی چھت دھڑام سے گر پڑی۔ آپ نے فرمایا میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے غیب سے اطلاع دی گئی کہ اس مکان کی چھت گرنے والی ہے۔ چنانچہ میں باہر آ گیا اور آپ لوگوں کو بھی اپنے پاس بلا لیا کہ کوئی دب نہ جائے۔

(۱۰)

جنّ کا بھاگ جانا

ایک دفعہ ایک شخص آپ کی خدمت میں اصفہان سے حاضر ہوا اور عرض کیا "یا حضرت میری بیوی کو اکثر مرگی کے دورے پڑتے ہیں۔ بہت علاج کئے لیکن کسی سے کچھ افاقہ نہ ہوا۔
آپ نے فرمایا "یہ مرگی نہیں ہے بلکہ سراندیپ کا ایک شریر جن خانس تیری بیوی کو ستاتا ہے۔ اب تو گھر جا اور جب تیری بیوی کو دورہ پڑے تو اس کے

Marfat.com

کان میں کہنا عبد القادر جو بغداد میں رہتا ہے تجھ سے کہتا ہے کہ پھر نہ آنا مارا جائے گا۔"

اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اس کی بیوی بالکل شفایاب ہو گئی۔ دس سال بعد وہ پھر بغداد آیا اور بیان کیا کہ جس دن سے میں نے حضرت کے ارشاد کے مطابق عمل کیا ہے میری بیوی کو کبھی دورہ نہیں پڑا۔

(۱۱)

آواز کا یکساں پہنچنا

آپ کی مجالس میں بعض اوقات حاضرین کی تعداد ستر ستر ہزار سے بھی تجاوز کر جاتی تھی۔ اور لوگ کئی کئی فرلانگ تک پھیلے ہوتے تھے۔ لیکن آپ کی آواز نزدیک و دور ہر شخص کو یکساں پہنچتی تھی۔ حالانکہ کوئی دوسرا شخص گلا پھاڑ کر بھی چلاتا تو اس کی آواز اتنے مجمع عظیم میں دور کے لوگوں تک بمشکل پہنچتی تھی۔ اس کے برعکس آپ نہایت متانت اور وقار کے ساتھ اپنا وعظ فرماتے اور اس کا ایک ایک لفظ ہر شخص کو یکساں اور صاف سنائی دیتا۔

(۱۲)

گویا تائب ہو گیا

سیدنا غوث اعظمؒ ایک دن ایثار کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے۔ یکایک آپ خاموش ہو گئے اور آسمان کی طرف نظر اٹھائی۔ پھر آپ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "نہیں صرف سو دینار درکار ہیں۔"

آپ کا ارشاد سن کر کئی لوگ سو سو دینار لے کر حاضر ہوئے آپ نے صرف

Marfat.com

ایک شخص سے سو دینار لئے اور اپنے خادم کو حکم دیا "یہ سو دینار لے کر مقبرہ شونیزیہ پر جاؤ۔ وہاں تمہیں ایک بوڑھا بربط بجاتا ہوا ملے گا اسے یہ دینار دے کر میرے پاس لے آؤ"۔

خادم حسب حکم مقبرہ شونیزیہ پر پہنچا۔ وہاں فی الواقع ایک بوڑھا بربط بجا کر گا رہا تھا۔ خادم نے اسے سلام کیا اور یہ سو دینار اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے بوڑھے نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا۔ جب اسے ہوش آیا تو خادم نے کہا تمہیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بلا رہے ہیں۔ بوڑھا فوراً خادم کے ہمراہ ہو لیا۔ جب دونوں حضرت کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے بوڑھے سے فرمایا۔ تم اپنا قصہ بیان کرو۔ بوڑھا کہنے لگا "یا حضرت لڑکپن میں میں نہایت عمدہ گاتا بجاتا تھا۔ اور بربط نوازی میں کمال رکھتا تھا۔ لوگ میری آواز پر فدا تھے۔ لیکن جب میں بڑا ہوا تو میری مقبولیت بہت کم ہو گئی۔ میں نے شکستہ دل ہو کر شہر چھوڑ دیا اور عہد کر لیا کہ آئندہ صرف مُردوں کو اپنا گانا سنایا کروں گا۔ چنانچہ میں نے قبرستان ہی میں بود و باش اختیار کر لی اور وہاں ہی گاتا بجاتا رہتا ایک دن میں اپنے شغل میں مصروف تھا کہ ایک قبر سے آواز آئی۔

اے شخص تو مُردوں کو کب تک اپنا گانا سنائے گا اب خدا کی طرف رجوع کر مجھ پر سخت دہشت طاری ہوئی اور میں نے عالم بے خودی میں یہ اشعار پڑھے ؎

یَارَبِّ مَالِیْ عُدَّۃٌ یَوْمَ اللِّقَا
اِلَّا رَجَا قَلْبِیْ وَ نُطْقَ لِسَانِیْ

اے میرے رب یوم حشر کے لئے میرے پاس کوئی سرمایہ نہیں

سوائے اس کے کہ میرے دل میں تیری بخشش و رحمت کی امید ہو اور میری زبان پر حمد و ثناء

فَذَا أَمَكَ الرَّاجُوْنَ يَبْغُوْنَ الْمُنَىٰ
وَأَخْيَبْنَا إِنْ عُدْتُ بِالْحِرْمَانِ

تیرے رحمت کے امیدوار کل تیرے حضور میں سرخرو ہوں گے اگر میں محروم رہ گیا تو حیف ہے میری بدبختی پر۔

إِنْ كَانَ لَا يَرْجُوْكَ إِلَّا مُحْسِنٌ
فَبِمَنْ يَلُوْذُ وَيَسْتَجِيْرُ الْجَانِيْ

اگر صرف نیکو کار لوگ ہی تیری رحمت کے آرزو مند ہوتے تو تیرے گنہگار بندے کس کی پناہ لیتے۔

شَيْبِيْ شَفِيْعٌ يَوْمَ عَرْضِيْ وَاللِّقَا
فَعَسَاكَ تُنْقِذُنِيْ مِنَ النِّيْرَانِ

میری ضعیف العمری حشر کے دن تیری بارگاہ میں میری شفاعت کرے گی۔ امید ہے تو اس پر نظر کر کے مجھے اپنے دامنِ رحمت میں جگہ دے گا اور جہنم سے بچالے گا۔

یہ اشعار میری زبان پر تھے کہ آپ کے خادم نے آکر میرے ہاتھ پر سو دینار رکھ دیئے اب میں گانے بجانے سے توبہ کرتا ہوں اور اپنے خالقِ حقیقی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے اپنا بربط توڑ دیا۔

اس بوڑھے کی داستان سن کر لوگ دم بخود ہو گئے اور چالیس آدمیوں نے

Marfat.com

اسی وقت سو سو دینار ان بوڑھے کو دیئے۔ آپ کے خادم ابو رشد کا بیان ہے کہ یہ واقعہ دیکھ کر بیچارے زمین پر بیاتر ہو کر وہ تڑپنے لگے اور تڑپتے تڑپتے واصل بحق ہوگئے۔

(۱۳)

ایک نظر میں ایک سو چالیس ولی بنا دیئے

ایک دن ایک فقیر کافی دیر تک حضرت کی خدمت میں حاضر رہا اور عرض کیا: "سیدی پہلے تو یہاں روزانہ دریائے سخاوت موجیں مارتا تھا۔ لیکن آج بالکل سکون ہے اور دریائے سخاوت تھما ہوا معلوم ہوتا ہے۔" اس وقت ایک سو چالیس گمراہ اور بدکار لوگ مجلس میں موجود تھے آپ نے ان سب کو اپنے دونوں جانب کھڑا کر لیا اور پھر ان پر اپنی توجہ ڈالی۔ ایک ہی نظر میں سب کے دل کی دنیا بدل گئی اور سب مرتبۂ ولایت پر فائز ہوگئے۔ آپ نے فرمایا۔ "جا آج کی سخاوت یہی ہے۔"

(۱۴)

موت کی خبر پہلے دے دی

آپ کا ایک شاگرد علم فقہ میں نہایت غبی اور کند ذہن تھا۔ لیکن آپ اس کے ساتھ بہت محنت کرتے۔ آپ کے ایک عقیدت مند ابن سمحل نے ایک دن کہا۔ "سیدی آپ ایسے کند ذہن طالب علم پر ایسی محنت فرماتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا۔ "ایک ہفتہ کے بعد یہ محنت ختم ہوجائے گی"۔ ابن سمحل کہتے ہیں کہ جب ساتواں دن آیا تو وہ طالب علم یکایک بیمار ہوگیا۔ اور شام سے پہلے ہی

Marfat.com

فوت ہو گیا۔

(۱۵)

اشرفیاں خون بن گئیں

ایک دفعہ رات کے وقت عباسی خلیفہ مستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور سلام کر کے مؤدبانہ بیٹھ گیا۔ اس کے ہمراہ دس غلام اشرفیوں کی تھیلیاں اٹھائے ہوئے تھے۔ خلیفہ نے یہ اشرفیاں آپ کی خدمت میں پیش کیں آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے بہت منت سماجت کی۔ آخر آپ نے ایک تھیلی دائیں ہاتھ میں پکڑی اور ایک بائیں میں اور پھر دونوں کو دبایا اشرفیاں خون بن گئیں جو تھیلیوں سے ٹپکنے لگا۔

پھر آپ نے فرمایا "اے ابوالمظفر تم خدا سے نہیں ڈرتے کہ لوگوں کا خون نچوڑ کر میرے پاس لاتے ہو۔"

خلیفہ پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ بیہوش ہو گیا۔ اب حضرت نے نہایت جلال سے فرمایا "اگر اس کا نسبی رشتہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل نہ ہوتا تو خدا کی قسم اس خون کو اس کے محلوں تک بہا دیتا۔"

(۱۶)

بے موسم سیب پیدا کرنا

ایک دن خلیفۂ بغداد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کوئی کرامت دیکھنے کی آرزو کی۔ آپ نے فرمایا "تم کیا چاہتے ہو۔"

خلیفہ نے کہا۔ اس وقت میں دو تازہ سیب دیکھنا چاہتا ہوں۔

Marfat.com

ان دنوں سیبوں کا موسم نہیں تھا۔ لیکن آپ نے ہوا میں ہاتھ بلند کیا تو دو تازہ سیب آپ کے ہاتھ میں آگئے آپ نے ایک سیب چیرا تو وہ نہایت شیریں اور خوشبودار نکلا۔

اب آپ نے دوسرا سیب خلیفہ کی طرف بڑھایا اور فرمایا "اسے کاٹو" خلیفہ نے یہ سیب چیرا تو اس میں کیڑے پڑے ہوئے تھے۔ خلیفہ حیران رہ گیا اور پوچھا "حضرت یہ کیا بات ہے۔ آپ کا سیب تو نہایت عمدہ نکلا اور میرا سیب کیڑوں سے پر ہے"۔

آپ نے فرمایا۔" اے ابو لمظفر تمہارے سیب کو ظلم کے ہاتھ لگے اس لئے اس میں کیڑے پڑ گئے۔"

(۱۷)

چیل مر کر زندہ ہوگئی

ایک دن آپ اپنی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے۔ اس وقت سخت تیز ہوا چل رہی تھی۔ اتنے میں ایک چیل شور مچاتی ہوئی مجلس پر سے گزری۔ جس سے اہل مجلس کے خیالات پراگندہ ہوگئے۔ آپ نے اوپر نظر اٹھائی اور فرمایا "اے ہوا اس چیل کا سر اڑا دے۔"

یہ الفاظ ابھی زبان مبارک پر ہی تھے۔ کہ چیل کا سر ایک طرف اور دھڑ دوسری طرف جا گرا۔ اب آپ منبر سے نیچے اترے اور مردہ چیل کے ٹکڑوں پر ہاتھ رکھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا۔ اسی وقت وہ چیل قدرتِ الٰہی سے زندہ ہو کر اڑ گئی۔

Marfat.com

(۱۸)

گستاخ چڑیا ہلاک ہوگئی

ایک دفعہ آپ وضو کر رہے تھے کہ ایک چڑیا اڑتے ہوئے آئی اور آپ پر بیٹ کر دی۔ بیٹ کرتے ہی چڑیا مر کر گر پڑی۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو کپڑے سے بیٹ دھوئی اور پھر اسے اتار کر شیخ عمر بن مسعود کو دے دیا اور فرمایا کہ اسے فروخت کر کے قیمت خیرات کر دو۔ یہ اس کا بدلہ ہے۔

(۱۹)

مریضِ استسقاء شفایاب ہوگیا

خلیفہ المستنجد باللہ کا ایک رشتہ دار مرض استسقاء میں مبتلا ہوگیا۔ بہت علاج کیے۔ کچھ افاقہ نہ ہوا بالآخر اسے آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ اس کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی اور مرض کی شدت کی وجہ سے پیٹ بہت پھولا ہوا تھا۔ آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔ آناً فاناً اس کا پیٹ قدرتی حالت پر آگیا۔ اور مریض بالکل شفایاب ہوگیا۔

(۲۰)

لاغر اونٹنی برق رفتار بن گئی

ایک دن شیخ ابو حفص عمر بن صالح حدادی اپنی اونٹنی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا" میرا حج پر جانے کا ارادہ ہے لیکن میری یہ اونٹنی نہایت لاغر ہے اور طویل سفر کرنے سے معذور ہے اور کوئی سواری

Marfat.com

میرے پاس نہیں ہے۔" آپ نے یہ سن کر اپنا ہاتھ اس اونٹنی کی پیشانی پر رکھا اور اپنے قدم مبارک سے اسے ایک ٹھوکر لگائی۔ شیخ ابو حفص کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ اونٹنی نہایت توانا ہو گئی اور برق رفتاری میں سب اونٹنیوں پر بازی لے گئی۔

(۲۱)

آپ کا پانی پر چلنا

حضرت سہیل بن عبداللہ تستریؒ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کئی دن تک بغداد سے غائب رہے۔ اہل بغداد بہت مضطرب ہوئے اور آپ کی جستجو کرنے لگے کسی شخص نے آکر بتایا کہ میں نے آپ کو دریائے دجلہ کی طرف جاتے دیکھا ہے لوگوں کا ایک انبوہ کثیر دریا پر پہنچا دیکھا کہ آپ دریا کے پانی پر چل کر ہجوم کی طرف آرہے ہیں اور ہزارہا مچھلیاں انبوہ در انبوہ آکر آپ کے پاؤں چوم رہی ہیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا لوگوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی سبز جائے نماز آپ کے عین سامنے ہوا میں معلق ہو گئی اس پر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ ایک سطر میں۔

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

اور دوسری سطر میں سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لکھا ہوا تھا۔

آپ اس جائے نماز پر کھڑے ہو گئے اور بہت سے افراد غیب سے نمودار ہو کر آپ کے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے ان لوگوں کے چہرے نورانی

Marfat.com

باوقار تھے اور آنکھیں پُر نم تھیں۔ اہلِ بغداد نے بھی اب کنارے پر اپنی صفیں آپ کے پیچھے باندھ لیں اور سب نے عجیب کیف و سرور کے عالم میں نماز ادا کی۔ نماز کے بعد آپ نے یہ دعا بلند آواز سے پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِکَ وَخِیْرَتِکَ
مِنْ خَلْقِکَ اَنَّکَ لَا تَقْبِضُ رُوْحَ مُرِیْدِہٖ اَوْمُرِیْدٍ کَا
اَلَا ذَوَابِیْ اِلَّا عَلٰی تَوْبَۃٍ۔

الٰہی تیرے حبیب اور بہترین خلائق حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر تیری بارگاہ میں التجا کرتا ہوں کہ تو میرے مریدوں اور مریدوں کے مریدوں کی روح توبہ کے بغیر قبض نہ کرنا۔

اس وقت آپ کے لبوں سے ایک سبز رنگ کا نور نکل رہا تھا۔ جس کا رخ آسمان کی جانب تھا۔ دعا کے خاتمہ پر رجال الغیب نے "آمین" کہا اور غیب سے سب لوگوں نے یہ آواز سنی۔

اَبْشِرُوْا فَاِنِّیْ قَدِ اسْتَجِیْبَتْ لَکَ۔
خوش ہو جاؤ۔ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی۔

(۲۲)

عالمِ برزخ میں شیخ حماد کی امداد

ایک دفعہ سیدنا غوث اعظمؓ چند خدام کے ہمراہ قبرستان شونیزیہ میں فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے۔ ہر قبر پر تھوڑی دیر ٹھہرے۔ لیکن شیخ حماد الدباسؒ (جو آپ کے استاد طریقت تھے) کی قبر پر آپ

Marfat.com

آپ بہت دیر تک کھڑے رہے حتیٰ کہ آفتاب بلند ہو گیا اور دھوپ تیز ہو گئی پھر آپ چل کھڑے ہوئے اس وقت چہرۂ اقدس پر بشاشت تھی خدام نے عرض کیا "سیّدی شیخ حماد کی قبر پر آپ بہت دیر ٹھہرے اس کا کیا سبب ہے"۔ آپ نے فرمایا۔ آج سے بائیس سال قبل ۱۵ شعبان ۴۹۹ھ جمعۃ المبارک کے دن کا ذکر ہے کہ میں شیخ حمادؒ اور کچھ دوسرے لوگوں کے ہمراہ جمعہ کی نماز کے لئے گھر سے روانہ ہوا۔ جب ہم دریا کے پل پر پہنچے تو شیخ حمادؒ نے زور سے دھکا دے کر مجھے پانی میں گرا دیا۔ اس وقت سخت سردی کا موسم تھا اور دریا کا پانی برف کی طرح سرد تھا۔ میں نے گرتے گرتے غسلِ جمعہ کی نیت کر لی۔ چند کتابیں میرے پاس تھیں وہ میں نے ہاتھ بلند کر کے بھیگنے سے بچا لیں۔ باہر نکل کر میں نے اپنا صوف کا جبّہ نچوڑ کر پھر پہن لیا۔ لیکن سردی سے مجھے بہت اذیت ہوئی۔ دوسرے لوگوں نے مجھے پھر پانی میں گرانا چاہا لیکن شیخ حمادؒ نے انہیں سخت ڈانٹ پلائی اور فرمایا کہ میں نے شیخ عبدالقادرؒ کو امتحان کے لئے پانی میں گرایا تھا مجھے معلوم ہے کہ ان میں پہاڑ کی سی استقامت ہے۔ وہ وقت تو گزر گیا مگر آج میں جب شیخ حمادؒ کی قبر پر پہنچا تو دیکھا کہ بہشتی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ سر پر ایک تاج مرصع ہے اور پاؤں میں سونے کی نعلیں ہیں لیکن ایک ہاتھ شل ہے۔ میں نے اس ہاتھ کے شل ہونے کا سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ فلاں دن میں نے تمہیں دھکا دے کر پانی میں گرایا تھا اسی سبب سے میرا یہ ہاتھ بیکار کر دیا گیا ہے۔ اب خدا کے لئے مجھے معاف کر دو۔ میں نے کہا "میں نے آپ کو سچے دل سے معاف کر دیا" پھر شیخ حمادؒ نے

Marfat.com

کہا - اب بارگاہِ الٰہی میں دعا کرو کہ وہ میرا ہاتھ درست کر دے میں نے دعا
کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ پانچ سو اولیاء اللہ میری دعا کے ساتھ آمین کہتے
تھے اللہ نے میری دعا قبول فرمائی اور شیخ حمادؒ کا ہاتھ درست کر دیا پھر انہوں
نے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور میں ان سے رخصت ہوا۔ یہی
وجہ میرے وہاں زیادہ دیر ٹھہرنے کی تھی۔

(۲۴۳)

کتے کو شیر پر غالب کر دیا

شیخ ابو مسعود احمد بن ابو بکر حریمی کا بیان ہے کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
کے ایک ہم عصر ولی اللہ شیخ احمد جام زندہ پیلؒ ایک ہیبت ناک شیر پر سوار
ہو کر پھرا کرتے اور جس شہر میں جاتے وہاں کے باشندوں سے اپنے شیر
کی خوراک کے لئے ایک گائے طلب کیا کرتے تھے ایک دفعہ پھرتے پھراتے
بغداد پہنچے اور سیدنا غوث اعظمؒ کے پاس کہلا بھیجا کہ میرے شیر کے لئے
ایک گائے بھیج دیجئے آپ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ جلد ہی گائے آپ کو
بھیج دی جائے گی۔ شیخ احمد جامؒ کی آمد کی اطلاع آپ کو ایک دن پہلے
ہی مل چکی تھی۔ اور آپ نے ایک گائے تلاش کر رکھی تھی۔ شیخ احمد جام
کا پیغام ملنے پر آپ نے ایک خادم کے ساتھ وہ گائے روانہ کر دی ایک
مریل سا کتا آپ کے دروازے پر پڑا رہتا تھا وہ بھی گائے کے ساتھ ہو لیا
جب گائے احمد جامؒ کے پاس پہنچی تو انہوں نے اپنے شیر کو اشارہ کیا کہ لے
تیری خوراک آ پہنچی۔ شیر فوراً گائے پر جھپٹا۔ ابھی وہ گائے تک نہیں پہنچا تھا

Marfat.com

کہ مریل کتے نے اچھل کر شیر کو پکڑ لیا اور اپنے پنجوں سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا اور اس گائے کو ہنکاتا ہوا واپس سیدنا غوث اعظمؓ کے پاس لے آیا۔ شیخ احمد جامؒ بہت نادم ہوئے اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے۔

(۲۴)

جہاز کو ڈوبنے سے بچالیا

ایک دن آپ اپنے مدرسہ میں درس و تدریس میں مشغول تھے کہ یکایک آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ اور آپ نے اپنا ہاتھ چادر کے اندر کر لیا کچھ دیر بعد جب باہر نکالا تو آستین سے پانی ٹپک رہا تھا۔ طلباء آپ کے جلال سے مبہوت ہو گئے اور کچھ دریافت نہ کر سکے اس واقعہ کے دو ماہ بعد کچھ سوداگر بحری سفر کے بعد بغداد پہنچے اور بہت سے تحائف لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے طلباء کے سامنے ان کا حال پوچھا سوداگروں نے بیان کیا کہ دو ماہ ہوئے ہم پر سکون سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ یکایک تیز و تند ہوا چلنے لگی۔ اور سمندر میں ایک ہولناک تلاطم پیدا ہوا۔ ہمارا جہاز گرداب میں پھنس کر ڈوبنے لگا۔ اس وقت بے اختیار ہماری زبان سے "یا شیخ عبد القادر جیلانی" نکلا۔ ہم نے دیکھا .... کہ ایک ہاتھ غیب سے برآمد ہوا اور اس نے جہاز کو کھینچ کر کنارے پر لگا دیا۔ طلباء نے اس واقعہ کی تاریخ پوچھی تو وہی تھی۔ جس دن آپ نے بھیگی ہوئی آستین اپنی چادر سے نکالی تھی۔

Marfat.com

(۲۵)

گستاخ چوہا ہلاک ہوگیا

ایک رات آپ کچھ لکھ رہے تھے کہ ایک چوہے نے چھت میں سے کئی بار مٹی گرائی۔ آپ نے ہر بار مٹی صاف کی۔ لیکن چوہا باز نہ آیا۔ آخر آپ نے اوپر نظر اٹھائی اور فرمایا۔

" تیرا سر اڑ جائے"۔

اسی وقت وہ چوہا مرکر گر پڑا۔ لیکن آپ پر رقت طاری ہو گئی اور آپ نے لکھنا چھوڑ دیا۔ ایک خادم نے عرض کیا "یا حضرت یہ چوہا اپنے کیفرکردار کو پہنچا۔ آپ کیوں آزردہ ہوتے ہیں"۔

فرمایا۔ ڈرتا ہوں کہ کسی مسلمان سے مجھے اذیت پہنچے اور اس کا یہی حال نہ ہو

(۲۶)

بےمثال استقامت

شیخ عبدالرزاق تاج الدین کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میرے والد ماجد نے بتایا کہ ایک دن میں جامع منصوری میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اثنائے نماز ایک خوفناک اژدہا برآمد ہوا اور میرے سجدہ کی جگہ پر منہ کھول کر بیٹھ گیا۔ جب میں قعدہ میں بیٹھا تو وہ اژدہا میری رانوں پر سے گزر کر گردن پر چڑھ گیا۔ لیکن اللہ نے مجھے استقامت عطا کی اور میں مطلق ہراساں نہ ہوا۔ جب میں نے سلام پھیرا تو وہ اژدہا چلا گیا۔ دوسرے دن بغداد سے باہر ایک ویران جگہ سے میرا گزر ہوا ایک مہیب صورت شخص کو وہاں کھڑے پایا اس نے کہا یا حضرت میں جن ہوں اور میں

Marfat.com

ہی اژدہا کی صورت میں کل آپ کی نماز میں مخل ہوا تھا۔ میں بہت سے اولیاء اللہ کو آزما چکا ہوں۔ لیکن واللہ آپ جیسا ثابت قدم کسی کو نہ پایا۔ پھر اس نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور آئندہ کے لئے کسی کو نہ ستانے کا عہد کیا۔

(۲۷)

زمین کی طنابیں کھنچ گئیں شیخ ابوالحسن بغدادیؒ سے روایت ہے کہ ۵۵۲ھ میں ایک رات میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ یکایک آپ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے میں پانی کا لوٹا بھر کر آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ لیکن آپ نے کچھ توجہ نہ فرمائی۔ چلتے چلتے آپ فصیل شہر کے دروازے پر پہنچے۔ دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ شہر سے باہر نکلے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے رہا۔ چند قدم چلے تھے کہ ایک عظیم الشان شہر نظر آیا۔ آپ اس میں داخل ہو کر ایک مکان کے اندر چلے گئے۔ وہاں چھ آدمی بیٹھے تھے وہ ازراہِ تعظیم کھڑے ہو گئے اور آپ کو سلام کیا مکان کے ایک کونے سے کسی کے کراہنے کی آواز آ رہی تھی تھوڑی دیر میں وہ آواز بند ہو گئی اتنے میں ایک شخص آیا اور اس کونے سے ایک میت کندھے پر اٹھا کر باہر چلا گیا۔ پھر ایک نصرانی وضع کا شخص آپ کے سامنے حاضر ہوا اس کا سر برہنہ تھا اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ آپ نے اس کے سر اور لبوں کے بال تراشے پھر اسے کلمہ شہادت پڑھایا اور ان چھ اشخاص سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"میں بہ حکم الٰہی اس شخص کو متوفی کا قائم مقام کرتا ہوں"۔

ان اشخاص نے بیک زبان کہا۔ "ہمارے سر آنکھوں پر"۔ پھر آپ اس شہر سے

Marfat.com

باہر تشریف لے آئے چند ہی قدم چلے تھے کہ بغداد کی شہر پناہ آ گئی۔ پہلے کی طرح اس کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ اپنے دولت کدہ پر تشریف لے آئے۔

صبح ہوئی اور میں آپ سے درس لینے بیٹھا تو آپ کو قسم دے کر رات کے واقعہ کی تفصیل پوچھی۔ آپ نے فرمایا پہلے عہد کرو کہ جب تک میں زندہ ہوں اس واقعہ کا اظہار کسی سے نہ کرو گے۔ میں نے وعدہ کیا تو فرمایا۔ رات کو جس شہر میں ہم گئے تھے وہ نہاوند تھا جو بغداد سے دور دراز فاصلہ پر واقع ہے، مکان میں جو چھ آدمی تھے وہ ابدال وقت ہیں۔ جس شخص کے کراہنے کی آواز تم نے سنی وہ ساتواں ابدال تھا اس وقت اس کا عالمِ نزع تھا۔ جب وہ واصل بحق ہو گیا تو اس کی میّت حضرت خضر علیہ السلام اٹھا کر لے گئے۔ جس آدمی کو میں نے کلمۂ شہادت پڑھایا وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا ایک عیسائی تھا۔ میں نے اللہ کے حکم سے مرحوم ابدال کی جگہ اسے ساتواں ابدال مقرر کیا۔ شیخ ابو الحسن بغدادی کہتے ہیں کہ میں اس واقعہ کی تفصیل سن کر مبہوت ہو گیا۔

(۴۸)

بچھو کا ہلاک ہونا

ایک دن آپ سواری پر جامع منصوری نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ جب وہاں سے واپس تشریف لائے تو آپ نے اپنی چادر اتاری اور اپنے کپڑوں کے نیچے سے ایک بچھو نکال کر زمین پر پھینک دیا۔ یہ بچھو بھاگنے لگا تو آپ نے فرمایا مُوْتِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ "تو اللہ کے حکم سے مرجا" آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ بچھو آناً فاناً ہلاک ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جامع منصوری سے یہاں تک اس

Marfat.com

بچھو نے مجھے ساٹھ دفعہ کاٹا ۔ لیکن میں نے صبر کا اجر حاصل کرنے کے لئے اُف تک نہیں کی اس کی ہلاکت دوسرے لوگوں کو آزار سے بچانے کے لئے ہے۔

(۲۹)

خشک درخت ہرے ہوگئے

آپ کے ایک محب شیخ علی بن ابن نصر الہیتیؒ ایک دفعہ علیل تھے ۔ اور شیخ ابو المظفر اسمٰعیل کے باغ میں مقیم تھے ۔ آپ ان کی عیادت کے لئے اس باغ میں تشریف لے گئے ۔ باغ میں کھجور کے دو خشک درخت تھے اور چار سال سے پھل نہیں دیتے تھے آپ نے ایک درخت کے نیچے وضو کیا اور دوسرے کے نیچے دو رکعت نماز ادا کی ۔ پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے ۔ خدا کی قدرت چھ سات دن کے اندر وہ درخت ہرے بھرے ہوگئے اور ان کی ٹہنیاں پھل سے لد گئیں ۔ حالانکہ وہ کھجوروں کے پھل لانے کا موسم نہیں تھا۔

(۳۰)

کبوتری اور قمری کا عجیب واقعہ

ایک دفعہ آپ شیخ ابو الحسن علی بن احمد الازجیؒ کی عیادت کے لئے ان کے مکان پر تشریف لے گئے انہوں نے ایک کبوتری اور ایک قمری پال رکھی تھی ۔ شیخ ابو الحسنؒ نے حضرت سے عرض کیا "حضور اس قمری نے نو ماہ سے بولنا ترک کر دیا ہے اور یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی"۔ آپ نے قمری سے مخاطب ہو کر فرمایا "اے قمری اپنے رب کی تسبیح کر"۔ آپ کا ارشاد سنتے ہی قمری نہایت خوش الحانی سے بولنے لگی ۔ پھر آپ نے کبوتری سے فرمایا

Marfat.com

اے کبوتری اپنے مالک کو فائدہ پہنچا"۔ چند دن بعد اس کبوتری نے انڈے دیئے اور بچے نکالے اور پھر کبھی بیمار نہ ہوئی۔ قمری اس کے بعد کبھی خاموش نہ ہوئی۔ بغداد کے لوگ اکثر شیخ ابوالحسن" کے گھر اس کی آواز سننے آتے تھے۔

(۱۳۱)

ولایت سلب کرلی

شیخ عبداللہ محمد حسینی سے روایت ہے کہ ایک دن میں شیخ علی بن الہیتی" کے ہمراہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی" کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دروازے پر ہم نے دیکھا کہ ایک جوان چت پڑا ہوا ہے اس نے ہمیں دیکھتے ہی شیخ علی بن الہیتی" سے مخاطب ہو کر نہایت لجاجت سے کہا "خدارا شیخ عبدالقادر کی خدمت میں میری سفارش کر دیجئے گا!"

جب ہم اندر پہنچے اور پیشتر اس کے کہ شیخ علی بن الہیتی" اس نوجوان کے بارے میں کچھ کہتے آپ نے فرمایا "علی دروازے پر جو شخص پڑا ہے وہ میں تمہیں دیتا ہوں" شیخ علی نے دروازے پر جا کر اس شخص سے کہا۔

" سیدنا شیخ عبدالقادر" نے تیرے متعلق میری سفارش قبول فرمالی ہے"۔

اتنا سنتے ہی وہ شخص ہوا میں پرواز کر کے نظروں سے غائب ہو گیا پھر ہم نے آپ سے اس نوجوان کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا "یہ شخص صاحب حال تھا۔ آج ہوا میں پرواز کرتا ہوا بغداد پر سے گزرا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ اس شہر میں میری مثل کوئی نہیں ہے۔ میں نے بفضل الٰہی اس کا حال سلب کر لیا اور وہ اڑنے کی قوت سے محروم ہو کر ہمارے دروازے پر آگرا۔ اگر شیخ علی" اس کی سفارش نہ کرتے تو وہ یونہی پڑا رہتا۔

Marfat.com

(۳۲)

سانپ سے ہم کلام ہوئے

ایک دفعہ مدرسہ نظامیہ میں مسئلہ قضاء و قدر پر گفتگو فرما رہے تھے۔ بہت سے لوگ وہاں حاضر تھے۔ یکایک ایک بڑا سانپ چھت سے گرا اور اپنا پھن اٹھا کر سامنے کھڑا ہو گیا۔ لوگ ڈر کر ادھر ادھر ہو گئے۔ لیکن آپ نہایت اطمینان سے بیٹھے رہے اور تقریر جاری رکھی۔ سانپ تھوڑی دیر اپنا منہ ہلا کر چلا گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضور اس سانپ نے کیا کہا۔ آپ نے فرمایا یہ سانپ کہتا تھا کہ میں نے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا لیکن آپ جیسی استقامت کسی میں نہ پائی میں نے اس سے کہا تو زمین کا کیڑا ہے اور تیری ہر حرکت قضا و قدر کے تابع ہے۔ میں قضا و قدر کے موضوع پر تقریر کر رہا تھا۔ کہ تو میرے اوپر گرا گویا تو نے چاہا کہ میرا قول اور فعل دونوں برابر ہو جائیں۔

(۳۳)

ایک دوشیزہ کو جن سے چھڑایا

شیخ ابو سعید عبد اللہ بن احمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میری کنواری جوان بیٹی کسی ضرورت سے مکان کی چھت پر گئی۔ وہاں سے اسے کوئی جن اٹھا کر لے گیا۔ میں نے بہتیری جستجو کی لیکن اس کا کچھ پتہ نہ چلا۔ ہمیں اس کی جدائی سے کسی کل چین نہیں پڑتا تھا۔ بالآخر میں سیدنا غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اپنی بپتا سنائی۔ آپ نے فرمایا "آج رات تم بغداد سے باہر ویرانہ کرخ کے فلاں ٹیلے پر جانا اور وہاں بسم اللہ

Marfat.com

عَلٰی نِیَّۃِ عَبْدِ الْقَادِرِ پڑھ کر زمین پر دائرہ کھینچ کر اس کے اندر بیٹھ جانا اور یہی پڑھتے رہنا نصف شب کے بعد جنات کے گروہ مختلف صورتوں میں تمہارے پاس سے گزریں گے۔ ان سے خوف مت کرنا صبح کے قریب جنات کا بادشاہ اپنے لاؤ لشکر سمیت گزرے گا اور تم سے تمہاری حاجت پوچھے گا۔ تم کہنا کہ مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی نے بھیجا ہے پھر تم اپنی بیٹی کا واقعہ اس سے بیان کر دینا۔

شیخ ابو سعید عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کے حسب ارشاد عمل کیا۔ صبح کے قریب شاہِ جنات مع لشکر آیا اور اس نے مجھ سے میری حاجت پوچھی جب میں نے سیدنا شیخ عبدالقادر کا اسم گرامی لیا تو وہ اپنی سواری سے اتر کر دست بستہ میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور کہا "کیا حکم ہے"۔ میں نے اپنی بیٹی کے غائب ہونے کا سارا ماجرا بیان کیا بادشاہ نے اسی وقت اپنے لشکر کو حکم دیا کہ جس شریر نے یہ حرکت کی ہے اسے ابھی میرے سامنے حاضر کرو۔ چند لمحوں میں بادشاہ کے لشکری ایک جن کو پکڑ کر لے آئے۔ اس کے ہمراہ میری بیٹی بھی تھی۔ لشکریوں نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ ملک چین کے سرکش جنوں میں سے ہے۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا تو نے یہ حرکت کیوں کی۔ اس نے کہا "میں عشق کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا"۔ بادشاہ نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دیا اور لڑکی میرے حوالے کر دی۔ رخصت ہوتے وقت میں نے بادشاہ سے پوچھا "اے بادشاہ کیا وجہ ہے کہ تو نے حضرت شیخ عبدالقادر کا اتنا ادب کیا ہے"۔ بادشاہ نے کہا۔

Marfat.com

"میری کیا مجال ہے کہ میں حضرتؒ کے ادب میں کچھ کوتاہی کروں جب وہ نظر اٹھاتے ہیں تو ان کی ہیبت و جلال سے جن و بشر کانپ اٹھتے ہیں"۔

(۳۴)

دور دراز فاصلہ سے غائبانہ امداد کرنا

شیخ ابو عمر عثمان اور شیخ عبدالخالق حریمیؒ کا بیان ہے کہ ۳ صفر ۵۵۵ھ کو ہم مدرسہ میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ یکایک آپ نے کھڑاویں پہنیں اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ سلام پھیر کر آپ نے زور سے نعرہ مارا اور ایک کھڑاؤں پاؤں سے اتاری اور ہوا میں اچھال دی یہ کھڑاؤں "آناً فاناً" ہماری نظروں سے غائب ہو گئی۔ پھر آپ نے ایک اور نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں بھی ہوا میں پھینک دی۔ آپ اس وقت نہایت جلال کی حالت میں تھے۔ اس لیے ہم میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ آپ سے کھڑاویں پھینکنے کا سبب پوچھے زیادہ سے زیادہ ہم نے یہ کیا کہ اس واقعہ کا دن اور وقت لکھ لیا۔ تین دن کے بعد بغداد میں ایک "قافلہ آیا"۔ اہل قافلہ آپ کی خدمت میں بہت سے تحائف اور زرنقد لائے اور ان کے ساتھ آپ کی دونوں کھڑاویں بھی حاضر کیں ہم نے ان سے ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے بتایا ۳ صفر ۵۵۵ھ کو فلاں وقت ہمارا قافلہ ایک جنگل سے گزر رہا تھا کہ بہت سے مسلح ڈاکو ہم پر ٹوٹ پڑے اور سب کچھ لوٹ لیا اس وقت ہم نے سیدنا غوث اعظمؒ کی دہائی دی یکایک ہم نے دو خوفناک نعرے سنے جن سے سارا جنگل لرز اٹھا۔ تھوڑی

Marfat.com

دیر بعد وہ قزاق دوڑتے ہوئے ہمارے پاس آئے اور کہا خدا کے لئے ہمیں معاف کر دو اور چل کر اپنا مال لے لو۔ ہم ان کے ساتھ گئے اور دیکھا کہ ان کے دو سردار مرے پڑے ہیں اور یہ دونوں کھڑاویں ان کے سینوں پر رکھی ہیں۔ ہم نے اپنا مال و اسباب واپس لے لیا۔ اور آج یہاں پہنچے ہیں۔ اس واقعہ کا وقت ملایا گیا تو وہی تھا۔ جب آپ نے کھڑاویں ہوا میں پھینکی تھیں۔

(۳۵)

حقیقت کو خواب میں بدل دیا ایک دفعہ آپ کے ایک خادم علی الصبح آپ کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا" یا حضرت میں ایک بڑے موذی مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ میرے حق میں شفا یابی کی دعا فرمائیں" آپ نے فرمایا" کیا ہوا؟"

اس نے کہا۔ آج رات خواب میں میں نے ستر عورتوں سے مقاربت کی اس طرح ستر بار مجھے غسل کی حاجت ہوئی"۔ آپ نے فرمایا۔ گھبراؤ نہیں مجھے اطلاع دی گئی کہ تم اپنی زندگی میں ستر بار زنا کے مرتکب ہو گے میں نے اللہ تعالٰے سے دعا کر کے ان واقعات کو عالم بیداری سے عالمِ خواب میں تبدیل کرا لیا۔ انشاء اللہ تعالٰے اب تم اس گناہِ کبیرہ سے محفوظ رہو گے"۔

(۳۶)

ایک وقت میں ستر جگہ جانا ایک دفعہ ماہ رمضان المبارک میں ایک مرید آپ کی خدمت میں

Marfat.com

ہوا اور التجا کی کہ آج شام کو روزہ میرے غریب خانہ پر افطار فرمائیں۔آپ نے اس کی درخواست قبول کر لی۔اسی طرح یکے بعد دیگرے ستر مرید آپ کو افطار کی دعوت دینے آئے اور آپ نے ہر ایک سے اس کے ہاں آنے کا وعدہ فرمالیا جب افطار کا وقت آیا تو آپ ہر ایک مرید کے گھر موجود تھے۔ صبح کو جب یہ سب لوگ آپ کے مدرسہ میں جمع ہوئے تو ہر ایک نے ازراہِ فخر بیان کیا کہ کل شام حضرت نے میرے غریب خانے میں قدم رنجہ فرما کر روزہ افطار کیا غرض سب ایک دوسرے کو جھٹلانے لگے۔ مدرسہ کے خدام نے ان کا جھگڑا سنا تو کہا "رات کو تو حضرتؒ مدرسہ سے باہر کہیں تشریف ہی نہیں لے گئے آپ نے تو ہمیں ہمارے ساتھ روزہ افطار فرمایا" اب تو سب کو حیرت ہوئی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا"اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں تم سب سچے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو اتنی قوت عطا کی ہے کہ وہ بیک وقت بہت سے مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں"۔

(۴۷)

بابرکت قمیص

ایک دفعہ حضرت شیخ علی بن ابی نصر الہیتیؒ اپنے مرید شیخ علی بن ادریس یعقوبیؒ کو سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں لے گئے آپ شیخ علی بن ابی نصر الہیتیؒ سے بہت محبت رکھتے تھے ان کی رعایت سے آپ شیخ علی بن ادریس یعقوبیؒ کے ساتھ نہایت تلطف سے پیش آئے اور ازراہِ شفقت اپنی قمیص اتار کر انہیں پہنادی۔ پھر ان سے مخاطب ہو کر فرمایا "علی تم نے تندرستی کی قمیص پہن لی"۔

Marfat.com

شیخ علی ابن لوریس یعقوبیؒ کا بیان ہے کہ اس قمیص مبارک کو پہنے ہوئے آج مجھے پینسٹھ برس ہو چکے ہیں لیکن آج تک مجھے کوئی بیماری نہیں ہوئی۔

(۳۸)

ایک اشارے سے پرندے کا مرنا

ایک دن آپ اپنی مجلس میں قدرت الٰہی کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک عجیب الخلقت پرندہ فضائے آسمانی میں نمودار ہوا لوگ اشتیاق سے دیکھنے لگے۔ آپ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: "اس خالق اکبر کی قسم۔ اگر میں اس پرندے سے کہوں کہ تو اللہ کے حکم سے مر جا تو یہ فوراً مر جائے" ابھی یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک پر ہی تھے کہ وہ پرندہ مر کر زمین پر گر پڑا اور لوگ دم بخود ہو گئے۔

(۳۹)

غیب سے سبز پرندوں کا ظاہر ہونا

ایک دفعہ آپ وعظ فرما رہے تھے کہ حاضرین مجلس میں سے بعض لوگوں میں کچھ بے توجہی سی پیدا ہو گئی آپ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا "تم میرے کلام پر دھیان نہیں دے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہے تو میری تقریر سننے کے لئے سبز پرندوں کو بھیج دے"۔ آپ کے یہ الفاظ فرماتے ہی سبز پرندوں کے غول کے غول فضا میں نمودار ہوئے اور آ کر مجلس میں ادھر ادھر بیٹھ گئے۔ یہ واقعہ دیکھ کر لوگ ششدر رہ گئے۔

Marfat.com

(۴۰)

مکھی کا آپ کے جسم پر نہ بیٹھنا

شیخ محمد بن خضرؒ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں تیرہ سال تک شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی خدمت میں رہا۔ لیکن میں نے آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی بیٹھتے نہیں دیکھی اور نہ کبھی آپ کی ناک سے رینٹھ یا دہن مبارک سے بلغم نکلتے دیکھی۔

(۴۱)

اولیائے کرام پر برتری

شیخ ابوالعاص موصلیؒ کا بیان ہے میرے والد بزرگوار نے خواب میں دیکھا کہ بڑے بڑے عظیم المرتبت اولیائے کرام ایک محفل میں جمع ہیں اور صدر محفل حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ ہیں۔ ان اولیاء اللہ میں بعض کے سر پر صرف عمامہ تھا۔ بعض کے سر پر عمامہ اور ایک چادر اور بعض کے سر پر عمامہ اور اس پر دو چادریں تھیں۔ لیکن آپ کے سر اقدس پر عمامہ اور اس پر تین چادریں تھیں۔ میں ابھی آپ کی عظمت جمال کا مشاہدہ کر رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ آپ بہ نفس نفیس میرے سرہانے کھڑے ہیں۔ میرے بیدار ہوتے ہی فرمایا ان تینوں چادروں کے متعلق سوچ رہے ہو۔ ان میں ایک چادر شریعت کی ہے دوسری حقیقت کی اور تیسری عظمت و بزرگی کی ہے۔

(۴۲)

مجلس پر آپ کا پرواز کرنا

آپ کے خادم خطابؒ کا بیان ہے کہ

Marfat.com

ایک دن آپ وعظ فرما رہے تھے۔ کہ یکایک آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی اور آپ وعظ ترک کر کے تمام اہلِ مجلس کے سامنے ہوا میں پرواز کرنے لگے۔ دورانِ پرواز آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے "آپ اسرائیلی ہیں اور میں محمدیؐ۔ کچھ دیر یہاں تشریف رکھیئے اور اس محمدی کی چند باتیں سن لیجئے"۔ چند لمحات کے بعد آپ منبر پر تشریف لے آئے اور پھر وعظ میں مشغول ہو گئے مجلس برخاست ہوئی تو لوگوں نے دورانِ پرواز آپ کے ارشادات کی وضاحت چاہی۔ آپ نے فرمایا "حسنِ اتفاق سے آج حضرت خضر علیہ السلام کا گزر اس طرف ہوا۔ میں ان سے مجلس میں تشریف آوری کے لئے کہہ رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے میری درخواست قبول کر لی اور مجلس میں کچھ دیر میرا کلام سنتے رہے"۔

(۳۴)

لوگوں کے دلوں پر قبضہ

شیخ عمر بزازؒ کا بیان ہے کہ میں ۱۵ جمادی الآخر ۵۵۶ھ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی معیت میں نماز جمعہ کے لئے جا رہا تھا۔ راستے میں کسی شخص نے آپ کو سلام تک نہ کیا۔ حالانکہ پہلے آپ جس راستے سے گزرا کرتے تھے۔ ہجومِ خلائق زیارت کے لیئے ٹوٹ پڑتا تھا۔ میں حیران تھا کہ آج کیا ماجرا ہے۔ ابھی یہ بات میرے دل میں تھی کہ آپ نے مسکرا کر میری جانب دیکھا اور چاروں طرف سے لوگ سلام و زیارت کے لئے امڈ پڑے۔ آپ نے فرمایا "کیوں عمر تیری یہی خواہش تھی۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کے فضل سے لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں"۔

Marfat.com

(۴۴)

کوہ قاف کے اکابر اولیاء کا حاضر ہونا

شیخ ابو الغنائمؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے پاس چار اجنبی اشخاص بیٹھے ہیں جنہیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں وہ اٹھ کر جانے لگے۔ آپ نے مجھے خطاب کر کے فرمایا۔ جاؤ ان سے دعا کراؤ۔ میں دوڑ کر دروازے پر پہنچا اور ان چاروں اشخاص سے دعا کا طالب ہوا۔ انہوں نے فرمایا: "بھائی ہم کیا اور ہماری دعا کیا تم تو ایک ایسی عظیم المرتبت ہستی کی خدمت میں ہو جس کی دعا اور نظر شفقت کے ہم محتاج ہیں" یہ فرما کر وہ چاروں حضرات چلے گئے میں نے واپس آکر آپ سے پوچھا یا حضرت یہ چاروں اشخاص کون تھے؟ فرمایا "کوہ قاف کے اکابر اولیاء سے ہیں اور دروازے سے نکلتے ہی اپنے اپنے مسکن پر پہنچ گئے۔"

(۴۵)

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا قبر سے نکلنا

ایک دفعہ آپ حضرت علی بن ابی نصر الھیتیؒ اور شیخ بقا بن بطوؒ کے ہمراہ حضرت امام احمد بن حنبل کے روضہ پر فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے۔ شیخ علی کا بیان ہے کہ جب ہم وہاں پہنچے تو امام موصوف کی قبر شق ہوئی اور آپ نے اس میں سے برآمد ہو کر سیدنا غوث اعظمؒ کو سینے سے لگا لیا۔ آپ کی خدمت دین کی تعریف و ستائش کی اور پھر حضرت کو

Marfat.com

خلعت فاخرہ پہنائی۔

(۴۶)

حضرت معروف کرخیؒ کا قبر سے جواب دینا

ایک دفعہ سیدنا غوث اعظمؓ شیخ علی بن نصر الہیتیؒ کے ہمراہ حضرت شیخ معروف کرخیؒ کی قبر پر تشریف لے گئے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا السلام علیک اے شیخ معروف آپ ایک درجہ ہم سے آگے ہیں۔ پھر آپ واپس تشریف لے گئے۔

چند دن بعد آپ پھر شیخ علی بن ابی نصر الہیتیؒ کے ہمراہ شیخ معروف کرخیؒ کے مزار پر تشریف لے گئے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا۔ السلام علیک اے شیخ معروف ہم دو درجے آپ سے بڑھ گئے۔

قبر سے فوراً آواز آئی وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا سَیِّدَ اَھْلِ الزَّمَانِ۔

(۴۷)

گمشدہ اونٹوں کو ڈھونڈ دیا

ایک دفعہ شکر کا ایک سوداگر بشر قرظی چودہ اونٹوں پر شکر لاد کر بغرض تجارت کہیں جا رہا تھا۔ راستے میں ایک لق و دق صحرا میں قافلے کو قیام کرنا پڑا۔ آخر شب جب قافلہ چلنے کے لئے تیار ہوا۔ تو چار لدے ہوئے اونٹ کہیں غائب ہو گئے بشر قرظی بہت پریشان ہوا۔ بہتیری ادھر ادھر تلاش کی۔ لیکن اونٹ کہیں نہ ملے وہ سیدنا غوث اعظمؓ کا عقیدت مند تھا عالم یاس میں آپ کو پکارا دیکھتا کیا ہے کہ ایک سفید پوش نورانی بزرگ ایک ٹیلے پر کھڑے ہیں اور ہاتھ کے اشارے

Marfat.com

سے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ جب وہ اس ٹیلے کے پاس پہنچا تو وہ بزرگ غائب ہو گئے اس نے ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو دوسری طرف چاروں اونٹ سامان سمیت بیٹھے تھے۔

(۴۸)

باطن کا حال جان لیا

ابوالفضل احمد بن قاسم بزانہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ سید عبدالقادر جیلانی رح کا ایک خادم میرے پاس آیا اور کہا کہ حضرت کے لیے ایک ایسا نفیس کپڑا درکار ہے جس کی قیمت فی گز ایک اشرفی ہو۔ میں نے کپڑا تو دے دیا لیکن دل میں خیال کیا کہ شیخ عبدالقادر بادشاہوں جیسا لباس پہنتے ہیں اتنا خیال آنا تھا کہ میں نے پاؤں کے تلوے میں شدید درد محسوس کیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی سوئی چبھ گئی ہے۔ درد کی شدت سے میں بے حال ہو گیا۔ لیکن وہ کسی صورت کم ہوتا دکھائی نہیں دیتا تھا بالآخر میں نے لوگوں سے کہا مجھے اٹھا کر حضرت کی خدمت میں لے چلو۔ لوگ مجھے آپ کی خدمت میں لے کر پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ ابوالفضل تو میری خوش پوشی پر اعتراض کرتا ہے خدا کی قسم میں حکم الٰہی کے بغیر اچھا نہیں پہنتا لوگ مُردوں کو اچھا کفن دیتے ہیں اور مجھ کو یہ کفن ہزار موت کے بعد حاصل ہوا پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے پاؤں پر پھیرا یکلخت میرا درد موقوف ہو گیا اور میں اٹھ کر پھرنے لگا۔

(۴۹)

خیال میں ملاقات کرادی

شیخ محمد بن خضر رح نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ایک دن میں سیدنا غوث اعظم رض

Marfat.com

کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ دل میں خیال آیا کیا خوب ہو اگر کبھی شیخ احمد کبیر رفاعیؒ سے ملاقات ہو جائے یہ خیال آنے کی دیر تھی کہ آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا۔ خضر یہ شیخ احمد کبیر رفاعی بیٹھے ہیں ان سے ملاقات کر لو۔

میں نے حیران ہو کر اوپر نظر اٹھائی تو آپ کے پاس ایک پر جلال بزرگ کو بیٹھے پایا۔ میں نے انہیں مودبانہ سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا" اے خضر جو شخص شیخ عبدالقادر جیلانی کو دیکھ لے اسے مجھ جیسے شخص کو دیکھنے کی آرزو نہیں کرنی چاہیئے! یہ فرما کر شیخ احمد کبیر غائب ہو گئے۔

(۵۰)

مفلوج و مجذوم مادرزاد اندھا اچھا ہو گیا

ایک دفعہ بغداد کا ایک تاجر ابو غالب فضل اللہ بن اسماعیل بغدادی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کھانے کی دعوت دی۔ آپ نے سر اقدس جھکا کر کچھ سوچا اور پھر فرمایا۔ بہت اچھا تمہاری دعوت قبول ہے۔ اس کے بعد آپ خچر پر سوار ہو کر ابو غالب کے مکان پر تشریف لے گئے اس نے بغداد کے دوسرے تمام مشائخ وعلماء کو بھی دعوت میں بلایا ہوا تھا۔ اور نہایت پر تکلف کھانوں کا اہتمام کیا تھا۔ جب دسترخوان بچھا تو ابو غالب کے دو غلاموں نے ایک سربمہر ٹوکرے کو لا کر دسترخوان کے آخر میں رکھ دیا۔ سیدنا غوث اعظمؓ نے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا اور سر جھکائے بیٹھے رہے۔ آپ کی عظمت و ہیبت سے تمام لوگوں پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے اپنے محب خاص شیخ علی ابن ابی نصر الہیتیؒ کو اشارہ کیا کہ اس ٹوکرے کو میرے قریب لاؤ وہ اٹھے اور

Marfat.com

مٹکا آپ کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ آپ نے حکم دیا" اسے کھول دو"۔ انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں ایک مفلوج و مجذوم مادرزاد اندھا ہے یہ ابو غالب کا بیٹا تھا اور ادراس کی دعوت کا مقصد اس لڑکے کے لئے دعا کرانا تھا۔ آپ نے اس لڑکے کی طرف دیکھ کر فرمایا" اے بچے اللہ کے حکم سے تندرست ہوکر اٹھ کھڑا ہو"۔ آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ وہ لڑکا تندرست و بینا ہوکر اٹھ کھڑا ہوا اور ادھر ادھر دوڑنے بھاگنے لگا۔ یہ دیکھ کر تمام لوگ انگشت بدنداں ہوگئے اور ہر طرف تحسین و آفرین کا شور بپا ہوگیا۔ آپ لوگوں کی بے خبری میں اٹھ کھڑے ہوئے اور کھانا کھائے بغیر وہاں سے تشریف لے گئے۔

(۱۵)

لڑکی سے لڑکا بن گیا

شیخ محمد صادق شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے والد لاولد تھے ان کی زوجہ سیدنا غوث اعظمؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اولاد کے لئے دعا کی طالب ہوئیں۔ آپ نے ان کے حق میں دعا مانگی اور پھر فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں فرزند عطا کرے گا۔ خدا کی قدرت اسی شب حاملہ ہوگئیں نو ماہ بعد بچہ پیدا ہوا تو وہ لڑکی تھی۔ آپ کو اطلاع دی گئی تو آپ نے اطلاع لانے والے سے کہا" جاکر اچھی طرح دیکھو لڑکی نہیں لڑکا ہے"۔ گھر جاکر دیکھا گیا تو واقعی وہ بچہ لڑکا تھا۔ پھر آپ نے ہدایت کی اس لڑکے کا نام شہاب الدین رکھنا۔ اللہ کے فضل سے طویل عمر پائے گا۔ اور اپنے وقت کا ولی کامل ہوگا۔ شیخ شہاب الدین عمرؒ اپنے وقت کے شیخ الشیوخ ہوئے اور طویل عمر پائی۔

Marfat.com

(۵۲)

سربند کا غائب ہو جانا

ایک دن آپ وعظ فرما رہے تھے کہ عمامہ کا پیچ کھل گیا۔ لیکن آپ کو خبر نہ ہوئی یہ دیکھ کر تمام اہل مجلس نے اپنے عمامے سروں سے اتار کر آپ کے منبر کے نیچے پھینک دیئے جب آپ وعظ سے فارغ ہوئے تو آپ نے خادم کو حکم دیا کہ سب لوگوں کے عمامے واپس دے دو۔ خادم نے حکم کی تعمیل کی لیکن ایک سربند باقی رہ گیا مجلس میں کوئی اسکا لینے والا باقی نہ رہا تھا۔ آپ نے وہ سربند خادم سے لے کر اپنے دوش مبارک پر رکھ لیا۔ جہاں سے وہ فوراً غائب ہو گیا۔ لوگوں کو حیران ہوتے دیکھ کر آپ نے فرمایا "اصفہان میں ہماری ایک عارفہ بہن رہتی ہے اس نے جب مجلس والوں کو عمامے پھینکتے دیکھا تو برداشت نہ کر سکی کہ ان سے پیچھے رہ جائے چنانچہ اس نے بھی اپنا سربند اتار کر پھینک دیا اور پھر جب میں نے اسے اپنے کندھے پر رکھا۔ تو اس نے اٹھا لیا۔"

(۵۳)

سارا بغداد شعلوں کی لپیٹ میں

ایک دفعہ ایک بوڑھا ایک جوان لڑکے کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یہ جوان میرا فرزند ہے اس کے لئے دعا فرمایئے" درحقیقت یہ لڑکا اس بوڑھے کا فرزند نہیں تھا اس کے دانستہ جھوٹ بولنے پر سیدنا غوث اعظمؒ کو جلال آ گیا اور آپ نے فرمایا "کار شما با من ایں چہ رسید" یہ فرما کر آپ تو غصہ کی حالت میں گھر تشریف لے گئے۔ لیکن بغداد میں جگہ

Marfat.com

جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ لوگ ایک جگہ سے بجھاتے تو دوسری جگہ سے شعلے بھڑک اٹھتے غرض ہر طرف شور محشر بپا ہو گیا اور لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ آپ کے ایک ہم عصر ولی اللہ شیخ بقا بن بطو رحؒ کو اطلاع ملی تو وہ دوڑے دوڑے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رو رو کر کہنے لگے "یا سیدی بر خلق رحم کن کہ ہلاک شدند"۔ (اے آقا لوگوں پر رحم کیجئے کہ ہلاک ہو رہے ہیں)۔ اس وقت آپ کا غصہ فرو ہو گیا اور اسی کے ساتھ ہر طرف امن وسکون ہو گیا ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کبھی آگ لگی ہی نہیں تھی۔

(۴۵)

پوشیدہ حالات جان لئے

شیخ ابو محمد الجونی رحؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھ پر بڑی تنگدستی کے دن آئے اور میرے اہل وعیال فاقے پر فاقہ کر رہے تھے۔ اسی حالت میں میں سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا "جو ُنی بھوک اللہ تعالیٰ کا ایک خزانہ ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے اسی کو عطا فرماتا ہے جب بندہ تین روز تک کچھ نہیں کھاتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے تو نے اب تک میرے لئے فقر و فاقہ اختیار کیا ہے۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں تجھے خود کھلاؤں گا"۔

حضرت کے ارشادات سن کر میں مبہوت ہو گیا۔ پھر فرمایا "جو شخص اپنی مصیبت کو پوشیدہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دگنا اجر دیتا ہے اسے جو ُنی فقر کو چھپانے ہی میں بہتری ہے"۔ پھر آپ نے پوشیدہ طور پر کچھ دیا اسے مخفی رکھنے

Marfat.com

کی تاکید فرمائی۔

(۵۵)

خیانت پر غائبانہ تنبیہ فرمادی

شیخ ابوبکر تیمیؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حج کی نیت سے مکہ معظمہ جارہا تھا۔ راستے میں ایک جیلانی مسافر کا ساتھ ہوگیا۔ اثنائے سفر وہ شخص سخت بیمار ہوگیا حتیٰ کہ اسے اپنے مرنے کا پورا یقین ہوگیا۔ چنانچہ اس نے مجھے دس دینار ایک چادر اور ایک کپڑا دیا اور وصیت کی کہ جب بغداد واپس جاؤ تو یہ چیزیں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں پیش کر دینا اور ان سے درخواست کرنا کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اس کے بعد وہ فوت ہوگیا۔

حج کے بعد میں بغداد واپس آیا تو میری نیت بدل گئی اور میں نے اس مرحوم شخص کی امانت اپنے پاس ہی رکھ لی۔ ایک دن کہیں جارہا تھا کہ سرراہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے آپ سے مصافحہ کیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے دبایا اور فرمایا "ابوبکر تم دس دینار کی خاطر خوف خدا سے عاری ہوگئے"۔

آپ کا یہ ارشاد سن کر مجھ پر لرزہ طاری ہوگیا اور میں بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو دوڑا ہوا گھر گیا۔ اور اس جیلانی کی امانت لاکر سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں پیش کر دی۔

(۵۶)

حملہ آور فوج کو پسپا کردیا

ایک دفعہ بغداد پر ایک عجمی بادشاہ نے چڑھائی کی اور اس کی زبردست افواج نے

Marfat.com

شہر کا محاصرہ کر لیا۔ خلافت عباسیہ اس وقت زوال پذیر تھی اور عباسی خلیفہ میں دشمن کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں تھی چنانچہ وہ آپ سے دعا کا طالب ہوا۔ آپ نے شیخ علی بن ابی نصر الہیتی سے فرمایا۔ دشمن افواج کو پیغام بھیجو کہ وہ یہاں سے چلی جائیں۔ انہوں نے اپنے خادم کو بلا کر کہا کہ حملہ آور لشکر میں جاؤ اس کے پرلے سرے پر چادر کا ایک خیمہ ہوگا اس میں تین اشخاص بیٹھے ہوں گے ان سے کہنا تم بغداد سے چلے جاؤ اگر وہ کہیں کہ ہم کسی دوسرے کے حکم سے آئے ہیں۔ تو تم کہنا میں بھی دوسرے کے حکم سے آیا ہوں۔ خادم نے اسی طرح عمل کیا۔ جب اس نے ان تین آدمیوں کو حضرت کا پیغام دیا تو کہنے لگے ہم خود نہیں آئے کسی دوسرے کے حکم سے آئے ہیں۔ خادم نے کہا: میں بھی کسی دوسرے کے حکم سے آیا ہوں"۔ اتنا سنتے ہی ان لوگوں نے خیمہ لپیٹ لیا اور چلتے بنے ان کے ساتھ ہی سارا حملہ آور لشکر محاصرہ اٹھا کر چل دیا۔

بیمار لڑکا تندرست ہوگیا

ایک دفعہ آپ کے منکرین کی ایک جماعت آپ کی مجلس میں دو سربمہر ٹوکرے لے کر آئی اور آتے ہی پوچھا۔ ان ٹوکروں میں کیا ہے۔ آپ اپنی کرسی سے اٹھ کر نیچے آئے اور ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا" اس میں ایک بیمار لڑکا ہے"۔ آپ کے صاحب زادہ شیخ عبدالرزاق ؒ نے اس ٹوکرے کو کھولا تو فی الحقیقت اس میں ایک بیمار لڑکا تھا۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا" اٹھ کھڑا ہو" یہ سن کر وہ اٹھ کر دوڑنے لگا۔ پھر آپ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا" اس میں ایک تندرست لڑکا ہے"۔

جب وہ ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں واقعی ایک تندرست لڑکا تھا۔ وہ اٹھ کر چلنے لگا۔ آپ نے اس کی پیشانی پکڑ کر فرمایا۔" بیٹھا رہ" وہ لڑکا وہیں بیٹھ گیا اور اس میں

Marfat.com

اٹھنے کی سکت نہ رہی۔ یہ دیکھ کر آپ کے منکرین نے توبہ کی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اب وہ سرا لڑکا بھی اپنی اصلی حالت پر لوٹ آیا۔

(۵۸)

غلہ میں نزول برکت

ایک دفعہ بغداد میں خوفناک قحط پڑا۔ آپ کے رکابدار شیخ ابوالعباس احمدؒ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ کثیر العیال ہوں۔ لیکن گھر میں کچھ نہیں اور کئی روز سے فاقہ ہے آپ نے ان کو تقریباً نصف من گیہوں دیئے اور فرمایا انہیں مٹی کے ایک مٹکے (یا کوٹھے) میں بند کر دینا اور اس میں ایک سوراخ کر کے روزانہ ضرورت کے مطابق غلہ نکال لیا کرنا۔ شیخ ابوالعباس احمدؒ کا بیان ہے کہ ہم پانچ سال تک گیہوں کھاتے رہے لیکن ختم ہونے میں نہ آئے پھر ایک دن میری بیوی نے یہ مٹکا کھول لیا تو جتنے گیہوں ڈالے تھے۔ اتنے ہی موجود تھے۔ اب یہ گیہوں سات دن میں ختم ہو گئے میں نے اس واقعہ کا ذکر آپ سے کیا تو فرمایا "اگر تم اس مٹکے کو نہ کھولتے تو تمہارا کنبہ ساری عمر یہ گیہوں نہ ختم کر سکتا۔"

(۵۹)

شراب سرکہ بن گئی

ایک دفعہ آپ اپنے صاحبزادگان شیخ عبدالرزاقؒ اور شیخ عیسیٰؒ کے ہمراہ نماز جمعہ کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں کوتوال شہر اور کچھ دوسرے سرکاری ملازم گدھوں پر تین مٹکے لاد کر لے جا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے اور تم کہاں جا رہے ہو۔ ان لوگوں نے چلتے چلتے جواب دیا کہ یہ شراب ہے اور بادشاہ کے لیے جا رہی ہے آپ یہ سن کر غضبناک ہو گئے اور فرمایا "رک جاؤ!" لیکن ان لوگوں نے آپ کا حکم نہ مانا اب آپ

Marfat.com

نے گدھوں سے مخاطب ہو کر فرمایا" تم رک جاؤ" گدھے فوراً رک گئے۔ اس کے ساتھ ہی کوتوال اور دوسرے سرکاری ملازمین کے پیٹ میں شدید درد اٹھا اور وہ گر کر تڑپنے لگے اب انہوں نے توبہ کی۔ حضرت کو رحم آگیا اور فرمایا جاؤ۔ انہوں نے اٹھ کر جب مشکوں کو کھولا تو ان میں شراب کے بجائے سرکہ تھا۔ جب بادشاہ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو خوف سے لرزتا اٹھا۔ اور اسی وقت دربار سے اٹھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معافی مانگی اور آئندہ شراب پینے سے توبہ کرلی۔

(۶۰)

مقدر بدلوادیا

ایک دفعہ بغداد کا ایک تاجر ابوالمظفر الحسن بن نعیم سیدنا غوث اعظمؒ کے استاد طریقت شیخ حماد الدباسؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں سات سو دینار کا مال لے کر ملک شام میں تجارت کے لئے جا رہا ہوں میرے لئے دعا فرمایئے شیخ حمادؒ نے فرمایا اس سال مت جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے اور تمہارا سامان بھی لٹ جائے گا۔

ابوالمظفر بہت پریشان ہوا۔ وہاں سے گھر کی طرف واپس آرہا تھا کہ راستے میں سیدنا غوث اعظمؒ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے اس سے پریشانی کا سبب پوچھا تو اس نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ حضرت نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی۔ اور پھر فرمایا بے شک تم سفر پر جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں بخیریت واپس لائے گا۔

آپ کے ارشادات سے ابوالمظفر کی ڈھارس بندھ گئی اور وہ مال تجارت لے کر شام روانہ ہوگیا۔ شام پہنچ کر اس کا مال ایک ہزار دینار پہ فروخت ہوگیا۔ اور وہ وطن کے لئے وہاں سے چل پڑا۔ راستے میں کچھ دیر حلب ٹھہرا وہاں کسی جگہ اپنے دینار

Marfat.com

رکھے لیکن آتے وقت انہیں بھول گیا۔ تھوڑی دور جا کر نیند آ گئی خواب میں دیکھا کہ قزاقوں نے اس کے قافلہ پر حملہ کر کے سارا مال و اسباب لوٹ لیا ہے اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے۔ گھبرا کر خواب سے بیدار ہوا تو اپنے ہزار دینار اور ان کے رکھنے کی جگہ یاد آ گئی۔ واپس حلب جا کر اسی جگہ گیا۔ سارے دینار محفوظ پڑے تھے انہیں لے کر بعجلت بغداد واپس پہنچا۔ بازار میں شیخ حماد مل گئے، انہوں نے دیکھ کر فرمایا۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں جاؤ انہوں نے تمہارے حق میں ستر دفعہ دعا مانگی اور جو تمہارے حق میں لکھا تھا اللہ نے اسے حقیقت سے خواب میں تبدیل کر دیا۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے بھی شیخ حمادؒ کے قول کی تصدیق کی کہ فی الواقع میں نے ستر دفعہ تمہارے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا مانگی۔ حتیٰ کہ تمہارا مقدر بدل گیا۔

(۶۱)

کعبہ شریف نظر کے سامنے کر دیا

آپ کے ایک ہم عصر شیخ ابو مدینؒ بڑے پہنچے ہوئے بزرگ تھے ایک دن انہوں نے اپنے مرید ابو صالح دیرجان محمد ازکالیؒ کو حکم دیا کہ بغداد جا کر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے فقر کی تعلیم حاصل کرو۔ چنانچہ وہ اپنے مرشد کے حکم کے مطابق حضرت کی خدمت میں بغداد پہنچے خود ان کا بیان ہے کہ میں نے شیخ عبدالقادرؒ جیسا جلال کسی میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میرے خلوت خانہ کے دروازے پر بیس دن بیٹھو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی بیس دن پورے ہوئے تو آپ نے اپنے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "ابو صالح ادھر دیکھو۔" میں نے ادھر دیکھا تو اپنے آپ کو عین بیت اللہ شریف کے سامنے پایا۔ پھر فرمایا اس طرف دیکھو میں نے دوسری

Marfat.com

طرف دیکھا تو اپنے شیخ ابو مدینؒ کو کھڑا پایا۔ پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کہ اب تم بیت اللہ جانا چاہتے ہو یا اپنے شیخ کے پاس" میں نے عرض کی"۔ اپنے شیخ کے پاس" پھر فرمایا" ایک قدم میں جانا چاہتے ہو یا جس طرح آئے تھے ویسے ہی۔ میں نے عرض کیا۔ جس طرح آیا تھا ویسے ہی جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا جو تیری مرضی پھر فرمایا ابو محمد فقر کی سیڑھی توحید ہے اور توحید یہ ہے کہ دوئی کو یک سر دل سے نکال ڈالو"۔ اس کے بعد آپ نے ایک بھرپور نظر مجھ پر ڈالی اور تمام جذبات اور ارادے میرے دل سے نکل گئے اور میں دولت فقر سے مالا مال ہو گیا۔

(۶۲)

زندگی کے حالات بتا دیئے

۵۶۰ھ میں آپ کے ایک عقیدتمند خضر حسینی موصلی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ پر اس وقت کشفی حالت طاری تھی۔ ان سے مخاطب ہو کر فرمایا "اے خضر موصل چلا جا وہاں تیرے ہاں اولاد پیدا ہو گی۔ پہلے بچے کا نام محمد رکھنا اسے سات سال کی عمر میں بغداد کا ایک نابینا حافظ قرآن مجید حفظ کرائے گا۔ اور تیری عمر ۹۴ سال ایک ماہ اور سات دن ہو گی۔ اور تو اربل میں بقائمی ہوش وحواس وفات پائے گا"۔ آپ کے حکم کے مطابق خضر حسینی موصل جا کر مقیم ہو گئے۔ وہاں صفر ۵۶۱ھ میں ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام انہوں نے محمد رکھا۔ وہاں ایک نابینا حافظ قرآن رہتا تھا۔ محمد کی عمر سات سال کی ہوئی تو اس حافظ کی شاگردی میں دیدیا گیا۔ اس نے سات ماہ میں محمد کو قرآن حفظ کرا دیا۔ اس وقت خضر حسینی نے اس سے اس کا نام اور وطن پوچھا تو اس نے بتایا کہ میرا نام علی ہے۔ اور میرا وطن بغداد ہے

Marfat.com

معاً خضر حسینی کو سیدنا غوث اعظمؒ کی پیشگوئی یاد آ گئی۔

یہ محمد بعد میں حافظ ابو عبداللہ محمد کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کا بیان ہے کہ میرے والد خضر حسینی نے ۹ صفر ۹۲۵ھ کو اربل میں چورانوے سال ایک ماہ اور سات دن کی عمر میں وفات پائی۔ اس وقت ان کے ہوش و حواس بالکل صحیح تھے۔

(۶۳)

اصلی حالت ظاہر کر دی

آپ کے ایک مرید ابوالمظفر شمس الدین بن قزعلی کا بیان ہے کہ ایک رات کو میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ صبح سیدنا غوث اعظمؒ کی مجلس میں ضرور جاؤں گا۔ بدقسمتی سے اسی شب میں خواب میں ناپاک ہو گیا۔ صبح اٹھا تو سخت سردی تھی۔ مجھے نہانے کی ہمت نہ پڑی۔ میں اسی حالت میں حضرت کی مجلس میں چلا گیا۔ آپ نے میری طرف دیکھتے ہی فرمایا: "تم ناپاک ہماری مجلس میں آ رہے ہو اور سردی کا بہانہ کرتے ہو۔" میں نادم ہو کر واپس آ گیا۔ اور غسل کر کے مجلس میں حاضر ہوا۔

(۶۴)

بداخلاق لڑکا تائب ہو گیا

شیخ ابوالحسن علی بن طاعب القراسؒ کا بیان ہے کہ ایک دن میں کچھ دوسرے لوگوں کے ہمراہ سیدنا غوث اعظمؒ کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔ ان لوگوں میں ایک بداخلاق

Marfat.com

اور اوباش نوجوان بھی تھا۔ وہ اکثر ناپاک رہتا اور بول و براز کے بعد طہارت تک نہ کرتا۔

حسن اتفاق سے ہمیں سیدنا غوث اعظمؒ راستے ہی میں مل گئے۔ ان لوگوں نے آپ سے دعا کی درخواست کی اور پھر ہر ایک نے آپ کی دست بوسی کی۔ جب وہ لڑکا آپ کا ہاتھ پکڑنے لگا تو آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ کر کپڑے کے اندر کر لیا اور اس لڑکے پر ایک تیز نظر ڈالی، وہ فوراً بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش آیا تو چہرہ پر ڈاڑھی نمودار ہو گئی تھی اور دل کی دنیا بدلی ہوئی تھی..... .... اٹھ کر آپ کے قدم چومے اور تائب ہوا۔ پھر آپ نے اس سے نہایت محبت سے مصافحہ کیا۔

(۶۵)

ہر ایک کی آرزو پوری ہوئی

ایک دن سیدنا غوث اعظمؒ کی مجلس بابرکت میں مندرجہ ذیل اصحاب موجود تھے۔

۱۔ شیخ ابوالسعود بن ابی بکرؒ ۲۔ شیخ محمد بن فائد اوانیؒ ۳۔ شیخ ابوالقاسم عمر بزازؒ ۴۔ شیخ ابو محمد حسن فارسیؒ ۵۔ شیخ جمیلؒ ۔ ۶۔ شیخ ابو حفص عمر غزالؒ ۔ ۷۔ شیخ خلیل بن احمد صرصریؒ ۔ ۸۔ شیخ ابوالبرکات علی بطائحیؒ ۔ ۹۔ شیخ ابن الخضریؒ ۱۰۔ شیخ ابو عبداللہ بن الوزیر عون الدینؒ ۔ ۱۱۔ ابوالفتوح عبداللہ بن ہبۃ اللہؒ ۱۲۔ ابوالقاسم علی بن محمدؒ ۔ ۱۳۔ شیخ ابوالخیر محمد بن محفوظؒ ۔

اثنائے گفتگو آپ کا جذبۂ سخاوت جوش میں آیا اور آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا۔ مانگو جو مانگنا ہے۔

Marfat.com

شیخ ابوالسعودؒ نے فرمایا۔ "میں ترکِ اختیار چاہتا ہوں"۔
شیخ محمد بن قائدؒ نے کہا۔ "میں مجاہدے کی قوت چاہتا ہوں"۔
شیخ عمر بزازؒ نے کہا۔ "میں خشیت الٰہی چاہتا ہوں"۔
شیخ حسن فارسیؒ نے کہا۔ "میرا کھویا ہوا حال مجھے واپس مل جائے"۔
شیخ جمیلؒ نے کہا۔ "میں حفظِ وقت کا آرزومند ہوں"۔
شیخ عمر غزالؒ نے کہا۔ "میں طویل عمر کا خواہش مند ہوں"۔
شیخ صرصریؒ نے عرض کیا۔ "میری آرزو ہے کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تک اللہ تعالیٰ مجھے مقام قطبیت پر فائز نہ کر دے"۔
شیخ ابوالبرکاتؒ نے کہا۔ "میں عشق الٰہی میں انہماک چاہتا ہوں"۔
شیخ ابن خضریؒ نے کہا۔ "میں قرآن وحدیث حفظ کرنے کا خواہشمند ہوں"۔
ابوعبداللہ محمد بن الوزیر نے کہا۔ "میں نائب وزیر بننا چاہتا ہوں"۔
ابوالفتوح بن ہبتہ اللہ نے عرض کیا۔ "میں خلیفہ کے گھر کا استاد بننا چاہتا ہوں"۔
ابوالقاسم بن الصاحب نے کہا۔ "میں خلیفہ کا دربان بننا چاہتا ہوں"۔
شیخ ابوالخیر بلخی ہوئے "مجھے مقام معرفت عطا ہو جائے"۔
سب کی تمنائیں سن کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے یہ آیت پڑھی۔

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا۔

ترجمہ: اے نبی وہ (دنیا کے طالب) اور یہ (آخرت کے طالب) سب ہی کو تیرے پروردگار کی بخشش عام ہے۔ کسی پر بند اور ممنوع نہیں۔

شیخ ابوالخیر محمد بن محفوظ نے ۱۲ رجب ۵۹۲ھ کو بیان کیا کہ خدا قسم ان

Marfat.com

لوگوں میں سے ہر ایک کو وہی کچھ مل گیا جس کی اس نے خواہش کی تھی۔ سوائے شیخ خلیل صرصریؒ کے کیونکہ ابھی ان کے مقام قطبیت پر فائز ہونے کا وقت نہیں آیا تھا۔ انشاء اللہ وہ بھی مقررہ وقت پر اپنی آرزو پالیں گے۔

(۶۶)

آفتابہ روبہ قبلہ ہوگیا ایک دفعہ آپ کی شہرت سن کر جیلان سے تین بزرگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ آپ کا خادم آپ کے سامنے کھڑا ہے اور آپ کا آفتابہ روبقبلہ نہیں ہے۔ ان بزرگوں کے دل میں کچھ کراہت پیدا ہوئی کہ آپ کی شہرت تو چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہے لیکن آفتابہ کے روبقبلہ ہونے کا خیال نہیں۔ معاً آپ نے خادم کی طرف نظر اٹھائی وہ بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ اور آفتابہ فوراً خود بخود روبقبلہ ہوگیا۔ یہ بزرگ شرمندہ ہوگئے اور آپ سے معذرت کی۔

(۶۷)

مستقبل کا پتہ بتا دیا ابوالمجد حامد الحرّانیؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی جائے نماز بچھا کر آپ کے قریب بیٹھ گیا۔ آپ نے معاً میری طرف دیکھا اور فرمایا۔ تمہیں ایک دن بادشاہ کا قرب نصیب ہوگا اور سلطنت میں بڑا رتبہ ملے گا۔ جب میں حرّان واپس آیا تو سلطان نورالدین شہیدؒ نے مجھے اپنا مصاحب بنایا اور پھر ناظم اوقاف کے عہدہ پر مقرر کر دیا۔ اس وقت مجھے سیدنا غوث اعظمؒ کا قول یاد آیا۔

Marfat.com

(۶۸)

فلسفہ کی کتاب فضائلِ قرآنی میں بدل دی

شیخ ابو المظفر منصور بن المبارک کا بیان ہے کہ اوائلِ شباب میں مجھے علم فلسفہ میں بہت دلچسپی تھی اور اس علم کی کتابیں پڑھ پڑھ کر میرے خیالات بھی فلسفیانہ ہو گئے تھے۔ ایک دن میں فلسفہ کی ایک کتاب ہاتھ میں لئے سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔"منصور یہ کتاب تیرا برا ساتھی ہے اسے چھوڑ دے۔" مجھے اس کتاب اور اس کے مندرجات سے بڑی دلچسپی تھی۔ میں نے حضرتؒ کے ارشاد کی تعمیل میں تامل کیا۔ آپ نے فرمایا۔" اسے کھولو۔" میں نے کتاب کھولی تو دیکھا

کہ تمام حروف غائب ہیں اور وہ کتاب محض سفید اوراق کا مجموعہ ہے۔ آپ نے کتاب میرے ہاتھ سے لے لی اور اس کی ورق گردانی کرتے ہوئے فرمایا۔ "یہ فضائلِ قرآنی کی کتاب ہے اور ابن الفریس کی تصنیف ہے۔" میں نے اب جو اس کتاب کو دیکھا تو فی الواقع وہ فضائلِ قرآنی کی کتاب تھی اور نہایت خوش خط لکھی ہوئی تھی۔ میں حیران رہ گیا۔ آپ نے فرمایا۔" منصور توبہ کرو۔ جو بات دل میں نہ ہو وہ زبان سے کبھی نہ کہو۔"

میں نے عرض کیا۔"میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں۔" اس کے بعد جب میں وہاں سے اٹھا تو فلسفہ کے تمام علوم میرے دل سے محو ہو چکے تھے۔

Marfat.com

(۶۹)

ایک منحرف تائب ہو گیا

بغداد میں ایک صاحب عبدالصمد بن ہمام تھے وہ سیدنا غوث اعظمؒ کی کرامات کے منکر تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ جمعہ کے دن میں آپ کے مدرسہ کے قریب سے گزرا۔ اس وقت میں رفع حاجت کے لئے جانا چاہتا تھا لیکن نماز کا وقت قریب تھا۔ میں نے سوچا پہلے نماز ادا کر لوں۔ پھر رفع حاجت کے لئے چلا جاؤں گا۔ چنانچہ میں مدرسہ کے اندر چلا گیا اور منبر کے قریب بیٹھ گیا۔ جوں جوں نماز کا وقت قریب آتا جاتا لوگوں کا ہجوم بڑھتا جاتا۔ حتیٰ کہ مدرسہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ ادھر مجھے اس شدت سے حاجت براز ہوئی کہ برداشت کی طاقت نہ رہی۔ لیکن لوگوں کی کثرت کی وجہ سے کوئی راستہ باہر جانے کے لئے نہ پاتا تھا۔ اس وقت سیدنا غوث اعظمؒ منبر پر تشریف فرما ہو چکے تھے۔ عین اس وقت کہ میرے کپڑے ناپاک ہونے کو تھے۔ آپ اپنے منبر سے اتر کر میرے قریب آئے اور اپنی آستین مبارک سے میرے سر پر سایہ کر لیا۔ معاً میں نے اپنے آپ کو ایک باغیچہ میں پایا جہاں دور دور تک کوئی متنفس دکھائی نہیں دیتا تھا۔ قریب ہی پانی بہہ رہا تھا۔ میں وہاں رفع حاجت سے فارغ ہوا اور طہارت کر کے وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ اس وقت آپ نے اپنی آستین میرے سر سے ہٹالی اور یہ دیکھ کر میری عقل چکرا گئی کہ میں ہجوم خلائق کے درمیان آپ کے منبر کے قریب ہی بیٹھا ہوں۔ حالانکہ اس باغیچہ

Marfat.com

میں کئے ہوئے وضو کی نمی اب تک مجھے محسوس ہو رہی تھی۔ خیر جب نماز ہو چکی اور میں اٹھنے لگا تو اپنا رومال جس میں میری کنجیاں بندھی ہوئی تھیں غائب پایا۔ ہر چند تلاش کی لیکن کہیں نہ پایا۔ مایوس ہو کر گھر واپس آگیا اور اپنے گھر کے تالے لوہار سے کھلوائے۔

اسی دن میں اپنے کسی کام کے لئے ایک قافلہ کے ہمراہ بلا دعجم کو روانہ ہوا۔ چودہ دن کے سفر کے بعد ہمارا گزر ایک ایسے مقام پر ہوا جو ہو بہو ویسا ہی تھا جہاں مذکورہ جمعہ کو میں نے وضو کیا تھا۔ چونکہ آگے دور دور تک پانی نظر نہیں آتا تھا۔ اس لئے ہمارے قافلے نے یہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ میں نے اتر کر غور سے دیکھا تو واقعی وہی میدان تھا۔ میں سخت حیرت زدہ ہوا اور وضو کر کے نماز کے لئے اس مقام کی طرف بڑھا۔ جہاں پہلے نماز پڑھی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرا گم شدہ رومال مع چابیوں کے گچھے کے وہاں پڑا ہے۔ اب تو میں سیدنا غوث اعظم کا سچے دل سے معتقد ہو گیا۔ اگرچہ اس واقعہ والے دن ہی میں نے آپ کی کرامات کا انکار ترک کر دیا تھا۔ سفر سے واپس آکر میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے بصد ادب معافی مانگی اور بیعت کر کے حلقہ ارادت میں داخل ہوا۔ آپ نے مجھے ہدایت فرمائی کہ جب تک میں زندہ ہوں اس واقعہ کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

(۷۰)

بلغم اور بلیٹھا ہمیشہ کے لئے بند شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی کا بیان

Marfat.com

ہے کہ ۵۴۸ھ میں میں سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ مجھے چھینک آئی اور بلغم منہ سے نکل پڑی۔ مجھے شرم محسوس ہوئی کہ شاید حضرت کو کراہت محسوس ہوئی ہو میں شرم سے سر جھکائے ہوئے تھا کہ آپ نے فرمایا "محمد کوئی مضائقہ نہیں آج کے بعد نہ تھوک اور بلغم ہوگا اور نہ ریزش" اس واقعہ کے بعد شیخ محمدؒ مدت مدید تک زندہ رہے۔ پورے ایک سو سینتیس برس کی عمر پائی لیکن اس دن کے بعد نہ کبھی تھوک نکلا اور نہ ریزش آئی۔

(۷۱)

علم کلام سینے سے محو کردیا

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ اوائل عمر میں علم کلام و فلسفہ سے بہت شغف رکھتے تھے اور علم کلام کی کئی کتابیں حفظ کرکے اس میں درجۂ کمال حاصل کرلیا تھا۔ آپ کے چچا آپ کو اس علم کے نقصانات سے آگاہ کرتے تھے اور منع کرتے تھے کہ اس میں دلچسپی لینا چھوڑ دو۔ لیکن وہ باز نہیں آتے تھے ایک دن چچا انہیں پکڑ کر حضرت غوث الاعظمؒ کی خدمت میں لے گئے اور ماجرا بیان کیا۔ آپ نے شیخ شہاب الدین کو اپنے پاس بلایا اور ان کے سینے پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ حضرت شیخ شہاب الدین کا اپنا بیان ہے کہ سیدنا غوث اعظمؒ کے ہاتھ پھیرتے ہی علم کلام یکسر میرے سینے سے محو ہوگیا۔ لیکن اس کی جگہ علوم معرفت سے میرا سینہ لبریز ہوگیا اور میری زبان پر ہر وقت قال اللہ وقال الرسول رہنے لگا۔ آپ نے اب مجھ سے

Marfat.com

سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "اے شہاب الدین تم عراق میں میرے بعد بڑا نام پاؤ گے۔" چنانچہ آپ کی پیش گوئی پوری ہوئی اور شیخ شہاب الدین "سلسلہ سہروردیہ کے بانی ہوئے اور اپنے وقت کے شیخ الشیوخ کہلائے۔

(۷۲)

دِل کی خواہش کا علم ہوگیا

منظفر حرمی سے روایت ہے کہ چہار شنبہ کی رات کو میں آپ کے مدرسہ میں سویا کرتا تھا تاکہ صبح ہی مجلس میں شرکت کرسکوں اور آپ کے قریب بیٹھ سکوں۔ ایک رات سخت گرمی تھی، نیچے سونا بہت مشکل تھا۔ اس لئے میں مدرسے کی چھت پر لیٹ گیا وہیں اوپر ایک کمرہ تھا جس میں سیدنا غوث اعظمؓ تشریف فرما تھے۔ لیٹتے ہی میرے دل میں کھجوریں کھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ عین اسی وقت سیدنا غوثِ اعظمؒ نے اپنے کمرے کی کھڑکی کھولی اور میرا نام لے کر فرمایا "لو بھئی یہ کھجوریں کھالو۔ اب تو تمہاری خواہش پوری ہوگئی" میں فرطِ حیرت سے دم بخود ہوگیا کیونکہ آپ مجھے جانتے تک نہیں تھے۔

(۷۳)

ناجائز ادعا کا ثمرہ

شیخ مظفر منصورؒ کا بیان ہے کہ ایک دن آپ اپنی مجلس میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ حاضرینِ مجلس سے کچھ لوگوں نے بیان کیا کہ فلاں صاحبِ کرامت بزرگ کہتے ہیں کہ میں حضرت یونس علیہ السلام کے مقام سے بھی گزر چکا ہوں۔ آپ کو یہ سن کر جلال آگیا اور فرمایا۔ "بس بس ان کا کام تمام ہوچکا" حاضرینِ مجلس اٹھ کر

Marfat.com

ان کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہ فوت ہو چکے تھے۔حالانکہ کچھ دیر پہلے بالکل تندرست تھے۔

(۷۴)

مخفی حالت کا علم ہوگیا

ابوالفرج بن الہامیؒ ابتدا میں سیدنا غوثِ اعظمؒ کی کرامات کا انکار کرتے تھے۔لیکن آپ سے ملاقات کرنے کا بھی شوق تھا۔ایک دن عصر کے وقت آپ کے مدرسہ کے قریب سے گزرے۔اس وقت مدرسہ کی مسجد میں نمازِ عصر کی تکبیر کہی جارہی تھی اور جماعت کھڑی ہو گئی تھی۔ابوالفرج کو عجلت میں وضو کرنا یاد نہ رہا اور دوڑ کر جماعت میں شامل ہو گئے۔جب نماز سے فارغ ہوئے تو سیدنا غوثِ اعظمؒ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔" فرزندِ من تم نے غلطی سے نماز بے وضو پڑھ لی ہے۔وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرو۔"

ابوالفرج حیران رہ گئے اور اسی دن سے آپ کے معتقد ہو گئے۔

(۷۵)

سرورِ کونینؐ کی زیارت کرادی

ایک دن سیدنا غوثِ اعظمؒ وعظ فرما رہے تھے۔آپ کے منبر کے قریب ہی شیخ علی بن ابی نصر الہیتیؒ بیٹھے تھے۔دورانِ وعظ ان کو نیند آ گئی۔سیدنا غوث اعظمؒ اس وقت خاموش ہو گئے اور منبر سے نیچے اتر کر شیخ علیؒ کے سامنے مؤدبانہ کھڑے ہو گئے۔اتنے میں وہ پسینے میں تر بتر خواب سے بیدار ہو گئے۔آپ نے فرمایا شیخ علی تم اس وقت آقائے دوجہاں حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کو خواب میں دیکھ رہے تھے۔" انہوں نے کہا۔"بے شک"۔ آپ نے فرمایا یہی وجہ تھی کہ میں منبر سے اتر کر باادب کھڑا ہوگیا تھا۔ لیکن یہ تو بتاؤ۔ حضور نے تم سے کیا فرمایا" شیخ علیؒ نے عرض کیا۔"حضورؐ نے مجھے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں رہنا"۔ لوگ بہت متحیر ہوئے اور شیخ علیؒ سے پوچھا کہ سیدنا غوثِ اعظمؒ کو کیسے معلوم ہوگیا کہ آپ سرور کونینؐ کے دربار میں حاضر ہیں۔ شیخ علیؒ نے جواب دیا کہ میں جو کچھ خواب میں دیکھ رہا تھا حضرت غوثِ اعظمؒ اسے عالم بیداری میں دیکھ رہے تھے اور اسی لئے آپ منبر سے اتر کر باادب کھڑے تھے۔

(۷۶)

سرورِ کائناتؐ اور صحابہؓ کا مجلس میں تشریف لانا

شیخ بقا بن بطو قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت منبر کے نیچے کے زینے پر وعظ فرما رہے تھے۔ یکایک آپ نے کلام چھوڑ دیا اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ منبر کا پہلا زینہ حدِ نظر تک وسیع ہوگیا ہے، اس پر دیبائے سبز کا فرش بچھ گیا ہے اور اس پر سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرامؓ رونق افروز ہوئے ہیں۔ اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے قلب پر اللہ تعالیٰ نے تجلیّ فرمائی۔ آپ گرنے لگے تھے کہ سرورِ کونینؐ نے تھام لیا۔ پھر آپ کا جسم سکڑ کر چڑیا کی مانند ہوگیا، پھر آپ کا جسم بڑھنے لگا اور آپ اتنے طویل و

Marfat.com

عریض ہو گئے کہ دیکھنے والوں کو خوف معلوم ہوتا تھا۔ اس کے بعد یہ سارا منظر میری نظر سے غائب ہو گیا۔

لوگوں نے شیخ بقاؒ سے اس واقع کی تفصیلی کیفیت پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں اور اصحاب کو ایسی قوت عطا فرماتا ہے کہ ان کی مقدس ارواح اجسام اور صفات موجودات کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور جو شیخ عبدالقادرؒ پہلی تجلی پر گرنے لگے تھے تو اس کا سبب یہ تھا کہ یہ تجلی وہ سوائے سرورِ کونینؐ کی مدد کے نہیں اٹھا سکتے تھے۔ دوسری تجلی صفات جلال کی تھی۔ کہ آپ بالکل چھوٹے ہو گئے۔ تیسری تجلی صفتِ جمال کی تھی کہ آپ طویل و عریض ہو گئے اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(۷۸)

مافی الضمیر ظاہر کر دیا

شیخ بدیع الدین ابوالقاسمؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں مسند امام احمد بن حنبلؒ کا ایک نسخہ خریدنے بغداد آیا۔ یہاں ہر شخص کو شیخ عبدالقادرؒ کے علم و فضل اور کرامات کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ میں نے ارادہ کر لیا کہ میں بھی آپ کی خدمت میں جاؤں گا۔ اگر وہ فی الواقع صاحب باطن ہوئے تو میرے ضمیر کا حال جان جائیں گے۔ پھر میں نے دل میں سوچا کہ جب میں شیخ عبدالقادر کی خدمت میں جاؤں تو وہ میرے سلام کا جواب نہ دیں اور مجھ سے منہ پھیر لیں۔ پھر اپنے خادم سے کہیں اس شخص کی پیشانی کے داغ برابر ایک چھوہارا اور دو وانگ شہد لے آؤ۔ جب یہ چیزیں خادم

Marfat.com

لے آئے تو آپ اپنی کلاہِ مبارک مجھے پہنا دیں اور میرے سلام کا جواب دیں۔
شیخ ابوالقاسمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جو دل میں سوچا تھا خدا کی قسم ویسا ہی وقوع پذیر ہوا اور پھر سیدنا غوثِ اعظمؒ نے مجھ سے فرمایا۔" کیوں ابوالقاسم تم یہی چاہتے تھے؟"
میں شرم کے مارے پانی پانی ہو گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کی شاگردی اختیار کر لی۔

(۷۸)

مخفی حالات سے باخبری

شیخ زین الدین ابوالحسن مصریؒ کا بیان ہے کہ میں اپنے دوست کے ہمراہ حج کر کے بغداد آیا۔ ہمارے پاس سوائے ایک چھری کے کچھ نہ تھا۔ اسے فروخت کر کے چاول خریدے اور پکا کر کھائے لیکن شکم سیر نہ ہوئے۔ اس کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمیں دیکھ کر خادم سے فرمایا۔ "چند فقراء حجاز سے آئے ہیں۔ ان کے پاس ایک چھری کے سوا کچھ نہ تھا۔ غریبوں نے اسے فروخت کر کے چاول کھائے۔ لیکن ان کا پیٹ نہیں بھرا۔ ان کے لئے کھانا لاؤ۔ ہم حضرتؒ کی گفتگو سن کر سخت حیران ہوئے۔ خادم کھانا لانے گیا تو میرے دل میں شہد کھانے کی خواہش پیدا ہوئی اور میرے رفیق کو کھیر کی اشتہا پیدا ہوئی۔ اتنے میں خادم دو طباق لایا۔ ایک میں کھیر تھی اور دوسرے میں شہد۔ خادم نے کھیر والا طباق میرے سامنے رکھ دیا اور شہد والا میرے دوست کے سامنے۔ آپ نے فرمایا۔ "نہیں نہیں شہد کا

Marfat.com

طباق زین الدین کے سامنے رکھوا ور کھیر کا اس کے ہمراہی کے سامنے"۔ میں اب بے اختیار ہوگیا اور آپ کے قدموں پر گر پڑا۔ آپ نے فرمایا۔ "مرحبا واعظِ مصر۔"

میں نے عرض کی "حضور یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ مجھے تو الحمد شریف پڑھنے کا بھی سلیقہ نہیں۔" آپ نے فرمایا۔ "نہیں مجھے ایسا کہنے کا حکم ہوا ہے۔"

پھر میں نے آپ کی شاگردی اختیار کی اور سال بھر آپ کی خدمت میں رہ کر مختلف علوم و فنون میں درجۂ کمال حاصل کر لیا۔ پھر آپ کی اجازت سے بغداد میں وعظ کہنا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے آپ سے مصر جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور مجھے ہدایت کی کہ دمشق پہنچنے پر تمہیں ترکی فوج ملے گی جو مصر پر حملہ کرنے کی غرض سے جا رہی ہوگی اس کے جرنیل سے مل کر کہہ دینا کہ اس سال مصر مت جاؤ ورنہ ناکام ہو جاؤ گے البتہ اگلے سال آؤ گے تو کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔"

چنانچہ جب میں دمشق پہنچا تو مجھے ترکی فوج ملی۔ میں نے اس کے سپہ سالار سے مل کر کہا کہ اس سال تم کامیاب نہیں ہو سکتے اگلے سال آنا۔ لیکن سپہ سالار مصر رہا کہ ہم اسی سال مصر پر حملہ کریں گے۔ میں ترکی فوج کو وہیں چھوڑ کر مصر پہنچا۔ وہاں خلیفۂ مصر ترکوں کے مقابلے کیلئے تیاری میں مصروف تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ انشاء اللہ ترکی فوج شکست کھائے گی اور تم فتح یاب ہوگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب ترکی فوج شکست کھا کر مصر سے چلی گئی تو خلیفۂ مصر نے میری بے حد قدر افزائی کی۔ دوسرے سال ترکوں نے

Marfat.com

پھر مصر پر حملہ کیا اور اس دفعہ وہ کامیاب ہو گئے۔ مصر پر قابض ہو کر انہوں نے بھی میری بہت عزت کی۔ اس طرح دونوں سلطنتوں کی جانب سے مجھے ڈیڑھ لاکھ دینار وصول ہو گئے۔ اور یہ سب سیدنا غوثِ اعظمؓ کی برکت سے ہوا۔ مصر میں میرے مواعظ و خطبات نے بھی بہت شہرت حاصل کی اور میں حضرت کے ارشاد کے مطابق واعظِ مصر کے لقب سے پکارا گیا۔

(۷۹)

دہن مبارک سے نوری شعاع

شیخ ابو حفص عمر بن حسین خلیل طیبی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں سیدنا غوثِ اعظمؓ کی مجلس میں حاضر تھا۔ یکایک میں نے دیکھا کہ آپ کے دہن مبارک سے ایک نورانی شعاع بار بار نکلتی ہے اور آسمان کی طرف چلی جاتی ہے۔ میں آپ کی عظمت و جلال سے مبہوت ہو گیا اور ارادہ کیا کہ مجلس سے اٹھ کر لوگوں سے آپ کی اس عظیم الشان کرامت کا ذکر کروں گا۔ ابھی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہی ہوا تھا کہ آپ نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا۔ "عمر خاموش رہو مجلس کی باتیں امانت ہوتی ہیں۔"

چنانچہ آپ کے وصال سے پہلے میں نے کسی سے اس واقعہ کا تذکرہ نہ کیا۔

(۸۰)

مہینوں کا آپ کی خدمت میں حاضر ہونا

آپ کے صاحبزادے شیخ سیف الدین عبدالوہابؒ کا بیان ہے کہ سال کا ہر مہینہ اپنے آغاز سے پہلے آپ کی خدمت میں

Marfat.com

انسانی شکل میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اگر وہ مہینہ خیر و برکت کا ہوتا تو نہایت اچھی شکل میں آتا۔ اگر سختی و تنگ حالی کا ہوتا تو کریہہ صورت میں آتا۔ یہ صورت حال مسلسل قائم رہتی تھی اور آپ تفصیل کے ساتھ ان مہینوں میں وقوع پذیر ہونے والے حالات کا اظہار کیا کرتے تھے۔

(۸۱)

جنات کا بکثرت مجلس میں حاضر ہونا شیخ ابوزکریا یحییٰ بن ابی نصرؒ بغدادی کا بیان ہے کہ میرے والد ایک ماہر عامل تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے اپنے عمل کے زور سے جنات کو بلایا۔ لیکن خلافِ معمول وہ بہت دیر کے بعد آئے اور آتے ہی کہنے لگے۔ ” اے شیخ جب سیدنا غوث الثقلین وعظ فرما رہے ہوں ہمیں نہ بلایا کرو۔“ میرے والد نے پوچھا ” کیوں؟“ کہنے لگے۔ ” ہم ان کی مجلس میں حاضر ہو کر آپ کے مواعظِ حسنہ سے مستفید ہوتے ہیں۔ وہاں آدمیوں سے زیادہ ہماری تعداد ہوتی ہے۔ ہم میں سے ہزاروں نے ان سے ہدایت پائی ہے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔“

(۸۲)

ہاتھ پھیر کر سینہ منور کر دیا شیخ علی بن ادریسؒ یعقوبی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ۵۶۰ھ میں میں سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فیض کا طالب ہوا۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ اس کے بعد یکایک آپ کے جسمِ اقدس سے ایک نور نکلا اور میرے جسم میں داخل ہو گیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ تمام اہلِ قبور اور ان کے حالات میری نظر کے

Marfat.com

سامنے ہیں۔ پھر میں نے ملائکہ کو دیکھا اور ان کی تسبیحیں سنیں۔ غرض عجیب و غریب حالات کا انکشاف مجھ پر ہوا۔ قریب تھا کہ میں دیوانہ ہو جاؤں کہ سیدنا غوث الثقلینؒ نے میرے سینے پر اپنا دستِ مبارک پھیرا۔ اب میں نے اپنا سینہ نور سے بھرپور اور فولاد سے سخت محسوس کیا۔ پھر مطلق نہ گھبرایا اور آج تک اس نور سے مستفیض ہو رہا ہوں۔

(۸۲)

حیرت انگیز بشارت دینا

شیخ علی بن ادریس یعقوبیؒ اپنے وقت کے سراج العلماء تھے۔ ان کا بیان ہے کہ جب میں پہلے پہل بغداد آیا تو کسی سے جان پہچان نہ تھی۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کے علم و فضل کی شہرت سن کر آپ کے مدرسہ میں آیا اور باہر بیٹھ گیا۔ آپ نے اپنے صاحبزادے شیخ عبدالرزاقؒ سے باآوازِ بلند فرمایا۔ "عبدالرزاقؒ باہر جا کر دیکھو کون آیا ہے"۔ وہ باہر آئے اور مجھے دیکھ کر اندر چلے گئے اور حضرت کو بتایا کہ ایک نوجوان باہر بیٹھا ہے۔ آپ نے فرمایا "یہ نوجوان صاحبِ علم و فضل ہوگا اور عزت و ناموری کے تخت پر بیٹھے گا۔ اسے اندر لے آؤ"۔ چنانچہ شیخ عبدالرزاقؒ مجھے آپ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ "علی یہاں بیٹھو"۔ پھر آپ نے مجھے کھانا کھلایا اور فرمایا۔ "لوگ تم سے نفع اٹھائیں گے اور وہ زمانہ قریب ہے کہ ان کو تیری ضرورت ہو گی اللہ تعالیٰ تجھے عزت اور شہرت عطا کرے گا"۔

اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے نوازا اور میں مختلف علوم و فنون میں ماہر ہو کر شہرت اور عزت کی انتہائی بلندیوں پر پہنچا۔

Marfat.com

اور ہمیشہ سیدنا غوثِ اعظمؒ کو یاد کرتا رہا۔

(۸۴)

ہر موضوع پر تقریر فرمادی

شیخ الوالحسن سعد الجبرؒ کا بیان ہے کہ میں ۵۲۹ھ میں ایک دفعہ شیخ محی الدین عبدالقادر کی مجلس میں حاضر ہوا اور سب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اس وقت آپ زہد کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ معرفت کا مضمون بیان کریں۔ آپ نے یکایک زہد کا موضوع چھوڑ کر معرفت کے موضوع پر تقریر شروع کر دی۔ پھر میں نے چاہا کہ آپ شوق کے بارہ میں کلام فرمائیں۔ آپ نے فوراً شوق کے موضوع پر تقریر شروع کر دی۔ اب میں نے چاہا آپ فنا و بقا کے مسئلہ پر وضاحت کریں۔ آپ نے فنا و بقا کا مسئلہ بیان کرنا شروع کر دیا۔ پھر میرا دل غیبت و حضور کے موضوع پر آپ کے ارشادات سننے کے لئے بیتاب ہوا۔ آپ نے اسی موضوع پر ایک سیر حاصل تقریر فرمادی۔ پھر بآواز بلند فرمایا۔ "ابوالحسن تمہیں یہی کافی ہے"

میں فرطِ حیرت سے دم بخود ہوگیا اور پھر عالم بے خودی میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔

Marfat.com

۲۰ بیسواں باب

آفتابِ علم و عرفان کا غروبؒ

(۱)

علالت ۵۶۱ھ میں سیدنا غوث اعظمؒ اپنی عمر مبارک کی نوے منزلیں طے کر چکے تھے اور اکانویں منزل میں داخل ہو چکے تھے کہ یکایک قوا میں اضمحلال محسوس ہوا جس نے آہستہ آہستہ شدید صورت اختیار کر لی اور آپ صاحب فراش ہو گئے۔ یہ علالت درحقیقت ذاتِ الٰہی سے محبت کا کشش تھی اور اس بات کا اشارہ تھی کہ بارگاہِ خداوندی سے بلاوا آیا ہی چاہتا ہے۔ ماہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کے آغاز میں آپ کی علالت بہت شدید صورت اختیار کر گئی اور آپ کو یقین ہو گیا کہ عالمِ جاودانی کو رخصت ہونے کا وقت اب قریب آ گیا ہے، چنانچہ رحلت سے چند دن پہلے ہی آپ نے اہلِ خانہ کو خبر دے دی کہ بہت جلد میں تم سے دائمی مفارقت اختیار کرنے والا ہوں اور یہ علالت اسی کا بہانہ ہے۔

Marfat.com

(۲)

وصیّت دورانِ علالت میں آپ کے صاحبزادہ شیخ عبدالوہابؒ نے آپ سے پوچھا: "قبلہ گاہی مجھے ایسی وصیّت فرمائیے جس پر میں آپ کے وصال کے بعد عمل کروں۔"

فرمایا:۔ "عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَطَاعَتِہٖ وَلَا تَخَفْ اَحَدًا وَلَا تَرْجُہٗ وَکِلِ الْحَوَائِجَ کُلَّھَا اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاطْلُبْھَا مِنْہُ وَلَا تَثِقْ بِاَحَدٍ سِوَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَعْتَمِدْ اِلَّا عَلَیْہِ سُبْحَانَہٗ اَلتَّوْحِیْدَ التَّوْحِیْدَ وَجِمَاعُ الْکُلِّ التَّوْحِیْد"

یعنی اللہ کے تقویٰ اور اس کی عبادت کو اپنا شعار بنا۔ کسی اور سے نہ ڈر اور نہ امید رکھ۔ تمام حاجتیں بزرگ و برتر اللہ کے سپرد کر اور اسی سے مانگ۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور پر بھروسہ نہ کر اور نہ اعتماد۔ کہ پاک ہے وہ ذات۔ توحید کو لازم پکڑ۔ توحید کو لازم پکڑ۔ تمام چیزوں کا مجموعہ توحید ہے۔"

پھر فرمایا:۔

"جب دل اللہ عزوجل کے ساتھ درست ہو جائے تو وہ کامل و مکمل ہے (نہ کوئی چیز اس سے خالی رہتی ہے اور نہ اس سے باہر نکلتی ہے)، میں یکسر مغز ہوں چھلکا نہیں ہوں۔"

(۳)

آخری رات اور دن آپ کے ایک صاحبزادے کا بیان ہے کہ رحلت

Marfat.com

سے پہلے ایک دن اور رات آپ کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری رہے:
وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ غَفَرَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ
وَتَابَ اللّٰہُ عَلَیَّ وَعَلَیْکُمْ بِسْمِ اللّٰہِ غَیْرَ مُوَدِّعِیْنَ
"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی بخشے اور تمہیں بھی
اور میری توبہ قبول فرمائے اور تمہاری بھی۔ بسم اللہ تشریف لاؤ اور رخصت نہ کئے جاؤ۔"
ایک صاحبزادے نے طبیعت کا حال پوچھا:
فرمایا: "مجھ سے کوئی کچھ نہ پوچھے۔ میں وہی ہوں کہ علم خدائے عزوجل
میں کروٹیں بدل رہا ہوں۔"
صاحبزادہ شیخ عبدالجبارؒ نے دریافت کیا: "حضور کو کہیں درد تو نہیں محسوس ہوتا۔"
فرمایا: "دل مسرور و مطمئن ہے اور اس کے سوا سب اعضا شاد ہے ہیں۔"

(۴)

آخری لمحات وصال سے کچھ دیر پہلے آپ نے تازہ پانی سے غسل کیا اور نماز عشاء ادا کی اور دیر تک بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز رہے اور سب مسلمانوں کے لئے بار بار یہ دعا مانگی۔
"اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بخش دے۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم فرما۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے درگزر فرما۔"
جب سر اٹھایا تو غیب سے آواز آئی۔
"اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ تو اس سے راضی ہے وہ تجھ سے راضی ہے۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔"

Marfat.com

اس کے بعد آپ بستر پر لیٹ گئے اور صاحبزادوں سے فرمایا۔

"میرے اردگرد سے پرے ہٹ جاؤ کہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں مگر بباطن کسی اور (یعنی اللہ) کے ساتھ ہوں میرے اور تمہارے بلکہ ساری خلق خدا کے درمیان اتنی دوری ہے جتنی زمین اور آسمان میں۔ لہٰذا مجھے کسی پہ قیاس نہ کرو اور نہ کسی کو مجھ پہ"۔

پھر فرمایا :

"میرے پاس تمہارے علاوہ اور لوگ (ارواح مقدس و ملائکہ) آئے ہیں جگہ چھوڑ دو اور ان کا ادب کرو کہ یہاں بڑا ازدحام ہے۔ اللہ یہ مکان کو تنگ نہ کرو"۔

اس کے ساتھ آپ بار بار اپنا دست مبارک ہلاتے اور فرماتے :

"اور تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ توبہ کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ۔ وہ (اپنی ذات مبارک کی طرف اشارہ ہے) ابھی تمہاری طرف آئے گا"۔

یہ بھی فرماتے "نرمی کرو، نرمی کرو"۔

(۵۵)

قندیل غوثیت کا غروب حتیٰ کہ موت کی پہلے بیہوشی آپ پر طاری ہو گئی اور یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک پر جاری ہو گئے۔

اِسْتَعَنْتُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَلَا یَخْشٰی

Marfat.com

سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَتِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

"میں مدد لیتا ہوں اس خدا سے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں جو زندہ ہے نہ کبھی مرے گا اور نہ اسے مرنے کا خوف ہے۔ پاک ہے وہ رب جو طاقت میں سب پر غالب ہے اور اس نے اپنے بندوں پر موت کو غالب کیا۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

آپ کے صاحبزادہ شیخ موسیٰؒ جو اس وقت حضرت کے پاس تھے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ لفظ تعزز پر پہنچے تو آپ کی زبان مبارک میں لکنت پیدا ہوگئی اور اس لفظ کو صحت کے ساتھ ادا نہ کر سکے۔ چنانچہ آپ بار بار اس لفظ کو دہراتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ نے بلند آواز سے اسے صحیح طور پر ادا کر دیا پھر "اللہ، اللہ، اللہ۔"

اس کے ساتھ ہی آپ کی آواز پست ہوگئی۔ زبانِ اقدس حلق کے بالائی حصہ سے جا ملی اور آپ کی روحِ مبارک قفسِ عنصری سے اعلیٰ علیین کو پرواز کر گئی۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

اس وقت عمر مبارک نوے سال اور نو مہینے تھی۔

(۶)

عالم گیر ماتم سیدنا غوثِ اعظمؒ کے وصال کی خبر اہلِ بغداد کے لیے برقِ خاطف بن کر گری۔ ہر طرف کہرام مچ گیا۔ بعض لوگ فرطِ الم سے بے ہوش ہو گئے۔ بعض بے اختیار آہ و زاری کرنے لگے۔

Marfat.com

ایک حادثۂ کبریٰ تھا جس سے دنیائے اسلام میں بھونچال آگیا۔ آسمانِ علم و عرفان پر تاریکی چھا گئی۔ جہاں تک خبر پھیلی لوگ والہانہ و بیتابانہ آفتابِ علم و معرفت کی آخری زیارت کے لئے آستانۂ مبارک کی طرف اٹھ دوڑے اور آناً فاناً ہزارہا مخلوق کا اجتماع ہو گیا۔

خدام نے بہت جلد حضرت کے جسدِ مبارک کو غسل دیا اور ربابِ ازج میں آخری آرام گاہ بھی تیار کر دی۔ اس کے بعد جنازہ اٹھا۔ کہتے ہیں کہ سرزمینِ بغداد نے اس شان کا جنازہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ ہجوم خلائق تھا کہ بڑے بڑے باجبروت بادشاہوں کے جنازوں کو نصیب نہیں ہوتا غرض لاتعداد عقیدت مندوں اور مداحوں کے مجمع عظیم نے باچشم گریاں اس آفتابِ ہدایت کو آخری آرامگاہ میں اتار دیا جو چالیس سال تک ان کے درمیان مینارِ نور بنا رہا اور جس کی وعظ و ہدایت کی ضیا باریوں نے لاکھوں مردہ دلوں کو حیاتِ نو عطا کی۔ مزارِ پاک آج بھی بغداد میں مرجع خلائق ہے۔

(۷)

تاریخ وفات آپ کی رحلت کے سال اور مہینے کے بارے میں تو تمام مورخین متفق ہیں کہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ میں ہوئی۔ لیکن وفات کے دن کے متعلق اختلاف ہے۔ اس ضمن میں چار تاریخیں بیان کی جاتی ہیں۔ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۷ ربیع الثانی

واللہ اعلم بالصواب

سالِ وصال ان اشعار سے ظاہر ہے:

Marfat.com

سلطانِ عصر شاہِ زمان قطب اولیاء
کامد وفات روزِ قیامت علامتے
تاریخ سال وقت وفاتش چو خواستم
گفتا سروشِ غیب وفاتش قیامتے

(تاریخ: قیامتے ، عدد ۵۶۱)

ایک اور شاعر نے آپ کی "تاریخ وفات" "معشوقِ الٰہی" سے نکالی ہے تاریخ عمر "کامل" اور "کمال" کے الفاظ سے نکلتی ہے جنکے عدد ۹۱ ہیں۔

Marfat.com

اکیسواں باب

ازواج واولاد

(۱)

ازواج سیدنا غوثِ اعظمؒ نے مختلف اوقات میں چار شادیاں کیں شادیوں کے اوقات اور ازواج کے اسمائے گرامی کی تصریح کتب سیر میں نہیں کی گئی۔ البتہ قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے عائلی زندگی کا آغاز پچاس سال کی عمر کے بعد کیا جبکہ آپ اپنے مجاہدات و ریاضات کی تکمیل کر چکے تھے۔ آپ فرماتے ہیں :

"مدت سے میں اتباعِ رسول میں نکاح کا ارادہ رکھتا تھا لیکن میرے مشاغل اس ارادہ کے بروئے کار آنے میں مانع تھے۔ مجھے اندیشہ تھا کہ عائلی زندگی کی زنجیریں میرے اوقات و اشغال میں حارج ہوں گی لیکن کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا یعنے ہر کام کا ایک وقت معین ہوتا ہے کے مصداق جب وقت آیا تو اللہ تعالٰی نے مجھے چار بیویاں عطا کیں اور ان میں سے

Marfat.com

ہر ایک کو مجھ سے والہانہ محبت تھی۔

سیدنا غوث اعظمؓ علم و فضل کا ایک مینارِ نور تھے جس کی ضیا پاشیوں سے ایک دنیا فیض یاب ہو رہی تھی۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ آپ کی ازواج آپ کے فیوض و کمالات سے فیض یاب نہ ہوتیں۔ چنانچہ وہ سب اخلاقِ حسنہ کا پیکر تھیں۔ عبادت و ریاضت سے کمال شغف رکھتی تھیں اور صبر و قناعت سے کامل طور پر بہرہ ور تھیں۔ آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالجبارؒ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ کسی تاریک کوٹھڑی یا مکان میں داخل ہوتیں تو وہاں شمع کی سی ہلکی روشنی ہو جاتی۔ ایک دفعہ میرے والد ماجد نے یہ ماجرا دیکھا۔ چنانچہ وہ بھی اسی جگہ تشریف لے گئے جہاں میری والدہ کھڑی تھیں۔ آپ کے جاتے ہی وہ روشنی غائب ہو گئی۔ میری والدہ محترمہ حیران ہوئیں تو فرمایا:

"یہ زرد روشنی شیطانی روشنی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ میرے آتے ہی معدوم ہو گئی۔ اب میں اسے رحمانی روشنی میں تبدیل کئے دیتا ہوں۔"

اس کے بعد وہ جب بھی کسی تاریک جگہ جاتیں وہاں دودھیا چاندنی جیسا نور پھیل جاتا۔

قیاس ہے کہ اسی طرح دوسری ازواجِ گرامی بھی فضل و کمال کی حامل ہونگی۔

(۲)

اولاد سیدنا غوثِ اعظمؓ کو اللہ تعالیٰ نے چاروں ازواج کے بطن سے اولاد عطا کی۔ آپ کے ہاں کل بیس۲۰ لڑکے اور انتیس لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ آپ نے اپنی اولاد و احفاد کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی۔

Marfat.com

ان میں سے کئی آسمانِ علم وفضل پر آفتاب بن کر چمکے اور اپنے آپ کو جلیل القدر والد کی جانشینی کا اہل ثابت کر دیا۔ اولاد نرینہ میں سے مشہور یہ ہیں:

۱۔ شیخ سیف الدین عبدالوہابؒ۔ ۲۔ شیخ عبدالرزاق تاج الدینؒ
۳۔ شیخ شرف الدین عیسےٰؒ ۴۔ شیخ ابواسحٰق ابراھیمؒ
۵۔ شیخ ابوبکر عبدالعزیزؒ ۶۔ شیخ یحییٰؒ
۷۔ شیخ عبدالجبارؒ ۸۔ شیخ موسےٰؒ
۹۔ شیخ محمدؒ

صاحبزادوں کے علاوہ آپ کے بعض پوتوں اور نواسوں نے بھی آپ کی تعلیمات و برکات سے فیض اٹھایا۔ پوتوں کے حالات آگے آئیں گے۔ نواسوں میں سب سے مشہور شیخ عفیف الدین بن مبارکؒ ہیں۔ انہوں نے آپ کے مواعظِ حسنہ کو الفتح الربانی کی صورت میں مرتب کیا

(۳)

فرزندانِ گرامی کے حالات

آپ کے صاحبزادوں کے مختصر حالات نیچے درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ شیخ سیف الدین عبدالوہابؒ

ولادت ماہ شعبان ۵۲۳ھ وفات شوال ۵۹۳ھ

حضرت غوثِ اعظمؒ نے زیادہ تر تعلیم انہیں خود دی۔ پھر بلخ، بخارا اور عجم کے دور دراز مقامات پر مزید تعلیم کے لئے بھیج دیا۔ تقریباً بیس سال

Marfat.com

کی عمر میں آپ نے تمام علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل کر لی اور ۵۴۳ھ میں سیدنا غوث اعظمؒ کی زیر نگرانی انہیں کے مدرسہ میں درس دینا شروع کر دیا۔ زبردست واعظ تھے اور "شیریں کلام" کے لقب سے مشہور تھے۔ حضرت کے وصال کے بعد فتوے نویسی کا کام بھی آپ نے سنبھال لیا اور ان کے مدرسے کے متولی بنے۔ ہزارہا لوگوں نے آپ کے علم و فضل سے استفادہ کیا۔ نہایت کشادہ دست اور حلیم الطبع تھے۔ اپنے دور کے یگانۂ روزگار عالم تسلیم کئے جاتے ہیں۔ آپ کے ایک صاحبزادے شیخ عبدالسلامؒ نے بڑی شہرت حاصل کی۔ وہ اپنے دادا سیدنا سیدنا غوث اعظمؒ اور والد ماجد دونوں سے فیض یاب ہوئے اور مدتوں تک بغداد میں درس و تدریس اور افتاء کا کام سرانجام دیا۔

۲۔ شیخ حافظ عبدالرزاق تاج الدینؒ

ولادت ۵۲۸ھ وفات ۶۰۳ھ

اپنی بے مثال علمی اور دینی خدمات کی وجہ سے تاج الدین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ زبردست فقیہہ اور محدث تھے۔ فقہ کی تعلیم سیدنا غوث اعظمؒ سے حاصل کی اور حدیث کی تعلیم والد بزرگوار کے علاوہ اس دور کے دوسرے نامور علماء سے بھی حاصل کی۔ گوشہ نشینی بہت پسند تھی۔ نہایت منکسر المزاج اور صابر و شاکر تھے۔ طلباء پر نہایت شفیق تھے اور باوجود عسرت کے نہایت سخی تھے۔ جنازہ پر فقید المثال ہجوم تھا۔ اس لئے بار بار نماز جنازہ پڑھی گئی۔

آپ کے صاحبزادوں میں شیخ ابو صالحؒ، شیخ ابو المحاسن فضل اللہؒ، شیخ عبدالرحیمؒ، شیخ سلیمانؒ اور شیخ اسمٰعیلؒ بہت مشہور ہوئے۔ شیخ ابو صالح نصرؒ

Marfat.com

مدت تک بغداد کے قاضی القضاۃ رہے۔ اپنے دور کے امام وقت تسلیم کیے جاتے ہیں۔

۳۔ شیخ شرف الدین عیسیٰؒ

اپنے والد بزرگوار سے فقہ اور حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ نہایت بلند پایہ واعظ مفتی اور صوفی تھے۔ مدتوں درس و تدریس میں مشغول رہے۔ پھر مصر چلے گئے اور وہاں بھی تبلیغ و ہدایت کا کام جاری رکھا۔ شعر و سخن کا مذاق بھی رکھتے تھے۔ کئی تصانیف اپنی یادگار چھوڑیں۔ جن میں لطائف الانوار اور جواہر الاسرار مشہور ہیں۔ سنہ ۵۶۲ھ میں وفات پائی۔

۴۔ شیخ ابو اسحاق ابراہیمؒ

تعلیم و تربیت کے مراحل سیدنا غوث اعظمؒ کے زیر نگرانی طے کیے۔ صاحب طریقت بزرگ تھے۔ دن رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ سکوت و خلوت کو پسند کرتے تھے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے علم طریقت و تصوف حاصل کیا۔ بغداد کی سکونت ترک کر کے واسط میں مقیم ہو گئے تھے۔ وہیں سنہ ۵۹۲ھ میں واصل بحق ہوئے۔

۵۔ شیخ ابوبکر عبدالعزیزؒ

ولادت سنہ ۵۳۲ھ وفات سنہ ۶۰۲ھ

فقہ اور حدیث کی تعلیم اپنے والد بزرگوار اور ابو منصور عبدالرحمٰن بن محمد القزاز سے حاصل کی۔ مدتوں درس و تدریس اور وعظ و ہدایت کا کام انجام دیا۔ متعدد علماء و فضلا آپ سے فیض یاب ہوئے۔ نہایت متقی اور عابد و زاہد تھے۔ سنہ ۵۸۰ھ میں جبال کی سکونت اختیار کر لی اور وہیں وفات پائی۔ آپ کے

Marfat.com

ایک صاحبزادے شیخ محمدؒ نہایت جیّد عالم ہوئے اور ہزارہا لوگوں کو دینی و روحانی فوائد سے مستفیض کیا۔

۶۔ شیخ یحییٰؒ

ولادت ۵۵۰ھ وفات ۶۰۰ھ

تعلیم سیدنا غوثِ اعظمؒ اور شیخ محمد عبدالباقیؒ سے حاصل کی۔ حسنِ اخلاق اور ایثارِ نفس میں یگانۂ روزگار تھے۔ لڑکپن میں مصر چلے گئے۔ کبرسنی میں بغداد واپس آ گئے اور یہیں وفات پائی۔ اپنے سب بھائیوں سے چھوٹے تھے۔

۷۔ شیخ عبدالجبّارؒ

فقہ کی تعلیم والد بزرگوار سے حاصل کی اور شیخ قزازؒ ابومنصورؒ سے حدیث سنی۔ اعلیٰ درجہ کے خوشنویس تھے۔ حسنِ اخلاق، اتباعِ رسولؐ، صبر و توکل اور ریاضت و مجاہدہ میں منفرد تھے۔ ابھی جوان ہی تھے کہ ۵۷۵ھ میں پیامِ قضا آ پہنچا۔ اپنے والد بزرگوار کے مسافر خانہ میں مدفون ہوئے۔

۸۔ شیخ موسیٰؒ

ولادت ۵۳۵ھ وفات ۶۱۸ھ

فقہ اور حدیث کی تعلیم سیدنا غوث اعظمؒ اور شیخ سعید بن النباءؒ سے حاصل کی۔ بغداد کا قیام ترک کر کے دمشق جا بسے۔ مسلکِ حنبلی کے پیرو تھے۔ اکثر خاموش رہتے تھے اور بڑے بڑے طویل مراقبے کرتے تھے۔ مزاج میں فروتنی اور انکسار حد سے زیادہ تھا۔ آخر عمر میں بہت سے امراض نے آدبوچا لیکن آپ نے کمال صبر و ضبط کے ساتھ ان امراض کے دکھ برداشت کیے۔

Marfat.com

دمشق میں اپنے سب بھائیوں سے آخر میں وفات پائی۔ جبلِ قاسیون میں مدفون ہوئے۔

۹۔ شیخ محمدؒ

فقہ کی تعلیم سیدنا غوثِ اعظمؒ سے حاصل کی اور علمِ حدیث اس دور کے نامور مشائخ سعید بن البناؒ اور ابوالوقتؒ سے حاصل کیا۔ مدت تک درس و تدریس میں مشغول رہے اور بے شمار لوگوں کو فیض یاب کیا۔ ۵۶۱ھ میں وفات پائی اور بغداد کے مقبرہ حلبہ میں سپردِ خاک کیے گئے۔

Marfat.com

۲۲
بائیسواں باب

تصنیفات

سیدنا غوث اعظم رح کی گراں قدر تصنیفات کے مطالعے سے عجیب سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے اور ایسے ایسے حقائق و معارف کا انکشاف ہوتا ہے کہ انسان سبحان اللہ پکار اٹھتا ہے۔ آپ کے ارشادات و کلام میں صدیقین کی شان ہے۔ ایک ایک لفظ دلوں کو گرماتا ہے اور قلوب مردہ کو حیات تازہ ملتی ہے۔ متعدد تصنیفات آپ کی یادگار ہیں جن میں سے چند مشہور کتب یہ ہیں:۔

(۱)

غنیۃ الطالبین یہ نہایت مشہور اور ضخیم کتاب ہے جو عربی میں ہے اس کا ترجمہ اردو اور فارسی میں بھی چھپ چکا ہے۔ اس میں شریعت اور طریقت کے مسائل کی بحث ہے۔ اسلام کے متعدد فرقوں کے درمیان جو اختلافی مسائل ہیں ان کا تجزیہ کیا گیا ہے اور اہل سنت کی ترجیح ثابت کیا گیا ہے جو حق کی

حقوق العباد، مختلف عبادات، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے مسائل، اذکار و اشغال اور اعمال و اوراد سب کا اجمالی تذکرہ اس میں موجود ہے۔ یہ کتاب بدعات ضالہ اور گمراہ کن عقائد کے خلاف ایک برہانِ قاطع کی حیثیت رکھتی ہے۔ بعض لوگوں کو اسے سیدنا غوثِ اعظمؒ کی تصنیف ماننے میں تامل ہے۔ کیونکہ اس کی اور فتوح الغیب کی عبارات میں بہت فرق ہے لیکن علمائے کرام کی اکثریت اس کتاب کو سیدنا غوثِ اعظمؒ ہی کی تصنیف بتاتی ہے۔

(۲)

فتوح الغیب یہ علم تصوف اور معرفت میں ایک معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ اس کے مضامین معارفِ قرآنی توحید و سنت اور اسرار طریقت سے معمور ہیں اور ہر مقالہ نورِ معرفت سے لبریز ہے۔ اس کے مطالعہ سے دلوں میں حرارت، ایمان میں قوت اور عقائد و اعمال میں صحت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا فارسی ترجمہ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے کیا ہے اور اردو ترجمہ متعدد بلند پایہ علماء کر چکے ہیں جن میں مولانا ابوالحسن سیالکوٹیؒ، نواب صدیق حسن خاں بھوپالیؒ اور مولوی محمد عالم کاکوروی مشہور ہیں۔

(۳)

فتح ربانی اس کتاب کا پورا نام "الفتح الربانی والفیض الرحمانی" ہے۔ یہ سیدنا غوثِ اعظمؒ کے مواعظ و خطبات کا مجموعہ ہے جسے آپ کے نواسہ سید عفیف الدین مبارکؒ نے مرتب کیا۔ اس میں آپ کے ترسٹھ خطبات کا خلاصہ درج ہے۔ اگرچہ اصل اور تلخیص میں بہت فرق ہوتا ہے

Marfat.com

پھر بھی فاضل مرتب نے آپ کے اصل کلمات والفاظ میں سے کوئی ضروری چیز نہیں چھوڑی اور انہیں اس عمدگی سے ترتیب دیا ہے کہ پڑھ کر قلب بے اختیار متاثر ہوتا ہے اور نہایت سرور و کیف حاصل ہوتا ہے۔ تشنگان ہدایت کے لئے یہ ایک چشمۂ شیریں ہے جس کا آب مصفا سیراب ہونے والے کے دلوں سے ہر قسم کے میل دھو ڈالتا ہے۔ اس کتاب کا بھی فارسی اور اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ تراجم میں اصل کا لطف تو نہیں پھر بھی نورِ معرفت کی شعاعیں چھن چھن کر نکلتی ہیں اور قلوب کو گرماتی ہیں۔

(۴)

مکتوباتِ محبوبِ سبحانی یہ آپ کے فارسی مکتوبات کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف اوقات میں مختلف اشخاص کو لکھے۔ ان میں معرفت اور طریقت کے عجیب و غریب اسرار و رموز ہیں۔ ایسے ایسے لطیف نکات ہیں کہ انسان بے اختیار سر دھننے لگتا ہے۔ مکتوبات کے پیرائے میں آپ نے علم و عرفان کے وہ موتی بکھیرے ہیں کہ طبیعت انہیں چنتے چنتے سیر نہیں ہوتی۔

(۵)

دیوانِ غوث اعظم " یہ دیوان فارسی میں ہے۔ یہ دیوان رموزِ عشق و معرفت کا دفتر ہے اور اس کا ایک ایک شعر وجد آور ہے۔ اس دیوان کی دو غزلیات اس کتاب میں کسی دوسری جگہ درج کی گئی ہیں۔ یہ دیوان فی الحقیقت محی الدین ہروی کی تصنیف ہے اور غلط طور پر بیدنا غوث اعظم

Marfat.com

سے منسوب ہوگیا ہے۔

(۶)

قصائد آپ نے چودہ قصائد بھی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں قصیدۂ غوثیہ کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی ہے۔ یہ قصائد نہایت فصیح و بلیغ اور پر تاثیر ہیں اور ان کے پڑھنے سے عجیب فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کے علاوہ آپ کی ایک مناجات ہے جو تین اشعار پر مشتمل ہے اور چہل کاف کے نام سے مشہور ہے۔ دنیائے علم و ادب میں اس کا نہایت بلند درجہ ہے۔

(۷)

متفرق کتب مندرجہ بالا تصانیف کے علاوہ آپ کی دیگر گراں پایہ تصنیفات یہ ہیں۔ جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر، یواقیت والحکم۔ السبوع شریف، کبریت احمر وغیرہ۔

Marfat.com

۲۳ تیئسواں باب

خدام اور خلفاء

تبلیغی نظام اس سے پہلے ہم ایک دوسری جگہ بیان کر چکے ہیں کہ آفتاب غوثیت کے طلوع کے وقت دنیائے اسلام طرح طرح کے فتنوں کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔ اگر ایک طرف فسق و فجور اور بدعات کا بازار گرم تھا تو دوسری طرف الحاد و زندقہ اور اعتزال و فلسفہ کا زور تھا۔ سیدنا غوثِ اعظم نے ان فتنوں کا مقابلہ کرنے اور احیائے اسلام کے لئے بغداد کو اپنا مرکز بنایا اور اس کے ساتھ ہی ایک وسیع تبلیغی نظام قائم کیا۔ آپ کے فیض یافتہ شاگرد، خدام، مرید اور خلفاء دنیائے اسلام میں چاروں طرف پھیل گئے اور اپنی تبلیغ و ہدایت سے لاکھوں بندگانِ خدا کو گمراہی کے گردابِ بلا سے نکال لیا۔ آپ کے خدام و خلفاء کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ ان میں سے کچھ مشاہیر کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

Marfat.com

۱۔ حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ خشاب رح
۲۔ شیخ ابو عمرو عثمان بن اسمٰعیل بن ابراہیم سعدی المعروف بہ شافعی زمان رح
۳۔ شیخ قاضی ابو یعلیٰ رح
۴۔ شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار رح
۵۔ شیخ ابو عبداللہ بن سنان رح
۶۔ شیخ ابو طلحہ بن مظفر رح
۷۔ شیخ ابوالبقا محمد ازہری رح
۸۔ قاضی القضاۃ ابوالحسن علی رح
۹۔ قاضی ابو طالب عبدالرحمٰن رح مفتی عراق
۱۰۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن رسلان رح
۱۱۔ علامہ ابوبکر عبداللہ بن نصر بن حمزہ تیمی رح
۱۲۔ شیخ امام موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی رح
۱۳۔ قاضی القضاۃ حضرت شیخ ابوالفتح محمد بن قاضی ابوالعباس احمد رح
۱۴۔ حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ اسدی رح
۱۵۔ حضرت شیخ امام ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن احمد رح
۱۶۔ حضرت شیخ امام حافظ ابو منصور عبداللہ بن محمد بن ولید بغدادی رح
۱۷۔ حضرت شیخ علامہ ابو محمد ابراہیم بن محمود بعلبکی رح
۱۸۔ شیخ ابو عبداللہ بطائحی رح۔
۱۹۔ شیخ ابوالبقاء صالح بہاؤالدین نورالاسلام رح

Marfat.com

۲۰۔ امام ابوالبقاء عبداللہ بن حسین بن عبداللہ عکبری بصری نابینا رح

۲۱۔ شیخ ابوبکر عتیق بن ابوالفضل رح

۲۲۔ شیخ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن شیخ ابو علی نجم رح

۲۳۔ حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمٰن مقدسی رح

۲۴۔ شیخ فقیہ ابوالفضل اسحٰق بن احمد رح

۲۵۔ شیخ ابومحمد عبدالرحمٰن بن امام ابوحفص عمر بن غزال واعظ رح

۲۶۔ حضرت شیخ ابومحمد عبدالعظیم بن شیخ ابومحمد عبدالکریم بن محمد مصری رح

۲۷۔ شیخ ابومحمد یوسف بن مظفر بن شجاع عاقولی ازجی صہار رح

۲۸۔ شیخ عمر صیرفی رح

۲۹۔ شیخ ابوعمر قریشی رح

۳۰۔ شیخ شہاب الدین سہروردی رح وغیرہ وغیرہ۔

ان میں سے خاص خدام و خلفاء کو ایک طرف تو حضرت نے مختلف مما[لک]
میں تبلیغ حق کے لئے بھیجا۔ دوسری طرف مختلف شہروں میں مستقل تبلیغی مدا[رس]
قائم کر دیئے۔ ۵۴۱ھ میں مندرجہ ذیل مقامات پر آپ کے تبلیغی مدارس کا[م]
کر رہے تھے۔

موصل۔ حلب۔ دمشق۔ تبریز۔ ہمدان۔ طوس۔ بسطام۔ کوفہ۔ الحطیف[ہ]

(۱۷)

داعیانِ حق کیلئے ہدایت

جب آپ کسی خادم یا مرید کو داعی حق
مقرر فرما کر کسی خاص علاقہ کی جانب روا[نہ]

Marfat.com

کرتے تو اس کو یہ ہدایات دیتے۔

۱۔حکام اور امراء کی ملازمت نہ کرنا۔

۲۔کسی امیر سے وظیفہ قبول نہ کرنا۔

۳۔ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو پیش نظر رکھنا۔

۴۔کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کا دامن مضبوطی سے پکڑنا۔

۵۔شریعت کی حدود سے کبھی تجاوز نہ کرنا۔

۶۔سادہ زندگی کو اپنا شعار بنانا۔

۷۔غرور و تکبر کے نزدیک نہ پھٹکنا۔

۸۔تبلیغِ حق میں کسی مصیبت یا رکاوٹ سے دل برداشتہ نہ ہونا۔

۹۔وقت کی پابندی کرنا۔

۱۰۔غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ کرنا۔

۱۱۔دنیاوی عزت اور نمود و نمائش سے پرہیز کرنا۔

(۲)

محاسنِ اخلاق سیدنا غوثِ اعظمؒ نے داعیانِ حق کی جو مقدس جماعت تیار کی وہ علومِ ظاہری و باطنی میں درجۂ کمال پر پہنچی ہوئی تھی۔ اس جماعت کے افراد نے حضرتؒ کے فیضِ صحبت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا تھا۔ ان کی رگ رگ میں خدا اور رسول کی محبت موجزن تھی۔ ان کے کندھوں پر جو بارِ گراں رکھا گیا تھا۔ اس میں محض زبانی تبلیغ حق ہی نہیں تھی بلکہ انہوں نے خُلقِ محمدی کا عملی نمونہ بن کر گمراہوں کو راہِ ۔ کی طرف بلانا تھا۔ حضرتؒ نے جن لوگوں کو

Marfat.com

سندِ خلافت دی یا داعیٔ حق مقرر کیا۔ وہ نہ صرف اعلیٰ درجہ کے واعظ اور خطیب تھے بلکہ ان تمام اوصاف کے حامل تھے جو رسولِ اکرمؐ کے نائبین مومنین اور علمبردارانِ حق میں ہونے ضروری ہے۔ وہ اپنے مرشدِ کاملؓ کے اخلاق و محامد کی سچی اور عملی تصویر ہوتے تھے۔ ان کے محاسنِ اخلاق کے چند پہلو یہ تھے۔

۱۔ خشیتِ الٰہی :۔ داعیانِ حق کے قلوب اللہ تعالیٰ کی عظمت و ہیبت سے ہر وقت کانپتے رہتے تھے۔ جب کلامِ الٰہی کی تلاوت کرتے تو ان کی آنکھیں بے اختیار اشکبار ہو جاتیں۔

۲۔ مصائب کی برداشت :۔ داعیانِ حق راہِ حق میں ہر قسم کے رنج و محن اور مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے۔ تبلیغ کے لئے دور دراز مقامات کا سفر بالعموم پیادہ پا کرتے۔ اگر کبھی سواری پیش کی جاتی تو کہتے ہم نے یہ حدیث سنی ہے کہ جس شخص کے پاؤں اللہ کے راستے میں گرد آلود ہو جائیں اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے تبلیغ حق کے جرم میں بعض اوقات انہیں حکامِ وقت کے عتاب کا نشانہ بننا پڑتا لیکن وہ اعلائے کلمۃ الحق سے باز نہ آتے اور زنید و بند کی سختیوں کو خوشی سے جھیلتے۔

۳۔ عبادت :۔ سیدنا غوثِ اعظمؓ کے خدام و خلفاء عبادت میں کمال شغف رکھتے تھے۔ رات کے پہلے حصے میں کچھ آرام کر لیتے اور رات کا باقی حصہ یادِ الٰہی میں صرف کرتے۔ جمعہ کی ساری رات عبادت اور ذکرِ الٰہی میں بسر کرتے۔

۴۔ سادگی :۔ حضرت کے مریدوں اور خلفاء نے سادہ طرزِ زندگی کو اپنا شعار بنا لیا روکھی سوکھی روٹی ان کی خوراک تھی اور موٹا جھوٹا کپڑا ان کی پوشاک۔ نہ کسی امیر کی دعوت قبول کرتے اور نہ قیمتی کپڑے کا تحفہ کسی سے قبول کرتے۔ سلاطین و امراء

Marfat.com

کی صحبت سے اجتناب کرتے اور غربا و مساکین کے درمیان بیٹھنے میں خوشی محسوس کرتے ان کے کپڑوں میں کئی کئی پیوند لگے ہوتے ۔ اکثر زمین پر سوتے۔ بعض خدام کو اللہ تعالیٰ نے دولتِ دنیاوی بھی عطا کی تھی لیکن ان کی سادہ روش میں یہ دولت کچھ اثر نہیں رکھتی تھی۔ ایک دفعہ آپ کے ایک آسودہ حال مرید کو کسی مسافر نے مزدور سمجھ کر اپنا بھاری بستر اٹھوا دیا وہ بخوشی اسے اٹھا کر مسافر کی منزلِ مقصود تک پہنچا آئے۔ وہاں لوگوں نے انہیں پہچان کر کہا۔ "حضرت یہ کیا؟" فرمایا۔ "مسلمانوں کی خدمت میرا فرض ہے۔" مسافر معذرت خواہ ہوا تو فرمایا۔ "بھئی اس میں حرج ہی کیا ہے؟"

۵۔ جود و سخا:۔ سیدنا غوثِ اعظمؒ کے خدام جود و سخا میں اپنی مثال آپ تھے۔ غربا و مساکین کو کھانا کھلاتے۔ ان کی دستگیری کرتے، یتیموں کی پرورش اپنے بچوں کی طرح کرتے۔ جو خدام تجارت کرتے تھے اور آسودہ حال تھے۔ انہوں نے اپنی دولت راہِ حق میں وقف کر رکھی تھی۔ فقراء کی پرورش کرتے۔ حاجتمندوں کی حاجتیں پوری کرتے۔ قرضخواہوں کا قرض ادا کرتے۔ طلبا کی نقدا ور اشیاء کی صورت میں امداد کرتے۔ مسافروں کو سراؤں اور مہمان خانوں میں جا جا کر کھانا کھلاتے۔ بعض اوقات غریب دوستوں کو اپنے کاروبار میں شریک کر لیتے اور ان کی کفالت کرتے رفاہِ عام کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ کنوئیں کھدواتے۔ مساجد تعمیر کراتے اور غریبوں کے لئے مکانات بنواتے۔ غرض یہ لوگ ایثار و سخاوت کا مجسمہ تھے۔

۶۔ ہمسایوں سے حسنِ سلوک:۔ حضرت کے داعیانِ حق ہمسایوں کے حق میں رحمت مجسم

Marfat.com

تھے۔ ہمسایہ مسلم ہو یا غیر مسلم وہ اس کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک تھے۔ یہ کبھی نہ ہوتا تھا کہ وہ پیٹ بھر کر کھائیں اور ان کا ہمسایہ بھوکا رہے۔ وہ جہاں رہتے ہمسایوں کا دل موہ لیتے۔

۷۔ خدمتِ خلق:۔ آپ کے خدام و خلفاء بیماروں کی عیادت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ مسافروں کی ضروریات اور آرام کا خیال رکھتے۔ اپاہجوں اور معذوروں کی خدمت نہایت شوق سے کرتے ان کو کھانا کھلاتے۔ ان کے کپڑے صاف کرتے۔ ان کے بالوں اور کپڑوں سے جوئیں نکالتے۔ بے سہارا اور بیوہ عورتوں کو بازار سے سودا سلف لاکر دیتے۔ اسی طرح لاوارث مریضوں کی تندہی سے خدمت کرتے تھے۔

۸۔ دیگر اوصاف:۔ حضرت کا ہر ایک خادم حسنِ اخلاق کا ایک پیکرِ جمیل تھا۔ دیانت اور پابندیٔ عہد میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا جو مل جاتا پہن لیتے اور جو میسر آجاتا کھا لیتے اور خدا کا شکر ادا کرتے۔ سید نجیب الدین بغدادیؒ کا بیان ہے کہ "میں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے خدام سے بڑھ کر کسی کو متقی، متدین، سیر چشم اور عزیب پرور نہیں دیکھا۔"

یہ لوگ کمال درجہ کے شیریں بیان، حلیم الطبع، صابر، قانع، متوکل، باحیا متواضع، منکسر المزاج، پاک باطن اور حق پرست تھے۔ اس کے ساتھ ہی فسق و فجور کے اعلانیہ دشمن تھے۔

(۴)

برکات و اثرات سیدنا غوث اعظمؒ کے تربیت یافتہ داعیانِ حق جہاں جہاں بھی گئے ان کے پاکیزہ اخلاق اور اعلائے کلمۃ الحق کی

Marfat.com

بدولت وہ علاقہ نورِ ہدایت سے جگمگا اٹھا اور گلشنِ اسلام میں تازہ بہار آگئی۔ ان کی حق پرستی اور خلوص سے جہاں گمراہ مسلمانوں کے دلوں کا میل اتر جاتا وہاں غیرمسلم بھی اسلام کی حقانیت پر ایمان لے آتے۔ لاکھوں فساق و فجار بدکاری اور معصیت کیشی سے تائب ہو کر سچے مسلمان بن گئے اور لاکھوں غیرمسلم کلمۂ شہادت پڑھ کر حق کے علمبردار بن گئے۔ داعیانِ حق کی ایسی عظیم الشان جماعت تیار کرنا سیدنا غوث اعظمؒ کا ایسا کارنامہ ہے جسے مسلمان قیامت تک فراموش نہیں کر سکتے۔

Marfat.com

چوبیسواں باب

تعلیمِ شریعت

سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ توحیدِ خالص، اتباعِ رسول، اقامتِ دین اور احیائے اسلام کے علمبردار تھے۔ اس لئے آپ کی تمامتر تعلیمات شریعت، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے محور کے گرد گھومتی ہیں۔ اس کے سوا آپ کی تعلیمات شریعت سے کچھ اور ڈھونڈنا عبث ہے۔ آپ کے تمام تر ارشادات کا ماخذ قرآن حکیم اور سنتِ نبوی ہے اور ان ہی کی روشنی میں آپ نے مخلوقِ خدا کو شریعت کی تعلیم دی۔ اس کی تفصیل آپ کی معرکہ آرا کتاب "غنیۃ الطالبین" میں دیکھی جا سکتی ہے۔ قارئین کے افادہ کے لئے چند چیدہ چیدہ مسائل کے بارے میں آپ کے ارشادات کا خلاصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

(۱)

توحیدِ خالص نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس کی بندگی کرو اور اس کے در سے منہ نہ پھیرو

Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوق سے اللہ تعالیٰ حساب لے گا مگر جس شخص نے خدا کے ساتھ شریک بنایا اس سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اور اسے سیدھا دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا

(۲)

اتباعِ رسولؐ ہمیشہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلو اور آپ کے اتباع میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اے نبی تم اللہ سے کہہ دو کہ اگر اللہ سے محبت کا دعوےٰ کرتے ہو تو میرا اتباع کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔

اور اللہ تعالےٰ کا یہ بھی حکم ہے کہ جو کچھ تم کو رسول کریمؐ دیں وہ لو جس سے منع کریں اس سے پرہیز کرو۔ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حال میں پیروی کرو۔

(۳)

تقدیرِ الٰہی جو کچھ اللہ تعالےٰ نے ازل میں تمہارے لئے مقدر کر دیا ہے خواہ وہ نفع ہو یا ضرر۔ آرام ہو یا سختی۔ آسانی یا تنگی ہر حال میں تمہیں ضرور پہنچے گا اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو مصائب پر صبر کرو اور دکھ سکھ ہر حال میں اس کا شکر ادا کرو

(۴)

نماز پنجوقتہ نماز کی پابندی کرو اور اپنی ہر نماز اس طرح ادا کرو گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے (یعنی کامل خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرو)۔

Marfat.com

(۵)

روزہ روزہ دار کو چاہیئے کہ روزے کو گناہوں سے بچائے رکھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد رکھو کہ پانچ چیزیں روزے اور وضو کو توڑ دیتی ہیں اول جھوٹ، دوم نکتہ چینی (یعنی خواہ مخواہ اعتراض کر کے دوسرے کی دل آزاری کرنا) سوم غیبت، چہارم شہوت کی نظر سے (غیر عورت کو) دیکھنا، پنجم جھوٹی قسم کھانا۔

(۶)

پُرسش لحد قبر میں ہر آدمی سے پوچھا جائے گا۔ "تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تیرا خیال ہے؟"

(۷)

مومن کی تعریف اللہ تعالٰی کے نزدیک مومن کی تعریف یہ ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

(۸)

مسلمانوں کے فرقے مسلمانوں کے تہتر فرقے ہیں یہ دراصل دس مکاتیب فکر کی شاخیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

شیعہ ۳۲ فرقے	مرجیہ ۱۲ فرقے	مشبہ ۳ فرقے
ضراریہ ۱ فرقہ	نجاریہ ۱ فرقہ	خوارج ۱۵ فرقے
معتزلہ ۶ فرقے	کلابیہ ۱ فرقہ	جہمیہ ۱ فرقہ

اہل سنت ایک فرقہ

Marfat.com

ہدایت یافتہ فرقہ مسلمانوں کے سب فرقوں میں ہدایت یافتہ اور نجات کا مستحق ایک ہی فرقہ ہے اور وہ فرقہ اہلسنت و جماعت کا ہے۔ سچے اہلسنت و جماعت وہ لوگ ہیں جو رسول اکرمؐ اور آپ کے صحابہؓ کی راہ پر چلتے ہیں۔

(۱۰)

سنت و الجماعت سنت اس راہ کا نام ہے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے اور جماعت وہ ہے جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کا اتفاق ہو گیا۔

(۱۱)

شفاعت جن لوگوں نے کبیرہ صغیرہ گناہ کئے ہیں ان کے حق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا قبول ہونا اور اس پر ایمان لانا واجب ہے۔

(۱۲)

راگ رنگ جس مجلس میں ناجائز کام ہوں جیسے ڈھول ڈھمکا، طبلہ، سارنگی، بسری، بربط، شہنائی، نے، دو تارہ، سنزبوق، ستار، طنبورہ بجانا اور رقص و سرود وغیرہ، اس مجلس میں نہ بیٹھے کیونکہ یہ سب حرام ہیں اور اللہ اور اس کے بندوں

کے درمیان (غفلتوں کا) پردہ حائل کر دیتے ہیں۔ اللہ کے بندوں کو تو ذکر حق ہی مرغوب ہے۔ جب وہ کلام الٰہی سنتے ہیں تو ان کے دل خوف خدا سے پگھل جاتے ہیں اور ان کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈوب جاتی ہیں۔

Marfat.com

(۱۳)

حمد و نعت حمد و نعت یا پاکیزہ اشعار وغیرہ جو بہ آواز بلند مباح سمجھے گئے ہیں۔ وہ صرف مردوں کے لئے ہیں عورتوں کے لئے جائز نہیں۔ نوجوان عورتوں کو اتنی اونچی آواز میں جسے اجنبی مرد سن سکیں۔ پاکیزہ سے پاکیزہ گیت گانا یا حمد و نعت کے اشعار پڑھنا بھی منع ہے۔

(۱۴)

ڈاڑھی رکھنا رسول کریمؐ کا یہ ارشاد یاد رکھو: اُحْفُوا الشَّارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحْیَۃَ (یعنی لبیں ترشواؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کا بھی یہی عمل تھا کہ لبیں ترشواتے اور ڈاڑھیاں بڑھاتے تھے۔

(۱۵)

نوحہ اور بین میت پر نوحہ و بین کرنا اور واویلا کرنا مکروہ فعل ہے البتہ صرف رونے میں کچھ کراہت نہیں۔

(۱۶)

شطرنج بازی وغیرہ گناہ کی گندگی سے آلودہ شطرنج بازوں، نرد اخروٹ اور رجوا کھیلنے والوں اور شراب پینے والوں کو کبھی سلام نہ کہو۔

(۱۷)

سجدہ صرف اللہ کے لئے ہے سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کسی دوسرے کے سامنے کسی حالت میں جائز نہیں۔ ایک دفعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرطِ عقیدت میں حضورؐ

Marfat.com

کے سامنے سجدہ کرنا چاہا لیکن سرورِ کونین ؐ نے اسے سختی سے منع کر دیا اور فرمایا فَلَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ (خبردار ایسا مت کرنا) پھر فرمایا اگر خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا روا ہوتا تو میں بیوی سے کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے مگر اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں

(۱۸)

قسم کھانا

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات کے سوا کسی حال میں بھی (اپنے باپ یا کسی دوسری چیز کی) قسم کھانا سخت مکروہ فعل ہے اگر قسم کھانا ناگزیر ہو جائے تو صرف اللہ کی قسم کھاؤ ورنہ خاموش رہو کیونکہ رسولِ اکرم ؐ کی حدیث سے صرف اتنا ہی ثابت ہے۔

(۱۹)

بدعات سے بچنا واجب ہے

جب کسی (دینی معاملہ میں) قرآن کریم خاموش ہو، احادیثِ رسول کریم ؐ یا سنتِ نبوی میں بھی اسکا کوئی ثبوت موجود نہ ہو۔ صحابہ کرام ؓ سے بھی اس بارہ میں کچھ منقول نہ ہو تو ایسے معاملہ کو جائز بیان کرنا یا اس پر عمل کرنا بدعت ہے اور بدعت سے ہر حال میں بچنا واجب ہے۔ رسول کریم ؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کے کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرتا۔ جبتک کہ وہ بدعت سے تائب نہ ہو۔

(۲۰)

زیارتِ قبور اور ایصالِ ثواب

جب کوئی کسی قبر کی زیارت کرے تو قبر کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس کو بوسہ دے۔ کیونکہ یہ یہودیوں کی عادت ہے اور گیارہ دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور دیگر آیاتِ قرآنی پڑھ کر اس کا ثواب قبر والے کو ہدیہ کرے اس طرح کہ اے اللہ اگر تو نے قرآن پاک کی ان آیات کے پڑھنے کا ثواب مجھے عطا فرمایا تو وہ میں اس قبر والے کو ہدیہ کرتا ہوں۔

Marfat.com

پچیسواں باب

تعلیم طریقت و تصوف

(۱)

قربِ الٰہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے خواہش مند کو چاہیئے کہ فرض کی ادائگی کے بعد ان اذکار واشغال میں مصروف ہو جن کی وہ طاقت رکھتا ہو اور ہر لحظہ یہ خیال کرے کہ اس کا اٹھنا، بیٹھنا، دوڑنا، بھاگنا، رونا ہنسنا غرض ہر قول و فعل اللہ کے لئے ہے۔ اس کا نتیجہ محبت الٰہی ہے اور محبت الٰہی حاصل ہو جائے تو انسان کو کسی کی احتیاج نہیں رہتی۔

(۲)

افضل الذکر تمام اذکار سے افضل اور بہتر لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر ہے جس قدر زیادہ ممکن ہو سکے اس کا ورد روزانہ صبح عشا اور تہجد کی نمازوں کے بعد کرے۔

Marfat.com

(۳)

اسم اعظم اسم اعظم "اللہ" ہی ہے۔ اس کا اثر البتہ اس وقت ہوتا ہے جب پڑھنے والے کے دل میں سوائے اللہ کے کچھ نہ ہو۔ عارف کا بسم اللہ کہنا ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا کُن کہنا۔ اسمِ اعظم کے اثر سے دنیا کی ہر مصیبت دور ہو جاتی ہے اور ہر آرزو پوری ہو جاتی ہے۔

(۴)

ولی کی صفات ولی میں بارہ (۱۲) صفات کا ہونا لازمی ہے۔ ۱۔ عیب پوش ہو ۲۔ رحمدل ہو ۳۔ شفیق ہو ۴۔ رفیق ہو ۵۔ حق پسند ہو ۶۔ حق گو ہو ۷۔ نیکی کا مبلّغ ہو ۸۔ برائیوں سے روکنے والا ہو ۹۔ شب بیدار ہو ۱۰۔ عالم ہو ۱۱۔ شجاع ہو ۱۲۔ غریب (مسکین) پرور ہو۔ یعنی ان کو کھانا کھلائے اور ان کی ضروریات پوری کرے۔

(۵)

عبادت کی ترتیب مومن کو چاہیئے کہ پہلے فرائض ادا کرے پھر سنن میں مشغول ہو اور سنن کے بعد نوافل اور مستحبات ہیں۔ فرائض سے فارغ ہونے سے قبل دوسری عبادات میں مشغول ہونا حماقت ہے کہ فرائض کے بغیر وہ قبول نہیں ہوں گی۔

(۶)

اہلِ مجاہدہ کی صفات اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ و ریاضت کرنے والوں میں دس صفات کا ہونا ضروری ہے۔

Marfat.com

۱۔ وہ جھوٹی یا سچی قسم کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔
۲۔ دروغ گوئی سے ہر حالت میں بچتے ہیں۔
۳۔ کسی سے وعدہ خلافی نہیں کرتے۔
۴۔ اہلِ قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے۔
۵۔ مخلوقِ خدا پر کسی قسم کا بوجھ نہیں ڈالتے۔
۶۔ متواضع اور منکسر المزاج ہوتے ہیں۔
۷۔ مخلوقات میں سے کسی پر کبھی لعنت نہیں بھیجتے۔
۸۔ کسی کو بد دعا نہیں دیتے اور ہر قسم کا جور و ستم خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں
۹۔ طمع اور حرص سے خالی ہوتے ہیں۔
۱۰۔ ظاہری و باطنی ہر قسم کے گناہ صغیرہ و کبیرہ سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔

(۷)

مقاماتِ صوفیہ صوفیہ کے لئے دس مقامات ہیں:۔
۱۔ توبہ ۲۔ انابت یعنی ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا (رجوع الی الحق) ۳۔ زہد ۴۔ ریاضت ۵۔ ورع (انتہائی پرہیزگاری) ۶۔ قناعت ۷۔ توکّل ۸۔ تسلیم ۹۔ صبر ۱۰۔ رضا۔

(۸)

معانی و تشریحاتِ عزیزیہ ۱۔ تصوف:۔ دل کو ہر قسم کی آلائش سے صاف کرنے کا نام تصوف ہے۔
۲۔ توحید:۔ دل و جان سے صرف خدا کا ہو جانا توحید ہے۔

Marfat.com

۳۔ **دنیا**:۔ جو چیز انسان کو اللہ سے دور کرے دنیا ہے۔
۴۔ **فنا**:۔ اگر باطن میں خدائے واحد کے سوا کسی کا شعور باقی نہ رہے تو یہ "فنا" ہے۔
۵۔ **بقا**:۔ بقا یہ ہے کہ کسی فانی شئے کا اس کے ساتھ تعلق نہ رہے۔
۶۔ **سُکر**:۔ عشقِ الٰہی میں مخمور ہونا سکر ہے یا اللہ کے ذکر کے وقت دل میں جوش پیدا ہونے کا نام سُکر ہے۔
۷۔ **شُکر**:۔ نہایت عجز و انکسار سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اعتراف کرنا شکر ہے۔
۸۔ **صبر**:۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (یعنی مشیت الٰہی سے) جو کچھ وقوع پذیر ہو اس پہ ثابت قدم رہنے کا نام صبر ہے۔
۹۔ **تعزز**:۔ عزت اگر خدا تعالیٰ کیلئے حاصل کی جائے اور اسی کی راہ میں صَرف کی جائے تو یہ تعزز ہے۔
۱۰۔ **تکبر**:۔ عزت اگر اپنی ذات کے لئے حاصل کی جائے اور اپنی خواہشات میں صَرف کی جائے تو یہ تکبر ہے۔
۱۱۔ **رضا**:۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کو اطمینانِ دل سے قبول کرے اور ہر حال میں سچے دل سے اسی پر راضی رہے تو یہ رضا ہے۔
۱۲۔ **وصل**:۔ جب انسان کو حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے اور وہ اپنے زہد کو فراموش کر دیتا ہے تو اس حالت کا نام وصل ہے۔
۱۳۔ **زھد**:۔ دنیا کی فانی چیزوں سے دل سرد ہو جانے کا نام زہد ہے۔
۱۴۔ **ورع**:۔ وَرع یہ ہے کہ جس کام کی شریعت اجازت دے وہ کرے دوسرے کو چھوڑ دے۔ وَرع کے لئے دس شرطیں لازمی ہیں۔

Marfat.com

۱۔ اتباع رسولؐ اور اجماع مسلمین قائم رہے۔ ۲۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔ ۳۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کرے۔ ۴۔ کبر و نخوت سے بچے۔ ۵۔ کسی کو حقیر سمجھ کر اس کا تمسخر نہ اڑائے۔ ۶۔ اپنا مال اور دولت راہِ حق میں خرچ کرے۔ ۷۔ راستی اور حق گوئی کو اپنا شعار بنائے۔ ۸۔ محرمات پر نظر نہ ڈالے اور حرام و مشتبہ اشیاء سے پرہیز کرے۔ ۹۔ زبان کو قابو میں رکھے۔ ۱۰۔ غیبت سے بچے۔

۱۵۔ **حیاء**:۔ حیا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حق میں وہ بات نہ کہے جس کا وہ اہل نہیں ہے اور حیا یہ ہے کہ خوف سے نہیں بلکہ اللہ سے شرما کر گناہوں کو ترک کردے کہ وہ خلوت و جلوت ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

۱۶۔ **خوف**:۔ خوف کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ گنہگاروں کا خوف: عذاب و سزا کے سبب سے ہوتا ہے۔

۲۔ عابدوں کا خوف: عبادت کا ثواب نہ ملنے کے سبب سے ہوتا ہے۔

۳۔ عاشقانِ خدا کا خوف: لقائے الٰہی کے فوت ہو جانے کے سبب سے ہوتا ہے۔

۴۔ عارفانِ الٰہی کا خوف اللہ تعالیٰ کی عظمت و ہیبت کے سبب سے ہوتا ہے۔ یہ خوف زائل نہیں ہوتا اور سب سے اعلیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم اور بخشش و احسان ہر قسم کے خوف کو ڈھانپ لیتا ہے۔

۱۷۔ **حسنِ خلق**:۔ حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں کے جور و ستم کی پروا نہ کرے اور لوگوں کی ان کی حکمت اور ایمان کی وجہ سے تعظیم و احترام کرے۔

۱۸۔ **رجاء**: رجا یہ ہے کہ بغیر کسی غرض یا طمع یا طلب کے خدا تعالیٰ کی طرف

Marfat.com

متوجہ ہو۔ گو اس کی رحمت اور بخشش سے حسن ظن ہو۔

۱۹۔ **فقر**:۔ مقامِ فقر یہ ہے کہ انسان:

۱۔ کثرت سے نمازیں پڑھے ۲۔ کثرت سے روزے رکھے ۳۔ ہمیشہ ذکر و فکرِ الٰہی میں رہے ۴۔ راستباز ہو ۵۔ وسیع القلب ہو ۶۔ کسی کا راز ظاہر نہ کرے ۷۔ کج بحث نہ ہو ۸۔ کسی سے برائی کا بدلہ نہ لے ۹۔ امانت میں خیانت نہ کرے ۱۰۔ غیبت نہ کرے ۱۱۔ کم سخن ہو اور فضول باتوں سے پرہیز کرے ۱۲۔ آواز سے نہ ہنسے صرف تبسّم ہو ۱۳۔ حق کی تلقین کرے ۱۴۔ جاہل کو علم سکھائے ۱۵۔ غریب کی مدد کرے اور اسے اپنی مجلس میں جگہ دے ۱۶۔ مسکین کو کھانا کھلائے ۱۷۔ یتیم پہ دستِ شفقت رکھے اور اس کی مدد کرے ۱۸۔ ہمسایوں کو آرام پہنچائے ۱۹۔ صابر، شاکر، متوکل، مستغنی اور قانع ہو اور اپنے فقر میں خوش رہے ۲۰۔ خوش اخلاق اور حلیم ہو۔

۲۰۔ **علم الیقین**:۔ علم الیقین وہ یقین ہے جو غور و فکر اور دلیل سے حاصل ہو۔

۲۱۔ **عین الیقین**:۔ عین الیقین وہ یقین ہے جو بذریعہ کشف اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو۔

۲۲۔ **حق الیقین**:۔ حق الیقین وہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ حقیقی حاصل ہو جائے اور انسان اپنے وجود سے بے خبر ہو جائے یہی مقامِ وصل ہے۔

Marfat.com

۲۶
چھبیسواں باب

"قصیدہ غوثیہ"

"قصیدہ غوثیہ" سیدنا غوث اعظمؒ کے ان معرکتہ الآرا عربی اشعار کا مجموعہ ہے جو حالت جذب میں آپ کی زبان مبارک سے صادر ہوئے۔ یہ اشعار عربی فصاحت و بلاغت کا ایک نادر شاہکار ہیں۔ اور ان کے پڑھنے سے طبیعت پر عجیب اثر ہوتا ہے۔ یہ قصیدہ جلالی و جمالی دونوں اثرات کا حامل ہے۔ بعض لوگ اسے سیدنا غوث اعظمؒ کی تصنیف تسلیم نہیں کرتے۔ واللہ اعلم بالصواب! قارئین کے افادہ کے لئے آپ کا قصیدہ پہلے عربی زبان میں نقل کیا جاتا ہے۔ پھر اشعار کی ترتیب کے لحاظ سے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

Marfat.com

(۱)

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِ

(۲)

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِ

(۳)

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
مَجَالِی وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِ

(۴)

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِی
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی مَلَالِ

(۵)

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِی مِنْ بَعْدِ سُکْرِی
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِ

(۶)

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَلٰکِنْ
مَقَامِی فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِ

Marfat.com

(۷)

اَنَا فِی حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِی
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

(۸)

اَنَا الْبَازِیْ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِ

(۹)

کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

(۱۰)

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

(۱۱)

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

(۱۲)

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

Marfat.com

(۱۳)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فِی جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

(۱۴)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِی

(۱۵)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

(۱۶)

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

(۱۷)

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِ

(۱۸)

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَاِفْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

Marfat.com

(۱۹)

مُرِيْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

(۲۰)

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

(۲۱)

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

(۲۲)

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

(۲۳)

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

(۲۴)

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِ

Marfat.com

(۲۵)

فَمَنْ فِيْ اَوْلِيَاءِ اللهِ مِثْلِيْ
وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالتَّصْرِيْفِ حَالِيْ

(۲۶)

رِجَالِيْ فِيْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ
وَفِيْ ظُلَمِ اللَّيَالِيْ كَاللَّآلِيْ

(۲۷)

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّيْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

(۲۸)

اَنَا الْجِيْلِيُّ مُحْيِ الدِّيْنِ اِسْمِيْ
وَاَعْلَامِيْ عَلٰى رَاْسِ الْجِبَالِ

(۲۹)

اَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِيْ
وَاَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

(۳۰)

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ
وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

Marfat.com

اُردو ترجمہ

(۱)

مجھے عشق الٰہی نے وصال یار کے پیالے پلائے ہیں لیکن میں نے اپنے پلانے والے سے یہی کہا کہ مجھ پر اور نظر کرم کر اور مجھے خوب سیراب کر۔

(۲)

پس اس کی رحمتِ بیکراں نے مجھے خوب جام معرفت پلائے۔ ساغر بہ ساغر میرے سامنے آتے رہے اور میں نے انہیں یارانِ محفل کے ہمراہ عالم مستی میں نوش کیا۔

(۳)

پھر میں نے دنیا کے تمام اقطاب و اولیاء سے کہا کہ آؤ میرے حال (سلسلہ) میں داخل ہو جاؤ کیونکہ تم بھی میرے ساتھی ہو۔

(۴)

اور ہمت کر کے سب شراب معرفت کے پیالے پیو۔ تم سب میرے لشکری ہو ساقیٔ قوم نے جام بھر بھر کے مجھے دیئے ہیں۔

(۵)

جب میں شراب عشق کے نشہ میں مخمور ہو گیا تو تم نے میری بچی کھچی شراب پی۔ لیکن میرے مرتبوں کی رفعت تک نہ پہنچ سکے۔

(۶)

اگرچہ تمہارا مقام بھی اعلیٰ ہے لیکن میرا مقام تمہارے مقام سے ہمیشہ کے لئے

Marfat.com

بلند تر ہے۔

(۷)

قربِ الٰہی میں میرا مقام یگانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے درجہ بدرجہ ترقی دیتا ہے اور وہ ربِ ذوالجلال میرے لئے کافی ہے

(۸)

میں آسمانِ معرفت کا شہباز ہوں اور اللہ نے تمام مشائخ پر مجھے فضیلت دی ہے ان مردانِ خدا میں سے بھلا کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا ہوا ہے۔

(۹)

ربِ ذوالجلال نے مجھے عزمِ راسخ اور ہمتِ بلند کی پوشاک مرحمت فرمائی ہے اور کمالات کے بہت سے تاج میرے سر پر رکھے ہیں۔

(۱۰)

ربِ اکبر نے مجھے اپنے قدیمی راز سے مطلع فرمایا۔ میرے گلے میں عزت کا ہار پہنایا اور جو میں نے اس سے مانگا وہی پایا۔

(۱۱)

مولائے کریم نے مجھے تمام اقطابِ عالم پر حکومت دی ہے پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے۔

(۱۲)

اگر میں اپنے عشق کا راز سمندروں میں ڈال دوں تو وہ برداشت نہ کر سکیں۔ ان کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور وہ یکسر خشک ہو جائیں۔

Marfat.com

(۱۳)

اگر میں اپنا بھید پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر اس طرح ریت میں مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں کوئی امتیاز نہ رہے۔

(۱۴)

اگر میں اپنا بھید آگ میں ڈالوں تو وہ میرے حال سے آگاہ ہو کر سرد ہو جائے اور اس میں گرمی و روشنی کا نام و نشان نہ رہے۔

(۱۵)

اگر میں اپنے قرب الٰہی کا راز کسی مردہ پر ڈالوں تو خداوند کریم کی قدرت سے وہ فوراً اٹھ کھڑا ہو

(۱۶)

جو ماہ و سال دنیا میں آتے جاتے رہتے ہیں وہ پہلے مجھ پر آتے ہیں پھر دوسروں کی طرف جاتے ہیں۔

(۱۷)

اور وہ مجھے ماضی و مستقبل کے حالات سے آگاہ کرتے ہیں تو مجھ سے اس بارے میں مت بحث کر۔

(۱۸)

اے میرے مرید عشقِ الٰہی میں سرشار ہو اور خوش ہو جا۔ کسی سے مت ڈر جو چاہے کر۔ تیری بیعت کی نسبت میرے نام سے ہے جو بلند ہے۔

(۱۹)

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالےٰ میرا پروردگار ہے اور اس نے اپنے

Marfat.com

فضل وکرم سے مجھے وہ مرتبہ عطا کیا ہے کہ میں اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پا لیتا ہوں۔

(۲۰)

زمین و آسمان میں میری عظمت کے ڈنکے بجتے ہیں اور خوش بختی اور سعادت کے نقیب میرے آگے آگے رواں دواں ہوتے ہیں۔

(۲۱)

اللہ کا ہر ملک میرا ہے اور میرے زیر فرمان ہے۔ پیدائش سے پہلے ہی میرا دل اللہ نے مصفیٰ کر دیا تھا۔

(۲۲)

اللہ کے تمام ملک اور شہر جو اس نے کرۂ ارض پر بسائے میری نظر میں ہیں اور رائی کے دانہ کے برابر دکھائی دیتے ہیں۔

(۲۳)

ہر ولی کا ایک طریقہ ہوتا ہے اور میرا طریقہ سنت خیر البشرؐ کی متابعت ہے جو آسمانِ کمال کے بدر کامل ہیں۔

(۲۴)

تحصیل و تکمیلِ علوم نے مجھے مقامِ قطبیت پر پہنچا دیا اور یہ سعادت مجھے فضلِ الٰہی سے حاصل ہوئی ہے۔

(۲۵)

کون ولی اللہ میری برابری کا دعویٰ کر سکتا ہے اور کون میرے تصرف و علم کی ہمسری کر سکتا ہے۔

Marfat.com

(۲۶)

میرے مرید (خدام خلفاء) سخت گرمیوں میں روزے رکھتے ہیں اور رات کی تاریکیوں میں (نورِ عبادت سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

(۲۷)

اے مرید کسی بدباطن مخالف سے نہ ڈر کیونکہ لڑائی میں مَیں نہایت ثابت قدم اور دشمن کو ہلاک کرنے والا ہوں۔

(۲۸)

میں جبل (جیلان) کا رہنے والا ہوں اور محی الدین کے نام سے پکارا جاتا ہوں اور میری عظمت و رفعت کے جھنڈے پہاڑوں کی بلند ترین چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

(۲۹)

میں امام حسن رضؓ کی اولاد سے ہوں اور میرا مقام خاص ہے اور میرے قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہیں۔

(۳۰)

اور عبدالقادر میرا مشہور نام ہے اور میرے نانا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سرچشمۂ کمال ہیں۔

Marfat.com

ستائیسواں باب

چہل کاف

چہل کاف سے مراد سیدنا غوث اعظمؒ کے تین معرکۃ الآرا اور پُرتاثیر عربی اشعار ہیں جو آپ نے بطور مناجات اپنے قلب مطہر کو مخاطب کرکے ارشاد فرمائے تھے۔ ان فصیح و بلیغ اشعار میں نور معرفت جھلکتا ہے اور یہ آپ کے شاعرانہ کمالات کا مظہر اتم ہیں۔ یہ اشعار نہایت اعلےٰ و ارفع عربی زبان میں ہیں اور عوام الناس کو ان کے سمجھنے حتیٰ کہ پڑھنے میں بھی سخت دقت محسوس ہوتی ہے۔

قارئین کرام کے افادہ کے لئے یہ اشعار مع ترجمہ اور شرح نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً

كِفْكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ مُلُكٍ

Marfat.com

ترجمہ :۔ اے میرے دل ! رب پہلے بھی بارہا تجھے ناگہانی مصائب میں کفایت کرتا رہا ہے۔ اب بھی وہ ایسے مصائب میں تیری کفایت کرتا ہے (رہا کرے گا) جن کی واپسی یا بچنا کا رکنا ایک لشکر جرار کے گھات لگانے کی مانند ہے۔

شرح :۔ یعنی اے میرے دل میرے مولائے کریم نے پہلے بھی تجھے یکایک پیدا ہونے والے خطروں اور وسوسوں سے بچایا ہے اور اب بھی وہ ان سے تیری حفاظت کرتا ہے اور آئندہ بھی کرے گا۔ ان خطرات اور وسوسوں کے دور ہو جانے یا ان کے رک جانے سے تو غافل اور مطمئن مت ہو جا۔ یہ تو ایسا ہے جیسے کہ ایک بھاری لشکر چھپ کر گھات لگائے ہوئے ہو کہ کب تجھے غافل پاکر دوبارہ حملہ آور ہو۔

(۲)

تَكَرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ
مُشْتَكِكَةٌ كَكَلْكٍ لُكِّ
لَمْ يُكِ

ترجمہ :۔ وہ مصائب باربار حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی اور یکجائی اس طرح ہے جیسے کہ ایک مضبوط موٹی رسی کی لڑیاں ایک دوسرے سے پیوست ہوتی ہیں۔ یہ مصائب ایک ایسے نیزہ زن مسلح لشکر سے مشابہ ہیں جو ایک موٹے اور سخت گوشت والے اونٹ کی مانند ہو۔

شرح :۔ یعنی یہ خطرات و وساوس صراط مستقیم سے بھٹکانے کے لئے باربار

Marfat.com

پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی اور تسلسل ایک مضبوط موٹی رسی کی طرح ہے جو ٹوٹنے کا نام ہی نہ لے۔ یہ خطرات اور وسوسے ایک موٹے اور گتھے ہوئے مہیب اور وحشی اونٹ کی مانند یا ایک نیزہ انداز مسلح لشکر سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(۳)

كَفَاكَ مَابِي كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ

يَاكَوْكَبًا كَانَ يَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكِ

ترجمہ: اے میرے دل خداوند کریم نے تجھے اس تمام رنج اور پریشانی سے جس میں مبتلا ہوا۔ کفایت کی۔ اے میرے دل تو ستارہ ہے جو آسمان کے ستارہ سے مشابہ ہے۔

شرح: یعنی اے میرے دل جسے میں آسمانی ستارہ کی مانند سمجھتا ہوں، خدا تعالیٰ نے تجھے ان تمام مصائب سے جو مجھ پر نازل ہوئے محفوظ رکھا (یا آئندہ کی پریشانیوں سے اور مصیبتوں سے نجات دے اور ان سے تیری حفاظت کرے)۔

Marfat.com

اٹھائیسواں باب ۲۸

تبرّکاتِ فارسی

سیدنا غوث اعظم رح سے فارسی کا ایک دیوان منسوب ہے۔ اس دیوان میں مندرج فارسی کلام نہایت پرتاثیر اور وجد آور ہے۔ اسے پڑھ کر انسان محسوس کرتا ہے کہ دریائے عشق و عرفان میں غوطے لگا رہے ہیں۔ اس دیوان کی دو فارسی غزلیات نیچے درج کی جاتی ہیں۔[لہ]

(۱)

تا ابد یارب! از تو من لطفہا دارم امید — از تو گر امید برّم، از کجا دارم امید

اے میرے رب کریم میں ہمیشہ تجھ سے لطف و کرم کی امید رکھتا ہوں۔ اگر تجھ سے امید نہ رکھوں تو پھر اور کس سے امید کروں

ہم فقیرم، ہم غریبم بیکس و بیمار زار — یک قدح زاں شربت دار الشفا دارم امید

میں فقیر ہوں۔ میں غریب ہوں۔ بیکس بیمار اور ناتواں ہوں۔ میں تیرے شفا بخش شربت کے ایک جام بخشش کی امید رکھتا ہوں

ناامیدم از خود و ز جملۂ خلقِ جہاں — از ہمہ نومیدم اما ز توئی دارم امّید

میں خود اپنی ذات سے ناامید ہوں اور دنیا کی خلقت تمام سے ناامید ہوں۔ سب سے ناامید ہوں لیکن صرف تجھ سے امید رکھتا ہوں

ہم بدم، بدگفتہ ام، بد ماندہ ام، بد کردہ ام — باوجود ایں خطاہا من عطا دارم امّید

میں بےشک برا ہوں، بری باتیں کرتا ہوں، برے انداز میں رہتا ہوں۔ برے کام کرتا ہوں لیکن ان خطاؤں کے باوجود تیری بخشش کی امید رکھتا ہوں۔

لہ فی الحقیقت یہ دیوان محی الدین ہروی کی تصنیف ہے اور غلط طور پر سیدنا غوثِ اعظم رح سے منسوب ہو گیا۔

Marfat.com

محی میگوید کہ خون من حبیب من بریخت	بعد ازیں کشتن از و من لطفہا دارم امید

محی کہتا ہے کہ میرا خون میرے حبیب نے بہایا ہے۔ اس قتل کے بعد بھی میں اس سے لطف و کرم کی امید رکھتا ہوں۔

(۲)

بے حجابانہ در آ، در کاشانۂ ما	کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما

ہماری کٹیا (جھونپڑے، غریب خانے) میں بے حجابانہ آ کہ تیرے درد کے سوا اس کے اندر اور کچھ نہیں۔

فتنہ انگیز مشو کاکل مشکیں بکشا	تاب زنجیر ندارد دلِ دیوانۂ ما

فتنے مت اٹھا اور زلفِ عنبریں کو مت کھول کہ ہمارا دل دیوانہ اس کی زنجیر میں گرفتار ہونے کی طاقت نہیں رکھتا۔

مرغ باغ ملکوتیم دریں دیر خراب	میشود نور تجلائے خدا دانۂ ما

اس دنیائے خرابات میں میں ملکوتی باغ کا پرندہ ہوں۔ اللہ کے نور کی تجلیات ہماری روح کی غذا ہیں۔

گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو چیست	گویم آں کس کہ ربود ایں دلِ دیوانۂ ما

جب نکیر آئے گا اور پوچھے گا کہ تیرا رب کون ہے تو میں کہوں گا وہ جس نے ہمارا یہ دلِ دیوانہ چھین لیا ہے۔

محیؔ بر شمع تجلائے جمالش میسوخت	دوست میگفت زہے ہمت مردانۂ ما

محیؔ اس کے جمال کی شمع تجلی پر جلتا ہے (رخ دوست پر یوں فدا ہوتا دیکھ کر) دوست بھی پکار اٹھا

آفریں تیری ہمتِ مردانہ پر۔

Marfat.com

۲۹ انتیسواں باب

ملفوظات

سیدنا غوثِ اعظمؒ کے ارشادات گرامی کا ایک ایک لفظ دریائے علم و معرفت کا دُرِّ گراں مایہ ہے جس کی تب و تاب سے دِل و دماغ کی ظلمتیں کافور ہو جاتی ہیں اور ان پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔ آپ کے چند ملفوظاتِ گرامی نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ جو خدا کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگتا ہے اس نے خدا کے رتبہ اور درجہ کو نہیں پہچانا۔

۲۔ ولی کی علامت یہ ہے کہ اللہ کے بھروسے پر ہر چیز سے مستغنی ہو اور ہر شے کو چھوڑ کر اللہ پر قناعت کرے اور ہر بات میں اللہ سے مدد مانگے۔

۳۔ صدیق وہ ہے جو خدا تعالیٰ جل شانہٗ سے سچی دوستی کرے۔

۴۔ اپنی حاجتیں حق تعالیٰ جل شانہٗ سے طلب کرو۔ مخلوق سے مت مانگو۔ اگر مخلوق سے مانگے بغیر چارہ نہ ہو تو اول اپنے قلوب کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے معمور کرو۔ پس وہ تم کو جہتوں میں سے کسی خاص جہت سے مانگنے کا الہام فرمادیگا اس وقت مخلوق سے مانگنا بھی تعمیلِ حکم بن جائے گا۔ پھر تم کو وہاں سے کچھ ملا یا

Marfat.com

نہ علاوہ ازیں مرض تو ان کی طرف سے ہوں گے نہ مخلوق کی طرف سے۔

۵۔ مومن کی علامت یہ ہے کہ حلال روزی کی تلاش میں مصروف ہے۔ قسمت پر بھروسا کر کے بیکار نہیں بیٹھتا۔ اگر کوشش میں کامیاب ہوا تو روزی بھی اور کوشش کا ثواب بھی ورنہ تلاش کا ثواب تو ضرور حاصل کرتا ہے۔

۶۔ دنیا دل سے نکال دو اور ہاتھ میں رہنے دو۔ یعنی دولت دنیا حاصل کرو۔ مگر وہ تمہارے ہاتھ میں آ جاتی ہے دل پر قبضہ نہ کرنے پائے۔

۷۔ مالدار بننے کی آرزو مت کرو۔

۸۔ علم بغیر عمل کے مفید نہیں۔

۹۔ بوالہوس مت بنو۔

۱۰۔ اللہ کا شکوہ بندہ سے مت کرو۔

۱۱۔ غرور سے باز آجاؤ۔

۱۲۔ اپنے نفس کا ساتھ نہ دو۔

۱۳۔ طرح طرح کی غذا کھاؤ مگر زہد کے ہاتھ سے نہ کہ رغبت کے ہاتھ سے۔

۱۴۔ صبر کا دامن تھام لو۔

۱۵۔ عبادت پر گھمنڈ نہ کرو۔

۱۶۔ علماء، صلحاء اور اولیاء پہاڑوں کی طرح ہیں جن کو آفات و مصائب کی آندھیاں متزلزل نہیں کرسکتیں وہ توحید کے مقام سے مطلق جنبش نہیں کرتے۔

۱۷۔ نصیحت وہی کارگر ہوتی ہے جو عمل کی زبان سے ہو۔

۱۸۔ تم پیٹ بھر کر کھاتے ہو اور تمہارے پڑوسی بھوکے ہوتے ہیں اور پھر

Marfat.com

دعویٰ کرنے ہو مسلمان ہونے کا۔

۱۹۔ اللہ کی اطاعت قلب سے ہوتی ہے صرف قالب سے نہیں۔

۲۰۔ نہ کسی سے محبت کرنے میں جلدی کرو نہ عداوت ونفرت میں پہلے قرآن وحدیث کی کسوٹی پر اس کو رکھ کر دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم نفس کی شرارت سے کسی پر بدگمانی کر بیٹھو۔ یہ گناہ ہے۔

۲۱۔ خدا اپنی تقدیر کا مختار ہے۔ کوئی اس میں دخل دینے کی طاقت نہیں رکھتا نہ کسی کی یہ مجال ہے کہ اس پر زور دے کر مقدر بدلوا لے۔ جس کا یہ عقیدہ ہے وہ گمراہ ہے۔

۲۲۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ایک نئی شان میں ہے کسی کو آگے بڑھاتا ہے کسی کو پیچھے ہٹاتا ہے کسی کو رفعت دیتا ہے کسی کو پستی، کسی کو عزت بخشتا ہے کسی کو ذلت، کسی کو معزول کرتا ہے کسی کو بحال، کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے، کسی کو تونگر بناتا ہے کسی کو مفلس۔ کسی کو دیتا ہے اور کسی سے ہاتھ روکتا ہے۔ اللہ کے بندوں پر حالات ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ مگر وہ گردن جھکائے سچی بندگی اور حسنِ ادب کے قدم پر جمے کھڑے رہتے ہیں۔

۲۳۔ ہمیشہ ایسی نماز پڑھ جیسی دنیا سے رخصت ہونے والا پڑھتا ہے۔

۲۴۔ اپنے اقوال وافعال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کر۔

۲۵۔ اتباعِ رسول ہی نجات کا راستہ ہے۔

۲۶۔ تم دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہو کہ وہ تم کو کچھ دیدے اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے خود بھاگ رہی ہے تاکہ ان کو کچھ دیدے۔

Marfat.com

۲۷۔ اہلِ اللہ کی صحبت اختیار کرو۔
۲۸۔ مالدار اور فقیر کے درمیان امتیاز نہ رکھو۔
۲۹۔ دین کو کمائی کا ذریعہ مت بناؤ۔
۳۰۔ اللہ سے ڈرنا کامیابی کی کنجی ہے۔
۳۱۔ واعظ بننا زیبا نہیں جب تک باطن صاف نہ ہو۔
۳۲۔ بدکاروں کی صحبت سے پرہیز کرو۔
۳۳۔ شریعت کی پابندی لازم ہے کہ روحانی ترقی اسی ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔
۳۴۔ اگر تو جاہلوں کی صحبت میں بیٹھے گا تو ان کی جہالت تجھ تک بھی پہنچے گی۔
۳۵۔ خدمت کرو۔ مخدوم بن جاؤ گے۔
۳۶۔ تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے۔
۳۷۔ افسوس تو قرآن کا حافظ تو بنتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا۔
۳۸۔ حدودِ شریعت کی حفاظت کرو۔
۳۹۔ حقیقی تصوف شریعت کی پابندی میں ہے۔
۴۰۔ عالم باعمل اللہ کا نائب ہے۔
۴۱۔ برداشت اور قطعِ شر کی عادت ڈال۔
۴۲۔ تو مخلوق کی غمخواری کر اللہ اپنی رحمت سے تیری غم خواری کرے گا تو اہلِ زمین پر رحم کر آسمان والا تجھ پر رحم کرے گا۔
۴۳۔ فقر و صبر اور سلامتی کے برابر نعمت کسی شئے کو نہ سمجھ۔ اپنے فقر میں اللہ کے ساتھ تونگر بنا رہ۔

Marfat.com

۴۴۔ تمہارے دِل کس قدر سخت ہو گئے۔ تم امانت کھو بیٹھے۔ تمہارے درمیان سے رحمت و شفقت اٹھ گئی۔ شریعت کے احکام تمہارے پاس امانت تھے جن کو تم نے چھوڑ دیا۔

۴۵۔ اپنے سروں کو اللہ کے سوا دوسروں کے سامنے جھکانے سے محفوظ رکھو۔

۴۶۔ کاہل ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

۴۷۔ اللہ سے شرماؤ۔ غفلت میں نہ پڑے رہو۔

۴۸۔ جس نے اپنے اعمال مخلوق کے لئے کئے اس کا کوئی عمل نہیں۔

۴۹۔ اگر بنیاد کو مضبوط کرنے میں کوتاہی رہ جائے تو اوپر کی عمارت کا استحکام بے فائدہ ہے۔ اگر بنیاد مضبوط ہو اور اوپر کی تعمیر میں خرابی آ جائے تو تعمیر کے نقص کی تلافی ہو سکتی ہے۔ اعمال کی بنیاد توحید و اخلاص ہے جس کے پاس توحید و اخلاص نہیں اس کے پاس کوئی عمل نہیں۔

۵۰۔ عارف مصیبتوں میں مبتلا رہ کر بھی دم نہیں مارتا۔

۵۱۔ بغیر عمل کے تحصیلِ علم میں عمر ضائع نہ کر۔

۵۲۔ باطن سے جہاد ظاہری جہاد سے زیادہ سخت ہے۔

۵۳۔ کوشش تو کر مدد کرنا اس کا کام ہے۔ اس سمندر میں ہاتھ پاؤں مار، موجیں تجھے اٹھا کر اور پلٹے دے کر کنارے تک لے ہی آئیں گی۔

۵۴۔ ریاکار اور منافق دین سے دنیا کماتا ہے۔ باوجود نااہل ہونے کے نیکوں کی سی صورت بناتا، ان جیسی باتیں کرتا اور ان جیسا لباس پہنتا ہے حالانکہ ان جیسے کام نہیں کرتا۔

۵۵۔ روزہ دار بن کر دن بھر کا پیاسا رہنا اور شام کو مالِ حرام سے افطار کرنا کیا کام آمد ہوگا۔ حرام خور دو تم دن کو پانی سے پرہیز کرتے ہو اور افطار کا وقت آتا ہے

Marfat.com

تو مسلمان کے خون سے روزہ افطار کرتے ہو (یعنی حرام کی روزی کھانے والے کا روزہ قبول نہیں ہوتا)۔

۵۶۔ اللہ کی مصلحت اللہ ہی جانتا ہے۔

۵۷۔ جس نے بیداری پر نیند کو فوقیت دی۔ اس نے ایک اعلیٰ اور افضل شے چھوڑ کر ایک ادنیٰ اور ناقص شے اختیار کی۔

۵۸۔ حرام غذا نورِ ایمان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ایمان کی روشنی بجھ گئی تو پھر نہ عبادت ہے نہ طاعت، نہ نماز ہے نہ روزہ نہ اخلاص ہے نہ ایثار۔

۵۹۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایماندار کو ستانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کے شہید کر دینے سے پندرہ گنا زیادہ گناہ ہے۔ فقراءِ الٰہی کو اذیت دینے والے تجھ پر افسوس۔ اس حدیث کو سن لے۔ یہی لوگ اللہ پر ایمان لانے والے، نیکوکار، عارف اور اسی پر توکل رکھنے والے ہیں۔ تجھ پر افسوس تو عنقریب مرے گا، گھسیٹ کر گھر سے باہر نکالا جائے گا اور جس مال پر جان قربان کرتا ہے یہ لوٹا جائے گا۔ نہ تجھے نفع دے گا اور نہ کوئی بلا دور کرے گا۔

۶۰۔ اپنے نفس کو توحید کے تیغے سے مار اور اس کو توفیق کا خود پہنا اور اس کے لئے مجاہدے کا نیزہ اور تقویٰ کی ڈھال اور یقین کی تلوار پکڑ۔ ایک مرتبہ نیزہ چلا اور ایک مرتبہ تلوار مار۔ اسی طرح کرتا رہ۔ یہاں تک کہ نفس تیرے سامنے ذلیل ہو جائے اور تو اس پر سوار ہو کر لگام پکڑ لے۔

۶۱۔ یاد رکھو اولیا، اللہ نبیوں کے خلیفہ ہیں جس چیز کا امر کریں قبول کرو۔ کیونکہ وہ تمہیں اللہ کے امر کا حکم کرتے ہیں اور جس چیز سے اللہ نے منع کیا ہے اس سے منع

Marfat.com

کرتے ہیں وہ بلائے جاتے ہیں تو بولتے ہیں، دیئے جاتے ہیں تو لیتے ہیں۔ اپنے نفسوں سے کوئی حرکت نہیں کرتے، اپنی خواہشوں کو اللہ تعالیٰ کے دین میں شریک نہیں کرتے، اپنے اقوال و افعال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں انہوں نے اللہ کا فرمان سُن لیا ہے:

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں رُک جاؤ۔

۶۲۔ دل کی اصلاح تقویٰ سے ہوتی ہے۔

۶۳۔ اگر تم مصیبتوں پر صبر کرو تو فتح قریب ہی ہے۔

۶۴۔ خیر خیرات تیرے اعمالِ حسنہ کا ایک اہم ترین جزو ہے۔ تیری روح کو بلندی پر پہنچانے میں اس کا زبردست ہاتھ ہے جو کچھ ہو سکے غریبوں کو دے اور کوشش کر کہ کوئی سائل تیرے در سے خالی نہ جائے۔

۶۵۔ کلامِ الٰہی پر عمل کرو۔ اس کے حرفوں کی سیاہی میں وہ سفیدی چھپی ہوئی ہے جو تمہارے گناہوں کی سیاہی کو دور کر کے تمہارے دل کو نورِ ایمان سے روشن کر دیگی۔

۶۶۔ علم کی زکوٰۃ علم کو نشر کرنا اور لوگوں کو راہِ حق کی طرف بلانا ہے۔

۶۷۔ اللہ کا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو خلقِ خدا کو نفع پہنچائے۔

۶۸۔ اصلی عیش آخرت کا عیش ہے۔

۶۹۔ اگر تمہارا قریبی عزیز برا ہے تو اس سے اس بیگانہ کی صحبت اچھی جو نیک ہے۔

۷۰۔ اپنی مصیبت کو چھپانا نیکی کا بہت بڑا خزانہ ہے۔

۷۱۔ اجالا ہے تو توحید کے آفتاب کا کہ نفس کے شیطان و مار و عقرب کو اسی سے

Marfat.com

سجھائی دے گا۔

۷۲۔ اللہ کے کاموں پر زبان یا دل سے اعتراض شیوہ تسلیم و رضا کے منافی ہے۔

۷۳۔ رنج ہو یا خوشی ہر حال میں اللہ کی رضا پر شاکر رہو۔

۷۴۔ حرص دنیا کا نتیجہ اللہ کے پاس بھی رسوائی اور بندوں کے پاس بھی رسوائی ہوتا ہے۔

۷۵۔ مومن اپنے غم پر خوشی کا لبادہ اڑھا لیتا ہے۔

۷۶۔ مومن کی نصیحت گوشِ ہوش سے سن۔ وہ تیرے اندر وہ باتیں دیکھ لیتا ہے جو تو خود نہیں دیکھ سکتا۔

۷۷۔ ایمان کا فقدان ظاہری آنکھوں کو تو اندھا نہیں بناتا مگر دل کی آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے۔

۷۸۔ مومن اپنے باطن کی اصلاح سے آغاز کرتا ہے اور پھر ظاہر کی تعمیر کرتا ہے۔

۷۹۔ دنیا پرست مصیبت کو اپنے خالق سے کنارہ کشی کرنے کا بہانہ بنا لیتا ہے۔

۸۰۔ ایمان وہ ڈھال ہے جو سب دینی اور دنیاوی آفتوں سے حفاظت کرتی ہے۔

۸۱۔ صبر وہ پہلوان ہے جو سب مصائب و آفات کو پچھاڑ دیتا ہے۔

۸۲۔ عمل عقیدہ کا آئینہ دار ہوتا ہے اور ظاہر باطن کا۔

۸۳۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے نصیحت حاصل کرو اور آپؐ کے ارشادات مقدس پر عمل کرو۔

۸۴۔ تو اپنی حکمت و دانائی سے قدرت پر فتح حاصل نہیں کر سکتا۔

۸۵۔ مصائب کے ہجوم کی وجہ سے اللہ کا در مت چھوڑ۔ ہاں بارگاہِ ربّ العزت میں دعا کر کہ وہ تجھے ایسی آزمائش میں نہ ڈالے جو تیری برداشت سے باہر ہو۔

۸۶۔ اگر تیرا دل غیر اللہ میں اٹکا ہوا ہے تو ستر ہزار برس کا سجدہ بھی تجھے جنت میں نہیں لے جا سکتا۔

Marfat.com

۸۷۔ اللہ کے خاص بندوں کا شغل عطا اور خلقت کو راحت پہنچانا ہے۔ وہ بڑے لوٹنے والے اور بڑے بخشنے والے ہیں۔ اللہ جل شانہ کے فضل اور رحمت سے لوٹتے ہیں اور تنگ حال فقیروں اور مسکینوں کو بخشتے ہیں۔ ان قرضداروں کا قرض ادا کرتے ہیں جو اس کے ادا کرنے سے عاجز ہیں۔ وہ بادشاہ ہیں مگر دنیا کے نہیں کیونکہ دنیا کے بادشاہ لوٹتے ہیں دیتے نہیں۔

۸۸۔ ظلم دل کو تاریک بناتا ہے اور چہرہ کو سیاہ کرتا ہے۔ نہ خود ظلم کر اور نہ ظالم کا مددگار بن۔

۸۹۔ عمل کر اور اجر کا ایک ذرہ نہ مانگ۔ عمل سے تیرا مقصود صرف اور صرف رضائے الٰہی ہو۔

۹۰۔ دنیا میں ہمہ وقت مشغول رہنا چھوڑ دے وہ تجھے کفایت نہیں کرے گی۔ اللہ کی طرف متوجہ ہو وہ تیرے لئے کافی ہے۔ جب اس کی خوشنودی حاصل ہو جائے تو دنیا و آخرت دونوں سے مستغنی ہو جا۔

۹۱۔ اے جاہل علم حاصل کر۔ علم کے بغیر عبادت اچھی نہیں۔

۹۲۔ علم حیات ہے اور جہالت موت۔

۹۳۔ محض بدنی طہارت تجھے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی جبکہ دل میں نجاست ہو۔

۹۴۔ اپنے نفس کو شہوتوں سے روک اور اس کو حلال کھانے کی عادت ڈال۔

۹۵۔ عمل بے اخلاص محض طمع ہے اور طمع کے تمام حروف خالی ہیں۔

۹۶۔ دل اور جان میں ایمان کا بیج ڈال۔ اعمال صالحہ سے اس کو پانی دے جب دل میں نرمی اور شفقت ہو گی تو وہ بیج اس میں اُگے گا۔ اگر اس میں سختی اور درشتی

Marfat.com

ہوگی تو یہ شور ہے اور بنجر میں کچھ نہیں اگتا۔

۹۷۔ عالی ہمت بن۔ تجھے بلندی ملے گی۔

۹۸۔ سچی حدیث کو لازم پکڑ، تاویل نہ کر، کیونکہ تاویل کرنے والا دغاباز ہے۔

۹۹۔ اے عالم تو اپنے علم کو دنیاداروں کے پاس بیٹھ اٹھ کر میلا مت کر۔ باعزت شے کو ذلیل شے کے عوض فروخت نہ کر۔ علم تو ذی عزت ہے اور ذلیل وہ دنیا ہے جو ان کے ہاتھوں میں ہے۔ مخلوق قادر نہیں ہے کہ جو چیز تیرے مقدر میں نہیں وہ تجھ کو دیدے۔ تیرا مقسوم تو صرف مخلوق کے ہاتھوں سے جاری ہوتا ہے۔ اصل دینے والا خدا ہے۔ پس جب تو صابر بنا رہے گا تو جن ہاتھوں سے تیرا مقسوم تجھے آنا ہے۔ خدا انہی ہاتھوں کے ذریعے تجھے ضرور دے گا۔

۱۰۰۔ کامیاب وہ ہے جس کی وہ (اللہ) مدد کرے اور نامراد وہ جس کو اس کی مدد حاصل نہ ہوئی۔

Marfat.com

۳۰

تیسواں باب

خطبۂ وعظ

(۱)

سیدنا غوث اعظمؒ جب وعظ کے لئے کھڑے ہوتے تو پہلے اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ۔ پڑھتے۔ پھر خاموش ہو جاتے پھر اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ فرماتے اور خاموش ہو جاتے پھر اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ فرماتے اور خاموش ہو جاتے۔ اس کے بعد آپ اصل موضوعِ وعظ سے پہلے یہ خطبہ پڑھتے۔

"اے اللہ امام اور امت کی اصلاح کر اور بادشاہ اور رعیت کی اصلاح کر اور ان کے قلوب میں نیکیوں کی محبت ڈال اور ہر وقت ان کے بعض کے شر کو بعض سے دفعہ کر۔ الٰہی تو ہمارے رازوں سے آگاہ ہے پس ان کی اصلاح فرما اور تو ہمارے گناہوں کو جانتا ہے۔ ان کو بخش دے

Marfat.com

جہاں سے تو ہمیں منع کرے وہاں ہم کو نہ پائے اور جس جگہ کا ہمیں حکم دے وہاں سے ہمیں غیر حاضر نہ پائے اے اللہ ہمیں طاعت سے عزت دے اور گناہ آلود ہونے کی ذلت میں نہ ڈال۔ اے مولا ہمیں عزوں سے ہٹا کر اپنی طرف متوجہ کر۔ اور جو ہمیں تیری طرف جانے سے اور تیری محبت سے روکے تو اسے ہم سے دور رکھ۔ الٰہی ہمارے دلوں کو اپنے ذکر شکر اور عبادت حقیقی میں راسخ کر۔ اللہ کے سوا کوئی معبود اور لائق عبادت نہیں ہے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ نیکی کرنے کی قوت اللہ بزرگ و برتر کے ہاتھ میں ہے۔ اے اللہ ہمیں غفلت کی حالت میں زندہ نہ رکھ اور حالت تکبر میں نہ مار۔ اے غفور الرحیم ہم بھول جائیں یا خطا کریں۔ تو ہم سے مواخذہ و محاسبہ نہ کر۔ اے ہمارے رب ہم پہ ایسا بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے آنے والوں پر رکھا تھا اے اللہ ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے اور ہم کو معاف کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہمارا مولا ہے پس کافروں پہ ہمیں غلبہ دے راپنی نصرت دے؛ پاک ہے تیرا پروردگار جو عزت کا مالک ہے ان باتوں سے جن سے وہ (کفار) اسے موصوف کرتے ہیں۔ اور مرسلین پہ اللہ کا سلام پہنچے اور ہر قسم کی تعریف کا سزاوار اللہ ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۲)

بعض اوقات آپ وعظ سے قبل یہ خطبہ دیتے۔

" الٰہی ہم تجھ سے ایسے ایمان کے خواہاں ہیں جو تیرے سامنے پیش کرنے کے لائق ہو اور ایسا یقین چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن تیرے حضور کھڑے ہو سکیں اور ایسی عصمت چاہتے ہیں جس کے ذریعہ تو ہمیں گناہوں اور وسوسوں سے نجات

Marfat.com

دے اور ایسی رحمت چاہتے ہیں جو ہمیں عیوب کی میل کچیل سے پاک صاف کر دے اور ایسا علم چاہتے ہیں جس سے ہم تیرے امر و نواہی کو سمجھ سکیں اور ایسا فہم چاہتے ہیں جس سے ہم تیری مناجات معلوم کر سکیں۔ اے مولیٰ دنیا و آخرت میں اپنے خاص بندوں سے بنا اور ہمارے دلوں کو نور معرفت سے بھرپور کر دے اور ہماری عقلوں کو سرمۂ ہدایت سے سرمگیں کر اور ہماری فکروں کے قدموں کو زلات و شبہات اور پھسلنے کی جگہوں سے محفوظ رکھ اور ہمارے نفوس کے پرندوں کو مہلک سبہات کے جالوں میں گرفتار ہونے سے محفوظ رکھ اور نمازوں کی پابندی اور شہوات کے ترک کرنے میں ہماری مدد فرما اور ہمارے گناہوں کی سطور کو ہمارے اعمالناموں سے نیکیوں کے ہاتھوں سے مٹا دے اور ہمارا وہاں ساتھ دے جہاں امید منقطع ہو جائے اور لوگ ہم سے اپنے منہ پھیر لیں۔ اپنے ضعیف بندے کی درستیٔ حال فرما کیونکہ وہ گناہوں سے بچنے کا خوگر ہوا ہے اور اسے اور حاضرین کو اچھے قول اور عمل کی توفیق دے اور اس کی زبان پر ایسے کلمات جاری کر جن سے سامعین کو نفع ہو اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اے اللہ مجھے اور حاضرین مجلس اور جمیع مسلمین کو بخش دے۔"

(۳)

بعض دفعہ آپ تھوڑے وقفہ کے بعد الحمد للہ رب العالمین پڑھنے کے بعد وعظ سے پہلے یہ خطبہ پڑھتے۔

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اس کی تمام مخلوقات، اس کے عرش، اس کے کلمات، اس کے منتہائے علم سب کے برابر اور جس قدر کہ وہ اپنے لئے پسند کرے وہ ظاہر و باطن ہر چیز کا جاننے والا ہے نہایت مہربان

Marfat.com

اور رحم کرنے والا ہے ہر شے کا مالک اور پاک اور بے عیب ہے۔ سب سے زیادہ حکمت والا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اسی کا ملک ہے اور اسی کے لائق سب تعریفیں ہیں وہ سب کو زندگی عطا کرتا ہے اور وہی سب کو موت دے گا اور وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں ہر طرح کی بھلائی اسی کے اختیار میں ہے اور ہر بات پر اسے قدرت ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے اور نہ اس کا کوئی شریک، نہ اس کا کوئی وزیر ہے اور نہ کوئی معاون و مددگار۔ ایک تنہا ذات واحد اور پاک و بے نیاز ہے نہ وہ کسی سے اور نہ کوئی اس سے پیدا ہوا۔ کوئی اس کی ہمسری نہیں کر سکتا۔ نہ وہ جسم ہے نہ گھٹ بڑھ جائے۔ اور نہ وہ جوہر ہے کہ حس میں آ سکے اور نہ وہ عرض ہے کہ نقصان قبول کر سکے وہ اس بات سے بھی پاک و برتر ہے کہ اس کی تخلیق کی ہوئی چیزوں سے اسے تشبیہ یا نسبت دی جائے بلکہ اس جیسی کوئی بھی شے نہیں ہے اور سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اس کے رسول، اس کے حبیب اس کے خلیل اور اس کی کل مخلوقات سے افضل ہیں۔ اس نے آپؐ کو ہدایت کامل اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ تمام ادیان پر اس کو غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو یہ ناپسند ہو۔

اے اللہ تو راضی ہو اور اپنی رحمتیں نازل کر ان پر جو کہ اونچے خاندان اور بڑی شان والے تھے۔ حق جن کا حامی تھا۔ جن کی کنیت عتیق تھی۔ جو خلیفۂ مہربان تھے۔ جو پاک اصل تھے۔ جن کا اسم گرامی سرور کائنات ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ مقرون تھا اور جن کا جسم سرور کونین ﷺ کے جسم اطہر کے پہلو میں مدفون ہے یعنی امام عادل حضرت

Marfat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اور ان پر جو کہ کوتاہ حرص اور کثیر العمل تھے جو نہ کسی سے خوف کھاتے تھے اور نہ لغزش کرتے تھے اور نہ راہ حق میں تھکتے تھے حق جن کا مرید تھا۔ جن کے فیصلوں میں خدا کی رہنمائی شامل ہوتی تھی جو صراط مستقیم پر تھے۔ وہ جن کے فیصلوں (یا تجویزوں) کی تائید کئی مرتبہ وحی اور آیات قرآن نے کی۔ یعنی امام عادل ابو حفص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان پر جو لشکر اسلام کی تیاری میں نہایت سرگرم تھے جو کہ عشرہ مبشرہ سے تھے۔ جنہوں نے ایمان کی جڑ کو مضبوط کر دیا جنہوں نے لشکر بھیج کر کفار کی سرگرمیوں کو کچل دیا۔ جنہوں نے اپنی امامت سے محراب کو اور قرآن حکیم کو اس کی تلاوت سے زینت دی جو افضل الشہدا اور اکرم السعداء ہیں جن کی شرم و حیا کا یہ عالم تھا کہ ان سے فرشتے بھی حیا کرتے تھے۔ جن کا لقب ذوالنورین تھا۔ یعنی امیر المومنین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان پر جو کہ بعل عظیم زوج بتول اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عمزاد تھے جو کہ اللہ کی تلوار تھے۔ جو در خیبر کو اکھاڑنے والے تھے۔ جو دشمن کے لشکروں کو تباہ کرنے والے تھے۔ جو کہ دین کے امام اور عالم شرع کے قاضی اور حاکم اور نماز کا پورا حق ادا کرنے والے تھے۔ جو رسول اکرمؐ پر اپنا دل و جان نثار کرتے تھے۔ یعنی مظہر العجائب امام عادل ابی الحسنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سرور کونینؐ کے نواسے سبطین الشہیدین امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آپ کے عم محترم حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ اور کل مہاجرین و انصار پر اور ان پر بھی جو تا حشر ان کا اتباع کرتے رہیں۔ الٰہی امام اور امامت حاکم اور دوسرے محکوم دونوں کی اصلاح کر انہیں نیکی کی توفیق دے اور ایک دوسرے کے شر سے محفوظ رکھ اے اللہ تو ہمارے گناہوں کو جانتا

Marfat.com

انہیں معاف کر تو ہمارے عیبوں سے آگاہ ہے انہیں چھپا۔ جن باتوں سے تو نے ہم کو منع کیا ہے ان کو کرنے کا ہمیں موقع نہ دے ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے احکام کی پابندی کریں۔ ہم کو اپنے ذکر کرنے کا طریقہ سکھا اور صبر و شکر کی توفیق دے۔ اور اطاعت و عبادت کرنے میں ہمیں خلوص و یقین نصیب کر۔ اے اللہ اپنا فضل و کرم ہمارے شامل رکھ تو ہی ہمارا مالک اور حقیقی مددگار ہے۔ تو ہی کافروں پر بھی ہماری مدد کر۔

خطبہ کے بعد آپ وعظ کا اصل مضمون شروع کر دیتے۔ جو کئی کئی گھنٹے تک جاری رہتا۔ بہرصورت ہر وعظ سے پہلے آپ دعا یا خطبہ ضرور پڑھتے اور وعظ کا خاتمہ بھی بالعموم دعائیہ جملوں سے کرتے۔

آپ نے یہ کتاب ابھی تک مطالعہ نہیں کی ... تو
آج ہی خرید کر پڑھیں'

سفرنامہ آخرت یعنی
مرنے کے بعد کیا ہوگا؟
شعاع ادب چوک انارکلی لاہور

Marfat.com

اکتیسواں باب

مواعظِ غوثیہ

(۱)

حضرت سیدنا غوث الاعظمؒ کے مواعظ و تقاریر کا سلسلہ ۵۲۱ھ میں شروع ہوا اور ۵۶۱ھ تک جاری رہا۔ چالیس سال کی اس طویل مدت میں آپ کے پرتاثیر خطبات و مواعظ نے دلوں کی دنیا بدل ڈالی۔ آپ کے قلب کی توجہ زبان کی تاثیر سے لاکھوں انسانوں کو نئی ایمانی زندگی عطا ہوئی۔ ایوانہائے کفر و شرک میں زلزلہ پڑ گیا۔ بدعات و ضلالت کی ہولناک آندھیوں کا گرد و غبار چھٹ گیا اور دینِ حق ایک بار پھر لوگوں کے سامنے اپنی اصلی صورت میں نمودار ہو گیا۔ آپ کی نورانی مجالسِ وعظ کے ارشادات آج بھی دلوں کو گرماتے ہیں اور غفلت و جہل کی ظلمتوں میں بھٹکتے ہوئے انسانوں کو صراطِ مستقیم دکھاتے ہیں۔ آپ کے مضامینِ وعظ کے بارے میں مولانا سید ابوالحسن ندوی نے کیا خوب لکھا ہے کہ

" انبیا علیہم السلام کے نائبین اور عارفین کاملین کے کلام کی طرح

Marfat.com

یہ مضامین ہر وقت کے مناسب اور سامعین مخاطبین کے حالات
وضروریات کے مطابق ہوتے تھے۔ عام لوگ جن بیماریوں میں
مبتلا اور جن مغالطوں میں گرفتار تھے انہیں کا ازالہ کیا جاتا تھا اسی
لئے حاضرین آپ کے ارشادات میں اپنے زخم کا مرہم اپنے مرض
کی دوا اور اپنے سوالات وشبہات کا جواب پاتے تھے۔ اور تاثیر اور
عام نفع کی یہ ایک بڑی وجہ تھی پھر آپ زبان مبارک سے جو فرماتے
تھے۔ وہ دل سے نکلتا تھا۔ اس لئے دل پہ اثر کرتا تھا۔ آپ کے کلام
میں بیک وقت شوکت وعظمت بھی ہے اور دلآویزی اور حلاوت
بھی اور "صدیقین" کے کلام کی یہی شان ہے۔[لہ]

چالیس سال کی مدت بلاشبہ ایک بہت طویل مدت ہے اس عرصہ میں
آپ کے مواعظ وخطبات کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے اور ناممکن ہے کہ کوئی
کتاب آپ کے تمام ارشادات کا احاطہ کرسکے۔ اس کتاب میں آپ کے رفیع الشان
خطبات ومواعظ کے محض چند نمونے اور اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں چونکہ آپ
کی اصل تقریر عربی میں ہوتی تھی اس لئے ترجمہ اور تلخیص کے پڑھنے سے اصل کا لطف
اور نفع تو حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ بعض اوقات نفس مضمون سے زیادہ انداز بیان
موثر ہوتا ہے بہرکیف ان اقتباسات سے آپ کے مواعظ کی شان اور تاثیر کا کچھ
نہ کچھ اندازہ ضرور ہو سکے گا۔

لہ الفرقان لکھنؤ ماہ صفر ۱۳۷۴ھ

Marfat.com

(۱۲)

ایک مجلس میں رجوع الی الحق کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔

"جب بندہ کسی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے تو پہلے وہ خود اس سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اگر نہیں نکل سکتا تو مخلوقات میں سے اوروں سے مدد مانگتا ہے مثلاً بادشاہوں یا حاکموں یا دنیا داروں یا امیروں سے اور دکھ درد میں طبیبوں سے جب وہ بھی اس کی چارہ سازی نہیں کر سکتے اس وقت اپنے رب کی طرف دعا اور گریہ وزاری اور حمد و ثنا کے ساتھ رجوع کرتا ہے پھر جب خدا کی طرف سے بھی کوئی مدد نظر نہیں آتی تو بے بس ہو کر خدا کے ہاتھوں میں آ رہتا ہے اور ہمیشہ سوال و دعا اور گریہ وزاری اور اظہار آرزو مندی امید و بیم کے ساتھ کیا کرتا ہے پھر خدا اس کو دعا سے بھی تھکا دیتا ہے اور قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ کل اسباب منقطع ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے علیحدہ ہو جاتا ہے اس وقت اس میں (احکام) قضا و قدر کا نفاذ ہوتا ہے اور اس کے اندر (خدا اپنا) کام کرتا ہے تب بندہ کل اسباب و حرکات سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور روح محض رہ جاتا ہے۔ اسے فعل حق کے سوا کچھ نظر نہیں آتا اور وہ لازماً صاحب یقین موحد ہو جاتا ہے اور قطعی طور پر جان لیتا ہے کہ درحقیقت خدا کے سوا نہ کوئی کچھ کرنے والا ہے اور نہ حرکت و سکون دینے والا۔ نہ اس سوا کسی کے ہاتھ میں اچھائی برائی، نفع و نقصان، بخشش و حرمان کشائش و بندش، موت و زندگی، عزت و ذلت، غنا و فقر ہے۔

اس وقت احکام قضا و قدر میں بندہ کی یہ حالت ہوتی ہے جیسے شیر خوار بچہ دایہ کی گود میں یا مردہ غسال کے ہاتھ میں یا پولو کا گیند سوار کے قبضہ میں الٹ پلٹ جاتا ہے اور بنایا بگاڑا جاتا ہے اس میں اپنی طرف سے کوئی حرکت نہیں نہ اپنے لئے اور نہ کسی اور کے

Marfat.com

لئے یعنی بندہ اپنے مالک کے فعل میں اپنے نفس سے غائب ہوجاتا ہے اور اپنے مالک اور اس کے فعل کے سوا نہ کچھ دیکھتا سنتا ہے نہ کچھ سوچتا سمجھتا ہے اگر دیکھتا ہے تو اس کی کاریگری اور اگر سنتا ہے تو اسی کا کلام اس کے علم سے ہر چیز کو جانتا ہے اس کی نعمت سے لطف اٹھاتا ہے اور اس کے قرب سے سعادت پاتا ہے اس کی تقریب (جاذبہ) سے آراستہ پیراستہ ہوتا ہے اس کے وعدہ سے خوش ہوتا ہے۔ سکون پاتا ہے اور اطمینان حاصل کرتا ہے۔ اس کی باتوں سے مانوس ہوتا ہے اس کے غیر سے وحشت و نفرت کرتا ہے اس کی یاد میں سرنگوں ہوتا اور جی لگاتا ہے۔ اس کی ذات پر اعتماد اور بھروسہ کرتا ہے اس کے نور معرفت سے ہدایت پاتا ہے اور اس کا خرقہ (لباس) پہنتا ہے اس کے علوم نادرہ و عجیب پر مطلع ہوتا ہے اس کی قدرت کے اسرار سے مشرف ہوتا ہے اس کی ذات پاک سے ہر بات سنتا اور یاد رکھتا ہے پھر ان نعمتوں پر حمد و ثنا اور شکر و سپاس کرتا ہے [۱]"

(۳)

مختلف مجالس میں آپ نے توحید کے موضوع پر جو بے نظیر تقاریر فرمائیں ان کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمایئے۔

"ساری مخلوق عاجز ہے نہ کوئی تجھ کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان بس حق تعالیٰ اس کو ان کے ہاتھوں سے کرا دیتا ہے اسی کا فعل تیرے اندر اور مخلوق کے اندر تصرف فرماتا ہے جو کچھ تیرے لئے مفید ہے یا مضر ہے اس کے متعلق اللہ کے علم میں قلم چل چکا ہے (اس کے خلاف نہیں ہو سکتا) جو موحد اور نیکوکار ہیں وہ باقی

---

[۱] فتوح الغیب۔ مقالہ ۲ ترجمہ مولوی محمد عالم صاحب کاکوروی

Marfat.com

خلوق پر اللہ کی حجت ہیں بعض ان میں سے ایسے ہیں جو ظاہر و باطن دونوں اعتبا
سے برہنہ ہیں (گو دولتمند ہیں) اللہ تعالیٰ ان کے اندرون پر دنیا کا کوئی اثر نہیں پا
یہی قلوب ہیں جو صاف ہیں جو شخص اس پر قادر ہوا اس کو مخلوقات کی بادشاہت
مل گئی وہی بہادر پہلوان ہے۔ بہادر وہی ہے جس نے اپنے قلب کو ماسوائے ال
کے پاک بنایا اور قلب کے دروازے پر توحید کی تلوار اور شریعت کی شمشیر لے کر کھڑ
ہو گیا کہ مخلوقات میں سے کسی کو بھی اس میں داخل نہیں ہونے دیتا[۱]"

" اس پر نظر رکھو جو تم پر نظر رکھتا ہے اس کے سامنے رہو جو تمہارے سامنے
رہتا ہے اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے اس کی بات مانو جو تم کو بلاتا
ہے اپنا ہاتھ اسے دو جو تم کو گرنے سے سنبھال لے گا۔ جہل کی تاریکیوں سے نکال
لے گا۔ اور ہلاکتوں سے بچائے گا۔ تمہیں دھو کر میل کچیل سے پاک کرے گا تم
تمہاری سڑاند اور بدبو اور پست ہمتی اور نفس بدکار و رفیقان گمراہ اور گمراہ کن سے
نجات دے گا۔ جو شیاطین خواہشیں اور تمہارے جاہل دوست ہیں خدا کی را
کے راہزن اور تم کو ہر نفیس اور ہر عمدہ اور پسندیدہ چیز سے محروم رکھنے وا
کب تک عادت؛ کب تک خلق؛ کب تک خواہش؛ کب تک رعونت؛ کب
تک دنیا؛ کب تک ماسوائے حق؛ کہاں چلے تم؛ اس خدا کو چھوڑ کر جو، ہر ج
کا پیدا کرنے والا اور بنانے والا ہے۔ اول ہے۔ آخر ہے، ظاہر ہے باطن ہے و
کی محبت روحوں کا اطمینان، گرانیوں سے سبکدوشی بخشش و احسان ان سب
رجوع اسی کی طرف ہے اور اسی کی طرف سے اس کا صدور ہے۔[۲]"

---

[۱] فیوض یزدانی ترجمہ الفتح ربانی مجلس ۱۳۔ [۲] رموز الغیب ترجمہ فتوح الغیب مقالہ ۱۲

Marfat.com

تمام مخلوقات کو اس طرح سمجھو کہ ایک بادشاہ نے جس کا ملک بہت بڑا اور حکم سخت اور رعب و داب دل ہلا دینے والا ہے، ایک شخص کو گرفتار کر کے اس کے گلے میں طوق اور پیروں میں کڑا ڈال کر ایک صنوبر کے درخت میں ایک نہر کے کنارے جس کی موجیں زبردست اپاٹ بہت بڑا، تھاہ بہت گہری بہاؤ بہت زوروں پر ہے ٹکا دیا ہے اور خود ایک نفیس اور بلند کرسی پر کہ اس تک پہنچنا مشکل ہے تشریف فرما ہے اور اس کے پہلو میں تیر و پیکان، نیزہ و کمان ہر طرح کے اسلحہ کا انبار ہے جس کی مقدار بادشاہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اب ان میں سے جو چیز چاہتا ہے اٹھا کر اس ٹکے ہوئے قیدی پر چلاتا ہے تو کیا یہ تماشا دیکھنے والے کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ سلطان کی طرف سے نظر ہٹائے اور ٹکے ہوئے قیدی سے امید و بیم رکھے جو شخص ایسا کرے کیا عقل کے نزدیک بے عقل بے ادراک دیوانہ اچوپایہ اور انسانیت سے خارج نہیں ہے؟ خدا کی پناہ بینائی کے بعد نابینائی اور وصل کے بعد جدائی اور قرب و ترقی کے بعد تنزل اور ہدایت کے بعد گمراہی اور ایمان کے بعد کفر ہے[۵]۔"

(۴)

ایک موقع پر دنیا کا حال اور اس کی طرف التفات نہ کرنے کی تاکید اس طرح فرماتے ہیں "جب تو دنیا کی مٹ جانے والی آرائش اور دھوکا دینے والے اور بھانسنے والے مکر و فریب اور زہر قاتل ظاہر میں نرم اور باطن میں سخت اور دنیا کی جلد ہلاک اور قتل کرنے والی لذات اور اس دنیا کی برائی اور بیوفائی اور عہد شکنی

---

[۵] رموز الغیب ترجمہ فتوح الغیب مقالہ ۱۷

Marfat.com

سے غافل اگر اس پر شیفتہ اور فریفتہ، دنیا داروں کو دیکھے تو ایسا سمجھ جیسے کوئی شخص برہنہ پائخانہ کرتا ہو اور اس پائخانہ کی بدبو پھیل رہی ہو اور یہ دیکھ کر تو اپنی آنکھ اس کی شرمگاہ اور اپنی ناک اس کی بدبو سے بند کرتا ہے تو اسی طرح رہ اور دنیا داروں کے پاس سامان (دنیا) دیکھ کر اس کی زینت اس کے مزے اور اس کی شہوات کی بدبو سے آنکھ اور ناک بند کرے تاکہ آفات دنیا اور دنیا سے نجات پائے دنیا جتنی بھی تیرے نصیب میں ہے تجھے ضرور ملے گی۔ اور تو اس سے بہرہ مند ہوگا۔ اللہ تعالٰے نے اپنے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ ان چیزوں کی طرف غور سے مت دیکھو جو ہم نے زندگانی دنیا کی آسائش کے لئے کفار کر دی ہیں تاکہ فتنے میں ڈالیں اور اس طرح ہم ان کا امتحان کریں۔ اور رزق تیرے رب کا بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے[لہ]"

(۵)

۱۱ ماہ شوال ۵۴۵ھ کو آپ نے ایک اجتماعِ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

" اے غلام قرآن پر عمل کر کہ یہ تجھ کو اس کی منزل کا واقف بنائے گا

اور حدیث پر عمل کر کہ یہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شناسا کرے گا ہمارے

لہ۔ فتوح الغیب ترجمہ حکیم سید سکندر شاہ صاحب

Marfat.com

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی قوم کے دلوں کو خوشبودار اور معطر بناتی
ہے۔ وہی ان کے اسرار کو برگزیدہ کرتی ہے اور زینت بخشتی ہے۔ وہی ان کے لئے
قرب الٰہی کا دروازہ کھولتی ہے۔ وہی دلوں اور باطنوں اور خدائے عزوجل کے
درمیان سفیر ہے جس وقت تو ان کی طرف ایک قدم بڑھے گا ان کی خوشنودی کا حق دار
بنے گا جس کو یہ حال نصیب ہو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے اور حضور کے اتباع۔ میں
اور بڑھے اس کے علاوہ کسی اور چیز میں مسرت و اطمینان کی تلاش محض ہوس ہے
جاہل دنیا میں خوش ہوتا ہے اور عالم غمناک ہوتا ہے جاہل تقدیر سے جھگڑتا اور مناظرہ
کرتا ہے۔ عالم اس پر راضی رہتا ہے اے مسکین قضا سے جھگڑ اور مناظرہ نہ کر ورنہ ہلاک ہو
جائے گا فضیلت اسی میں ہے کہ تو خدائے برتر کے کاموں پر راضی رہے اور دل کو
خلقت سے ہٹائے اور خدائے عزوجل اس کے رسولوں اور نیک بندوں کی ہمیشہ تابعداری
کرے اور اگر تجھ کو طاقت ہو کہ نیک لوگوں کی خدمت کر سکے تو ضرور کر وہ تیرے لئے
دنیا و آخرت میں اچھی ہے اگر تو ساری دنیا کا مالک ہو جائے اور تیرا دل ان کے دل
کی طرح نہ ہو تو تو ایک ذرہ کا بھی مالک نہیں۔ مومن کی اپنے تمام تصرفات میں نیک نیت
ہوتی ہے۔ وہ دنیا میں دنیا کے لئے عمل نہیں کرتا۔ دنیا میں آخرت کو سنوارتا ہے۔ مساجد
اور پل اور مدرسے اور سرائیں تعمیر کراتا ہے اور مسلمانوں کے راستے درست کراتا ہے
اگر اس کے علاوہ کچھ بنائے تو عیال رانڈوں اور فقیروں اور جائز ضروریات کے لئے کرتا
ہے حتیٰ کہ آخرت میں اس کا عوض اس کے لئے تیار ہوتا رہتا ہے۔ طبیعت اور
حرص اور نفس کے لئے نہیں بناتا۔ جب ابن آدم کامل ہو جائے تو اپنے تمام حالات

Marfat.com

میں خدائے عزوجل کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسکا عدم بھی اللہ کے ساتھ اور وجود بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس کا دل نبیوں اور رسولوں سے مل جاتا ہے جو کچھ وہ لائے اگر قول اور عمل اور ایمان اور ایقان سے اس کو قبول کرے تو وہ یقیناً دنیا اور آخرت میں ان کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ خدائے عزوجل کا ذکر کرنے والا ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ وہ ایک حیات ہے جو دوسری حیات کی طرف انتقال کرتا ہے ایک لحظہ کے سوا اسے کوئی موت نہیں۔ جب ذکر دل میں جگہ کر لیتا ہے تو بندہ ہمیشہ خدا کو یاد کرتا ہے اگرچہ زبان پر اس کا ذکر نہ لائے۔ جس قدر بندہ خدائے عزوجل کے ذکر میں رہتا ہے اسی قدر اس کی موافقت اور اس کے کاموں پر رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ اگر موسم گرما کے آنے میں خدائے عزوجل کا موافق نہ بنے تو گرمی اس کو سخت تکلیف دیتی ہے اگر موسم سرما کے آنے میں اس کے موافق نہ ہو تو سردی اس کو نہایت دق کرتی ہے اور دونوں میں موافقت ان کی اذیت اور سخت تاثیر کو دور کر دیتی ہے۔ اسی طرح بلاؤں اور آفتوں کے نزول کے وقت راضی برضا رہنا ان کی سختی اور مصیبت اور اضطراب کو دور کرتا ہے وہ سب سے زیادہ عقلمند ہیں جو اپنے پروردگار سے تمام حالات میں مغفرت اور نجات کی امید رکھتے ہیں۔ یہی ان کی ہمت ہے۔ تجھ پر افسوس۔ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے اور بہشت کی امید رکھتا ہے۔ پس تو بے موقع طمع کرتا ہے۔ خدائے تعالےٰ نے یہ زندگی تجھے عاریتاً دی تاکہ اس میں تو اس کی اطاعت کرے۔ تو نے اسے اپنا سمجھ لیا اور اس میں جو چاہا کیا۔ اس طرح عافیت، دولت مندی، سکون،

Marfat.com

عزت اور تمام نعمتیں جو تیرے پاس ہیں تجھے اللہ تعالیٰ نے عاریتاً دی ہوئی ہیں ایک دن تجھ سے واپس لے لی جائیں گی اور تجھ سے ان کا محاسبہ کیا جائے گا۔ یہ سب چیزیں جو تمہیں مرغوب ہیں۔ اولیاء اللہ کے نزدیک اللہ کی طرف جانے سے روکتی ہیں۔ان سے رغبت مت رکھو۔ اولیاء اللہ تو دنیا و آخرت میں خدائے عزّوجل کے ساتھ سلامتی کے سوا کچھ نہیں چاہتے شیوۂ تسلیم و رضا خدا کے نیک اور راضی برضا رہنے والے بندوں سے سیکھو۔"

(۶)

ایک مجلس میں حسد کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

اے مومن اس کا کیا سبب ہے کہ میں تجھے اپنے پڑوسی کا حاسد پاتا ہوں تو اس کی خوراک، لباس، مکان، دولت، عبادت، اہل و عیال غرض جو بھی اللہ تعالیٰ نے اسے مقدر کیا ہے تو اس سے جلتا ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ حسد ایمان کو ضعیف کرتا ہے۔ یہ تجھے اللہ تعالیٰ کی نظروں سے گرا دے گا اور تو ذاتِ حق کا دشمن بن جائے گا۔ تو نے یہ حدیث نہیں سنی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔" حاسد میری نعمتوں کا دشمن ہے اور حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو۔"

تو اے ضعیف الایمان تو حسد کس بات پر کرتا ہے کیا اس کی قسمت پر جو خود حق تعالیٰ نے مقرر کی ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:" ہم نے مخلوق کی روزی کا پیمانہ مقرر کر دیا ہے" یا ان نعمتوں پر جو اللہ نے اپنی رحمت سے اسے عطا کی ہیں اور دوسرے کا حق ان میں نہیں رکھا۔ تجھ سے زیادہ احمق، بخیل اور ظالم

Marfat.com

کون ہے (کہ اللہ تعالیٰ کے کاموں پر) ناحق جلتا ہے اگر تجھ کو اپنی قسمت کی وجہ سے حسد ہے تو یہ اور بھی کم عقلی کی بات ہے کیونکہ تیری قسمت تیرے ساتھ ہے جو کسی اور کو نہیں دی جا سکتی اور اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے وہ تجھ پر ظلم نہیں کرتا کہ جو کچھ تجھے دیا ہے اسے چھین کر کسی دوسرے کو دے دے پس یہ تیری نادانی ہے کہ اپنے بھائی کے حق میں یہ توقع اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہے تو اپنے بھائی کے بجائے زمین کا حسد کر، جس میں قیصر و کسریٰ کے جمع کئے ہوئے خزانے مدفون ہیں۔ تیری مثال بالکل اس شخص جیسی ہے جس نے ایک بادشاہ کے جاہ و جلال، لشکر، خزانوں اور پُرعیش زندگی کا حسد تو نہیں کیا لیکن ایک جنگلی کتے سے حسد کرنے لگا جو بادشاہ کے ایک کتے کی خدمت کرتا تھا اور اس کے طفیل شاہی باورچی خانہ سے بچے کھچے ٹکڑے اسے بھی مل جاتے تھے۔

بھلا حاسد سے بھی زیادہ دنیا میں کوئی احمق ہوگا حسد تو اس کی ہمت کی کمینگی کی دلیل ہے پھر اے کمزور ایمان والے تجھے کیا معلوم کہ قیامت کے دن وہ کیا پائے گا۔ اگر باوجود اللہ کے نعائم کے اس نے اس کی تابعداری و اطاعت نہ کی ہوگی تو اس کو روزِ حشر ایسی سزا ملے گی کہ وہ آرزو کرے گا کاش دنیا میں ان نعمتوں کا ایک ذرہ بھی مجھے نہ ملا ہوتا پس جس حالت میں آج تو ہے تیرا ہمسایہ قیامت کے دن اس حالت کی آرزو کرے گا تاکہ وہ لمبے چوڑے حساب اور پچاس ہزار سال کی حدت و شدت میں کھڑے رہنے سے بچتا۔ یہ سب کچھ دنیا میں نعائم الٰہی سے فائدہ اٹھانے کے

Marfat.com

باوجود اس کی اطاعت نہ کرنے کے عوض میں ہوگا اس کے برعکس تو عرشِ عظیم کے سایہ میں کھاتا پیتا اور خوش و خرم ہوگا۔ یہ دنیا کی سختیوں پر صبر کرنے فقر و فاقہ اور شیوۂ تسلیم و رضا اختیار کرنے اور ہر دم اس کا شکر ادا کرنے کے صلہ میں ہوگا۔ الٰہی ہم کو ان لوگوں جیسا بنا جو مصیبت میں صبر اور عطائے نعمت پر شکر کرتے ہیں اور ہر کام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔"

(۷)

ایک موقع پر فرمایا۔

"دشمنی اور محبت کا معیار کسی کے اعمال ہوتے ہیں اگر تو کسی شخص کے خلاف دل میں کدورت محسوس کرے یا اس کے لئے دل میں احترام اور محبت پائے تو لازم ہے کہ اس شخص کے اعمال کا قرآن اور سنت سے موازنہ کرے اگر اس کے اعمال قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور تو اس سے دشمنی رکھتا ہے تو تیری دشمنی مبارک ہے اور قرآن و سنت کے لئے تیری غیرت کی دلیل ہے اگر وہ قرآن و سنت کے موافق عمل کرتا ہے اور تو اس سے کدورت رکھتا ہے تو تیری دشمنی محض تیری خواہشِ نفس کے تابع ہے اور تو ظالم ہے اور اللہ اور اللہ کے رسول کا نافرمان ہے پس اس سے توبہ کر اور قرآن و سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے والے لوگوں سے محبت کر اور اگر تو ایسے شخص سے محبت رکھتا ہے جس کے اعمال قرآن و سنت کے خلاف ہیں تو تیری محبت بھی نفسانیت کی وجہ سے ہے۔ اس کی محبت ترک کر اور اس کو دشمن سمجھ۔ دوستی اور دشمنی کو اپنی نفسانیت کا تابع نہ بنا۔

Marfat.com

(۸)

۱۲ ذی الحجہ ۵۴۵ھ جمعۃ المبارک کے دن صبح کے وقت آپ نے اپنے مدرسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے۔ اِنَّ ھٰذِہٖ الْقُلُوْبُ لَتَصْدَأُ وَاِنَّ جَلَاءُھَا قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرُ الْمَوْتِ وَحُضُوْرُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ (تحقیق یہ دل زنگ آلود ہوتے ہیں اور تحقیق ان کا صیقل قرآن پڑھنا اور موت کا ذکر کرنا اور وعظ کی مجلسوں میں حاضر ہونا ہے)

اگر حضورؐ کے ارشاد کے مطابق عمل کیا جائے تو دل زنگ سے بچا رہتا ہے ورنہ زنگ آلود ہو کر سیاہ ہو جائے گا۔ اس سیاہی کا سبب دنیا سے محبت کرنا اور ناجائز طریقوں سے دولت جمع کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ جس پر دنیا کی محبت غالب ہوئی اس کی پرہیزگاری جاتی رہی۔ اس کو حلال و حرام میں تمیز نہیں رہتی اور ہر طریقہ سے دولت جمع کرنے کی دھن میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا اور اس کی ذات میں فکر نہیں کرتا۔ اے لوگو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانو۔ اپنے دلوں کا زنگ اس دوا سے جو آپ نے بیان کی دور کرو۔ اگر تم کسی مرض میں مبتلا ہو جاؤ اور طبیب اس کی دوا بتائے تو جب تک اس کو استعمال نہ کرلو تمہیں چین نہیں آتا۔ اپنی خلوتوں اور جلوتوں میں خدائے عزوجل کا مراقبہ کرو۔ اس کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھتا ہے۔ جو شخص خدائے بزرگ و برتر کو دل سے یاد کرے وہی اس کا ذاکر ہے اور جو دل سے اسے یاد نہ کرے وہ اس کا ذاکر نہیں ہے صرف زبان سے

Marfat.com

ذکر کرنے والا اس کا دلی غلام اور تابعدار نہیں ہے وعظوں کو پابندی سے سُنا کر کیونکہ جب وعظوں سے غائب ہو جاتا ہے اندھا ہو جاتا ہے۔ تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ خدائے عزّوجل کے حکم کی ہر حال میں اطاعت کی جائے۔ اس لئے کسی بزرگ نے (اس پر خدا کی رحمت ہو) کہا ہے کہ نیکی دو باتوں میں ہے۔ خدائے عزّوجل کے امر کی تعظیم اور خلقت پر شفقت کرنا۔ جو شخص خدائے عزّوجل کے امر کی عزت نہ کرے اور خلق خدا پر مہربان نہ ہو وہ خدا سے بعید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی۔ لوگوں پر رحم کر تاکہ میں تم پر رحم کروں۔ میرا نام رحیم ہے، جو شخص رحم کرے اس پر رحم کرتا ہوں اور اپنی جنت میں داخل کرتا ہوں۔ پس رحم کرنے والوں کو بشارت ہو۔

اے لوگو! تمہاری عمر ان حیلہ سازیوں میں ضائع ہوگئی کہ ہم نے یہ اس لئے کھایا کہ ہمارے بزرگوں نے کھایا تھا۔ اس لئے پیا کہ بزرگوں نے پیا تھا۔ اس لئے پہنا کہ یہی بزرگوں نے پہنا تھا اور اس لئے مال و دولت جمع کی کہ ہمارے بزرگوں نے بھی یہی کام کیا تھا۔ جو شخص نجات چاہے وہ ان حیلہ سازیوں سے باز رہے اور اپنے نفس کو محرمات اور شبہات و شہوات سے بچائے اور خدائے عزّوجل کے امر کو ادا کرنے اور نہی سے باز رہنے اور ہر حال میں راضی برضا رہنے کو اپنا شعار بنائے۔ اللہ کے بندگانِ خاص نے اللہ تعالیٰ کے لئے صبر کیا کہ اس کی رضا حاصل ہو اس کو تلاش کیا کہ اس کا قرب حاصل ہو۔ اپنے نفس اور خواہشوں سے قطع تعلق کیا اور شرع کو اپنے ساتھ لے کر حق تعالیٰ کی طرف چلے۔ ہر قسم کی آفتوں، مصیبتوں، غموں، دکھوں، بھوک پیاس، برہنگی، ذلت، اور بے عزتی کا سامنا کرنا پڑا۔

Marfat.com

لیکن انہوں نے سب کچھ خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور اپنی منزل کی طرف چلتے گئے حتیٰ کہ منزل مقصود کو پا لیا اور دل اور جسم کی حیات حاصل کرلی (یعنی زندہ جاوید ہو گئے)

اے لوگو! حق تعالیٰ کے دیدار کے لئے عمل کرو اور اس کے ملنے سے پہلے اس سے حیا کرو۔ مومن اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے پھر خلقت سے مگر اس کے سامنے دین کے معاملہ میں اور حدودِ شرع سے تجاوز کیا جا رہا ہو تو اس کے لئے حیا جائز نہیں۔ اس وقت کی حیا دراصل بے حیائی ہوگی۔ مومن تو اللہ کی مقررہ حدود کو قائم کرتا اور اس کے امر کی اطاعت کرتا ہے جو یہ ہے۔

وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

(زانی اور زانیہ پر اللہ کے دین میں تم کو رحم نہ آئے۔)

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح طریقہ سے متابعت کرتا ہے حضورؐ اسے خود زرہ پہناتے ہیں اور خود اس کے گلے میں تلوار لٹکاتے ہیں اور اپنے اخلاق حسنہ سے درست فرماتے اور خلعت عطا فرماتے اور اس پر بہت خوش ہوتے ہیں کہ میری امت کا فرد ہے اور حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں پھر اس کو امت میں اپنا نائب اور رہبر اور لوگوں کو خدائے عزوجل کے دروازے کی طرف بلانے والا بناتے ہیں آپ داعی اور دلیل تھے۔ جب حق تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا اور آپ کی امت سے آپ کے خلیفے قائم کر دیئے جو ہر دور میں کروڑوں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے وہ تا قیامت خلقِ خدا کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔ صدیقوں اور عارفوں سے منافقوں اور سیاہ کاروں کے دلوں کا حال پوشیدہ نہیں ہوتا۔ اے لوگو! کب تک تم اپنی عمریں لاحاصل ضائع کرتے

Marfat.com

رہو گے اور آخرت کو بھولے رہو گے۔ اس کو تلاش کرو جو تمہیں آخرت کی راہ بتائے
اللہ اکبر اے دلوں کے مُردو! اے اسباب کے ساتھ مشرکو! لے اپنی قوت اور
طاقت اور معیشت اور راس المال اور اپنے ملک کے بادشاہوں اور اپنے علاقہ کے
حاکموں اور بتوں کو پوجنے والو۔ یاد رکھو تم حق تعالیٰ سے محجوب ہو جو شخص اللہ تعالیٰ
کے غیر سے ضرر اور نفع کو دیکھتا ہے وہ خدا کا بندہ نہیں بلکہ اس کا ہے جس سے نفع و
ضرر کا طالب ہوتا ہے وہ آج دشمنی اور حجاب کی آگ میں ہے اور کل جہنم کی آگ ہی ہوگا۔
متقی، موحد اخلاص کرنے والے اور توبہ کرنے والوں کے سوا کوئی خدا کی آگ سے نہیں
بچ سکتا۔ اے لوگو! پہلے دل سے توبہ کرو پھر زبان سے، توبہ سلطنتوں کا پلٹانا ہے گویا
نفس، ہوا، شیطان اور برے ساتھیوں کی سلطنت کو پلٹا۔ جب تو نے توبہ کی تیرا دل، کان
آنکھیں، زبان اور تمام اعضا پلٹ گئے اور حرام اور شبہ سے تیرا کھانا پینا پاک ہوا اپنی معاش اور
خرید و فروخت میں پرہیزگار بن اور اپنا مقصد حصولِ رضائے الٰہی کو بنا جب تیری بُری عادت
دُور ہوئی اور عبادت نے اس کی جگہ لی۔ گناہ جاتے رہے اور طاعت قائم ہوئی۔ پھر تو شریعت
اور اس کی شہادت کے ساتھ قائم کیا جائے گا۔ اس لئے کہ جس حقیقت کی شریعت شہادت
نہ دے وہ زندقہ ہے جب تو اس منزل پر پہنچے اس وقت تیرا ظاہر محفوظ اور باطن خدائے
عزوجل میں مشغول ہوگا۔ اس وقت خواہ دنیا مع اپنے مال واسباب کے تیرے پاس آئے اور اپنے
آپ کو تیرے حوالے کر دے اور خواہ ساری خلقت اول و آخر تیری تابعدار بن جائے۔ تجھے
کوئی ضرر نہ پہنچے گا اور تو اللہ کے دروازے سے نہیں پھرے گا۔ اس لئے کہ تو اس کے
ساتھ ہے اس پر متوجہ اور اس میں مشغول اس کے جلال و جمال کو دیکھنے والا ہے جب تو اس
کے جلال کی طرف دیکھے گا تو متفرق ہوگا جب جمال پر نظر ڈالے گا تو جمع ہوگا۔ جلال کو دیکھنے

Marfat.com

سے ڈرے گا اور جمال کو دیکھنے سے امید کرے گا جلال کو دیکھنے سے نابود ہوگا اور جمال کو دیکھنے سے ثابت قدم ہوگا۔ پس بشارت ہے اس کے لئے جس نے یہ کھانا چکھ لیا۔ اے خدا ہم کو اپنے قرب کا کھانا دے اور اپنے انس کی شراب پلا۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(اے ہمارے رب ہم کو دنیا اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا)"

(۹) یکم شوال ۵۴۵ھ کو آپ نے اپنے مدرسہ میں ایک اجتماع عظیم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"تو کس قدر پڑھے گا اور عمل نہیں کرے گا۔ علم کے دفتر کو بند کر اور عمل کے دفتر کو اخلاص کے ساتھ کھول ورنہ تجھے نجات نہیں تو صرف علم پڑھتا ہے اور اپنے افعال میں حق تعالیٰ کے احکام کے خلاف جاتا ہے تو نے حیا کا پردہ اپنی آنکھوں سے اتار دیا ہے اور تو نے خدا کو تمام مخلوق سے عاجز تر بنا دیا ہے اور حرص کے ساتھ حرکت کرتا ہے پس یقیناً تیری حرص تجھے مار ڈالے گی۔ اللہ عز و جل سے اپنے تمام حالات میں حیا کر اور اس کے حکم کے بموجب عمل کر۔ جب تو ظاہری حکم پر عمل کرے گا تو عمل تجھے حق تعالیٰ کے علم کا مقرب بنائیگا اے خدا ہمیں غفلت کی نیند سے بیدار کر۔ آمین۔ جب تو گناہوں کا مرتکب ہوگا تو آفات میں مبتلا ہوگا پس اگر تو نے توبہ کی اور اپنے پروردگار سے معافی مانگی اور اس سے مدد چاہی تو وہ تیرے اردگرد پڑیں گی۔ تیری آزمائش کے لئے کسی بلا کا ہونا ضروری ہے۔ پس حق تعالیٰ سے سوال کر کہ وہ تجھے صبر اور استقامت عطا کرے۔ اے منافق تو نے حق تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابعداری سے صرف نام پر قناعت کی ہے زمعنی پر۔ پس یقیناً تو دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوگا۔ گنہگار اپنے نفس میں ذلیل ہے اور جھوٹا بھی ذلیل۔

اے عالم اپنے علم کو دنیاداروں کے نزدیک جا کر گدلا نہ کر۔ عزت والے کو ذلیل

Marfat.com

کے پاس فروخت نہ کر۔ عزت والا علم ہے اور ذلیل دنیادار ہیں۔ جو کچھ تیرے مقسوم میں نہیں دنیا تجھے نہیں دے سکتی۔ تیرا مقسوم صرف ان کے ہاتھوں سے جاری ہوتا ہے پس اگر صبر کرے گا تو تیرا مقسوم ان کے ذریعے تجھے عزت کے ساتھ مل جائے گا۔ تجھ پر افسوس۔ رازق وہ ہے جو دوسرے کا رزق نہیں کھاتا۔ سخی وہ ہے جو دوسرے سے عطا نہیں لیتا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو اور اس سے طلب کرنا چھوڑ دے وہ تیری مصلحت کو جاننے اور پہچاننے کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "جس شخص کو میرا ذکر سوال کرنے سے روک لے میں اس کو سوال کرنے والوں سے بہت زیادہ دیتا ہوں۔" زبانی ذکر بغیر دل کے کوئی عزت نہیں رکھتا اور نہ اس سے تیری کوئی حرمت ہے۔ ذکر دل اور دماغ کا ہے اور پھر زبان کا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو" اس کا ذکر کر تاکہ وہ بھی تیرا ذکر کرے۔ اس کا ذکر کر تاکہ ذکر تجھ سے تیرے بوجھ اتار ڈالے اور تو گناہ سے پاک ہو جائے۔ عبادت بلا معصیت ہو جائے۔ اس کا ذکر تجھے سوال کرنے سے روک لے گا۔ تیرا تمام مقصود وہی ہوگا اور تو تمام مقصودوں سے روکا جائے گا۔ جب وہ تیرا تمام مقصود ہو جائے گا تو زمین کے خزانوں کی چابیاں تیرے دل کے ہاتھ میں رکھ دے گا۔ جو شخص حق تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے تو اس کے دل سے اس کے غیر کی محبت نکل جاتی ہے اس کے اعضا میں بھی اللہ کی محبت مل جاتی ہے اور اس کا ظاہر و باطن صورت اور معنی اس میں مشغول ہو جاتا ہے جب وہ محبت الٰہی میں کامل ہو جاتا ہے تو اللہ عزّ وجل اس سے محبت رکھتا ہے کیا تجھے عقل نہیں کیا تو شعور نہیں رکھتا اور کیا تو نے کبھی کسی مردے کو نہیں دیکھا۔ عنقریب

Marfat.com

تیری نوبت آجائے گی اور ملک الموت تجھ سے فارغ ہو گا۔ وہ آئے گا اور تیری زندگی کو جگہ سے اکھیڑ دے گا اور تیرے اور تیرے بال بچے اور بیوی اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ سعی کر کہ تیری جان ایسے حال میں قبض نہ کی جائے جب کہ تو اللہ عزوجل کے دیدار کو مکروہ جانے۔ اپنے مال کو آخرت کی طرف بھیج اور موت کا منتظر رہ۔ پس تحقیق تو اللہ عزوجل کے پاس اس سے اچھا دیکھے گا جو تو دنیا میں دیکھتا ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے خدا ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

Marfat.com

۳۲
بتیسواں باب

اعمال و وظائف

(۱)

صلوٰۃ الغوثیہ یا صلوٰۃ الاسرار شیخ ابوالقاسم عمر بزاز کا بیان ہے کہ میں نے غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص مصیبت کے وقت میرے توسل سے بارگاہِ الٰہی میں فریاد کرے تو اس کی مصیبت دور ہو جاتی ہے اور جو شخص دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر بغداد کی طرف منہ کرکے گیارہ قدم چلے اور ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت کا بھی خیال کرے تو بحکمِ خدا وہ حاجت پوری ہو جائے گی۔

(۲)

پریشانیوں سے نجات آپ کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص پریشانیوں میں گھر جائے تو وہ پاک صاف ہو کر اول سورۂ فاتحہ سات بار،

Marfat.com

پھر سورہ اَلَم نَشرَح سات بار۔ پھر سورۂ اخلاص سات بار۔ پھر درود شریف گیارہ بار پڑھے اور پھر سجدہ میں جاکر یہ دعا پڑھے۔

یَا قَاضِیَ الحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ المُھِمَّاتِ وَیَا دَافِعَ البَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ المُشکِلَاتِ وَیَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَیَا شَافِیَ الاَمرَاضِ وَیَا مُجِیبَ الدَّعَوَاتِ وَیَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُورِ اَخرِجنِی مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّورِ۔

اس کے بعد سرورِ کونین جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے بارگاہ خداوندی میں پریشانیوں سے نجات کے لئے التجا کرے انشاء اللہ اس کی آرزو پوری ہوگی۔

(۳)

استخارۂ قادریہ پہلا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ پر گیارہ بار یہ درود شریف پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا خَیرَ خَلقِ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا شَفِیعَ المُذنِبِینَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصحَابِکَ اَجمَعِینَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرضَاہُ۔

اس کے بعد یہ کلمات ایک ایک سو بار پڑھیں۔

یَا عَلِیمُ عَلِّمنِی

یَا بَشِیرُ بَشِّرنِی

Marfat.com

یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِی   یَا مُبِیْنُ بَیِّنْ لِی

اس کے بعد سو جائیں انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

دُوسرا طریقہ ہے کہ بعد نماز عشاء بستر پر لیٹ کر ایک ہزار مرتبہ یَا هَادِی، یَا رَشِیْدُ، یَا خَبِیْرُ کا ورد کرے اور پھر کسی سے کوئی بات کئے بغیر سو جائے، انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔ اگر نہ ملے تو دوسری رات پھر یہ عمل کرے۔ دوسری رات بھی جواب نہ ملے تو تیسری شب پھر یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ ضرور جواب ملے گا۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد سر شمال کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف کر کے الظاھر الباسط پڑھتا ہوا سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

(۴)

مراقبۂ توحید یا عملِ استقامت نماز تہجد کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھیں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰہُ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد ان کلمات کا سو بار ورد کیجئے۔

لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ

لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ

لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ

اس عمل سے قلب نورِ معرفت سے لبریز ہو جاتا ہے اور سوائے اللہ کے دل میں

Marfat.com

کسی کا خوف نہیں رہتا۔

(۵)

عمل کشائش رزق فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد اور فرض ادا کرنے سے پہلے اس دعا کا روزانہ سو بار ورد کیجیے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ رِزْقًا کَثِیْرًا۔ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

انشاءاللہ، اللہ تعالیٰ کثیر رزق عطا فرمائے گا۔

(۶)

عمل آسودہ حالی نماز فجر کی سنتیں اور فرضوں کے درمیان یہ کلمات روزانہ سو بار پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔

انشاءاللہ زندگی میں آسودہ حالی اور راحت نصیب ہوگی۔

(۷)

عمل برائے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو تو وہ دوشنبہ کی رات کو پاک صاف ہو کر نیا لباس پہنے، خوشبو لگائے اور نمازِ عشاء کے بعد پوری یکسوئی سے مدینہ منورہ کی طرف توجہ کرے اور صدق دل سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے کہ اسے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ اقدس کی زیارت نصیب کرے اس کے ساتھ ہی نہایت سوز و دردمندی کے ساتھ یہ درود شریف پڑھے۔

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ۔

اس کے بعد سو جائے انشاء اللہ خواب میں حضور رسول مقبولؐ کی زیارت نصیب ہوگی

(۸)

عمل برائے زیارت غوث الاعظم

اگر کسی شخص کو جناب غوث الاعظمؒ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زیارت کا اشتیاق ہو تو وہ آدھی رات کے وقت اٹھ کر غسل کرے اور برہنہ سر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز نفل بہ نیت کشف الروح اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے سلام پھیرنے کے بعد جانماز پر کھڑا ہو جائے اور اپنے دل میں سیدنا غوث الاعظمؒ کا تصور کر کے دو سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

یَامِیْرَانْ سَیِّدْ مُحْیِ الدِّیْنْ آحْضَرُوْا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی نُوْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

پھر کسی سے بات کئے بغیر سو جائے انشاء اللہ خواب میں سیدنا غوث الاعظمؒ کی زیارت نصیب ہوگی۔ اگر پہلے دن گوہر مقصود حاصل نہ ہو تو تین دن تک یہ عمل کرے انشاء اللہ مراد بر آئے گی۔

Marfat.com

(۹)

عملِ غوثیہ یہ عمل کشائش رزق، دفع بلا، ازالۂ سحر، ادائیگی قرض، ترقی علم، حصول زہد و توکل، مصائب آسمانی وارضی اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت عجیب الاثر ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ پھر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ یَا رَبِّ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسُ رِضْوَانَكَ اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

پھر جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اپنی آرزو بارگاہ رب العزت میں پیش کرے۔ بہت جلد اثر ظاہر ہوگا۔

(۱۰)

عملِ فاتحہ خیر و برکت، آسودہ حالی، کشائش رزق اور حصولِ روزگار کیلئے یہ عمل عجیب وغریب اثرات کا حامل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ صبح کی سنتوں کے بعد فرضوں سے پہلے سورہ فاتحہ وصل میم کے ساتھ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ .... گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ نماز کے بعد خشوع وخضوع سے حصولِ مقصد کے لئے دعا مانگیں انشاء اللہ بگڑے کام بن جائیں گے۔

Marfat.com

(۱۱)

صلوٰۃ سبع ابرار یا عمل بلندیٔ درجات

بلندیٔ درجات اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے لئے صلوٰۃ سبع ابرار کا پڑھنا انتہائی مفید ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ زوال کے بعد وضو کریں اور دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھیں اور دو رکعت نماز نفل کی نیت کر کے ادا کریں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص ایک ایک بار پڑھ کر [illegible] اور [illegible] دفعہ کا ورد کریں۔ سلام پھیرنے کے بعد خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی حمایت اور نصرت کے لئے دعا مانگیں

(۱۲)

شرائطِ اعمال و وظائف

اوپر جن اعمال و وظائف کا ذکر کیا گیا ہے وہ اگر پوری شرائط اور صحیح طریقہ سے ادا کیے جائیں تو ان کے تیر بہدف ہونے میں کلام نہیں۔ سیدنا غوثِ اعظمؒ کا ارشاد ہے کہ ان اعمال و وظائف کے اثرات برحق ہیں لیکن اس کے لئے عامل یا طالب میں ان شرائط و صفات کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ صحیح معنوں میں ایماندار ہو۔
۲۔ شرک کا دشمن ہو۔
۳۔ رزقِ حلال پر گزر کرے

Marfat.com

۴۔ حب رسول رکھتا ہو۔

۵۔ نماز پنجگانہ کا پابند ہو۔

۶۔ اکثر باوضو رہتا ہو اور طہارت کا خاص خیال رکھتا ہو۔

۷۔ نماز کے اوقات کا پابند ہو اور نماز باجماعت کو ترجیح دے

۸۔ نماز تہجد کا اہتمام کرتا ہو۔

۹۔ عمل سے پہلے صدقہ و خیرات کا اہتمام کرتا ہو۔

۱۰۔ راستباز، دیانت دار، صابر اور کشادہ دست ہو اور غیبت سے پرہیز کرے۔

اگر کسی کو ان صفات سے تہی دامن ہونے کے باوجود کسی عمل یا وظیفہ سے فائدہ حاصل ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔

احادیث و مستند کتابوں سے ماخذ ایک بہترین کتاب

سفرنامہ آخرت یعنی مرنے کے بعد کیا ہو گا؟

شعاع ادب - چوک انارکلی لاہور

Marfat.com

Marfat.com

اچھی اور سستی کتابیں

وار صوفیہ	[illegible]
خلاق صالحین	[illegible]
اق المؤمنین	محمد سعید
[illegible]	
نامہ آخرت	
تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی	حاب ہاشمی
تذکرہ حضرت خواجہ اجمیری	ترجمہ نافع
تذکرہ سیدنا غوث اعظم	حاب ہاشمی
خلاق	
پیرے پُراسرار بندے	
معجزات	
حکایات سعدی	
حکایات رومی	
حکایات	
رشادات دانائے مومن	
تذکرہ حضرت علی ہجویری	
آداب دین	
پیرو کی ہاتھ کی بات	ترجمہ
انتخاب کلام داغ	داغ دہلوی
درد و درماں	
فرح کا شاہی دسترخوان	کوکب سلطانہ کوثر سلطانہ
کوثر کشیدہ کاری مجلد	
انتخاب کلام میر	میر تقی میر
خم ابرو	

شعاع ادب چوک انارکلی مسلم مسجد بیرون لوہاری گیٹ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

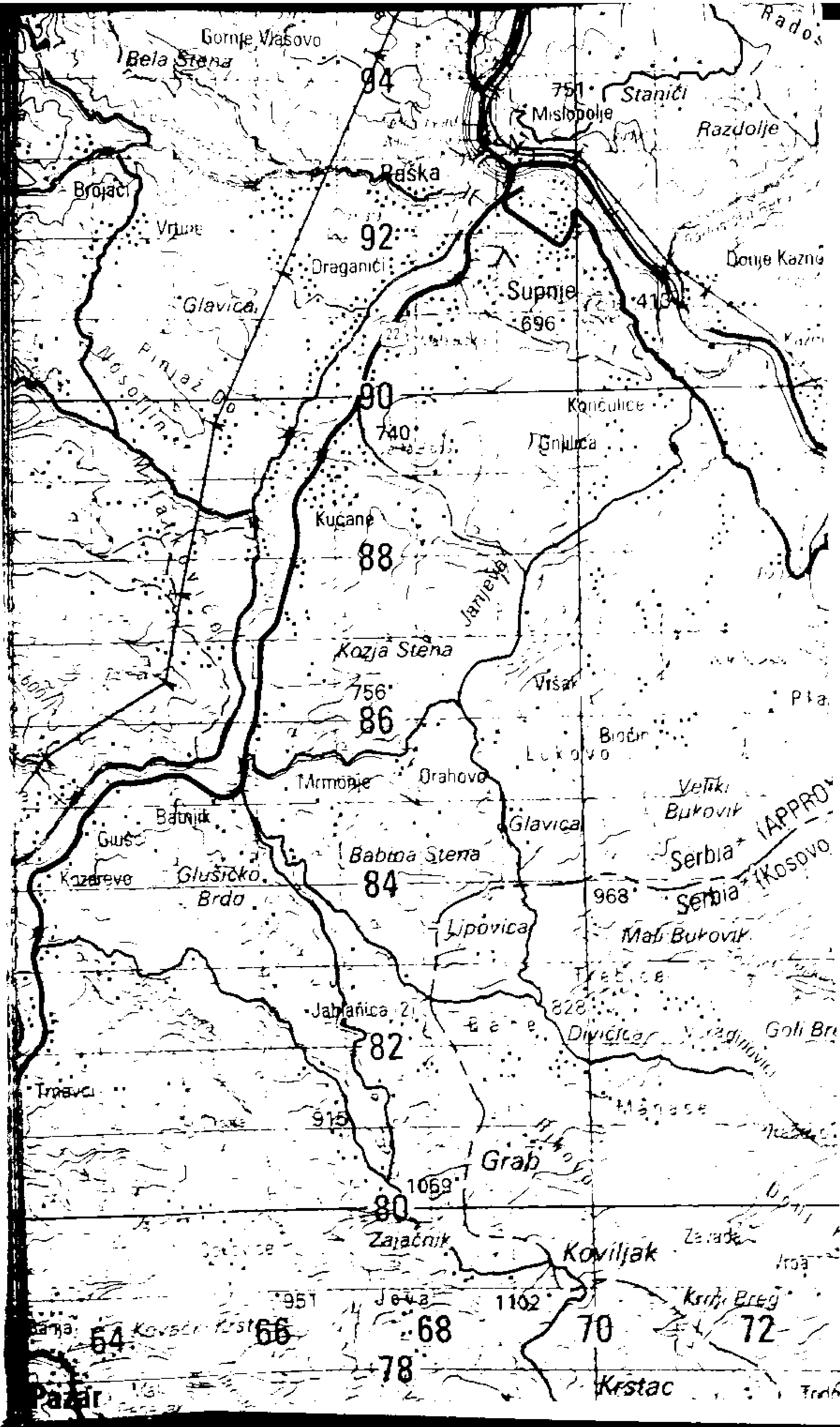
Gornje Vlasovo
Bela Stena
94
751
Staniči
Mislopolje
Razdolje
Raška
Brojaci
Vrujne
92
Draganići
Donje Kazna
Supnje
413
696
Glavica
Pinjaz Do
Nosorjin
22
90
Končulice
740
Gnjilica
Kucane
88
Janjevo
Kozja Stena
756
Višar
86
Biočin
Lukovo
Mrmonje
Orahovo
Veliki Bukovik
Batnik
Glavica
Serbia (APPROX
Serbia (Kosovo
Babina Stena
84
Kozarevo
Glušičko Brdo
968
Lipovica
Mali Bukovik
Trebiće
Jablanica
828
Goli Br
82
Divičica
Travci
915
Grab
1059
80
Zajačnik
Koviljak
Zarađe
951
Jeva
1102
Kruti Breg
64
Kovačev Krst
66
68
70
72
78
Pazar
Krstac

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تذکرہ

سیدنا غوثِ اعظم

سوانح پیران پیر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی

★

۳۲ نادر کتب سے ماخوذ

Marfat.com